نیا سرچشمہ، نئی زندگی

(مسیح میں تبدیل شُدہ زندگی بسر کریں)

مُصَنِّف: بِل۔لوّ۔لِیس

مترجَم: ارنسٹ حسّان رفیق

نیا سَرچشمہ، نئی زِندگی

سِلسلہ وار کُتب کی پہلی کتاب

(مسیح میں تبدیل شُدہ زندگی بسر کریں)

مُصَنِف: بِل-لوّ-لِیس

(کرائسٹ-اِز-لائف منسٹریز)

مَترجَم: اَرنَسٹ حنّان رفیق

(اباؤنڈنگ گریس منسٹریز آف پاکستان)

جملہ حقوق بحق مترجم محفوظ ہیں۔

کتاب کا نام____________نیا سَرچَشمہ، نئی زِندگی

مُصَّنِف__________________بِل۔لوؔ۔لِیس

مَتَرجَم______________اَرنَسٹ حنَّان رفیق

اَشاعت____________________2022

بار__________________اَوّل

اُردُو ٹائٹل__________ذیشان لیاقت

تعداد______________1000

مذید معلومات کے لئے

Abounding Grace Ministries of Pakistan

agministries5@gmail.com

فہرستِ مضامین

اسباق	عنوانات	صفحہ نمبر
سبق نمبر1	ایک عام مسیحی زندگی بمقابلہ ایک خاص مسیحی زندگی میں کیافرق ہے۔	5
سبق نمبر2	اپنی زندگی آپ میں بسر کرنے کے لئے خُداکااور آپ کا کردار۔	30
سبق نمبر3	مسیح کواپنی زندگی کے طور پر سمجھنااور ایمان سے چلنے کے لئے اہم سچائیاں۔	49
سبق نمبر4	خُداکے فتح ، آزادی اور شفاکے وعدوں کا تجربہ کریں۔	66
سبق نمبر5	ایمان کی کُشتی۔	87
سبق نمبر6	ایمان سے چلنے کے متعلق توقعات اور حتمی سچائیاں۔	106

مطالعاتی خاکہ

میں آپ کا شُکر گزار ہُوں کہ آپ نے "نیا سرچشمہ، نئی زندگی" کتاب کا مطالعہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔اِس سے پہلے کہ آپ آغاز کریں، میں اِس کتاب کا مطالعاتی خاکہ پیش کرنا چاہتا ہُوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ مطالعاتی خاکہ آپ کے لئے مددگار ثابت ہوگا۔ یہ کتاب 6 اسباق پر مشتمل ہے اور ہر روز کے سبق میں پانچ تعلیمی نقاط [پہلا دن، دوسرا، تیسرا، چوتھا اور پانچواں دن] کے نام سے شامل ہیں۔ اگر آپ پُورا ہفتہ باقاعدگی سے ہر روز اِس کتاب کو پڑھیں گے تو آپ سات دنوں میں پانچ تعلیمی نقاط [پانچ دِن] ختم کر سکتے ہیں۔ کتاب کے ہر ایک سبق میں (سوالات، آیات پر دھیان و گیان / غور و فکر اور خُدا سے بات چیت) وغیرہ جیسے حصّہ جات شامل ہیں۔

سوالات:

سوالات بنیادی طور پر اس لیے بنائے گئے ہیں تاکہ آپ اُس سچّائی کا جو آپ اِس کتاب میں پڑھیں گے اپنے ایمان کے ساتھ موازنہ کر سکیں۔ اگر آپ کسی غلط تعلیم پر ایمان رکھتے ہوں گے تو یہ سوالات ایسی تعلیم کو بے نقاب کرنے میں بہت اہم کردار ادا کریں گے۔

دھیان و گیان / غور و فکر کریں:

بعض لوگ نئے دَور کے مفہوم کی وجہ سے لفظ دھیان کو سمجھنے میں مشکل کا سامنا کرتے ہیں۔ تاہم یہ ایک بائبلی لفظ ہے جس سے ہمیں شرما کر بھاگنا نہیں چاہیے۔ اہم نکتہ یہ ہے کہ وہ کیا یا کون ہے جس پر ہم دھیان کر رہے ہیں۔ ہمارے دھیان کا مرکز خُدا اور اس کی سچّائی ہونی چاہیے۔ میرے مطابق اس کتاب کے مطالعہ کے لئے لفظ دھیان کی تعریف یہ ہو گی، "جو آپ پڑھ رہے ہیں اُس کے متعلق سوچنا/ غور و فکر کرنا"۔

خُدا سے بات چیت کریں:

ہر سبق میں "خُدا سے بات چیت" کرنے والا حصّہ اس مطالعہ کا اہم ترین حصّہ ہے۔ یہ حصّہ اس لیے بنایا گیا ہے کہ آپ رُوح اُلقدّس سے مکاشفہ حاصل کریں اور اُس سے کہیں وہ آپ کو سکھائے کہ جو آپ نے پڑھا ہے اُسے خود پر اطلاق کیسے کرنا ہے۔ یہ معاملہ مزید نازک ہو جاتا ہے جب آپ ایسی سچّائیوں سے واقف ہوتے ہیں جو آپ کے ایمان کے متضاد ہوتی ہیں۔
"اگر ہم یہ جستجو نہیں رکھتے کہ خُدا کی سچّائی سے واقف ہوں تو پھر ہم کبھی بھی اس جُھوٹ پر مبنی ایمان /یقین سے آزاد نہیں ہو سکتے جس پر ہم یقین کر رہے ہیں۔" تاہم یہ ضُروری ہے کہ جیسے جیسے آپ اس کتاب کا مطالعہ کریں آپ کچھ وقت لیں اور خُدا سے بات چیت کریں۔

مکاشفہ:

چُوں کہ میں اس پُورے مطالعہ میں لفظ مکاشفہ استعمال کروں گا اس لیے آپ کو بتانا چاہتا ہُوں کہ میرا کیا مطلب ہے جب میں لفظ مکاشفہ کا استعمال کرتا ہُوں۔ لفظ مکاشفہ کا مطلب ہے کہ خُدا اپنی سچّائی لیتا ہے اور مافوق اُلفطرت طور پر وہ سچّائی آپ کی زندگی کے حالات کے لئے اور آپ کے لئے شخصی بنا دیتا ہے۔ مکاشفہ آپ کو ذہنی سمجھ سے خُدا کی سچّائی کی رُوحانی سمجھ کی طرف لے کر جاتا ہے۔

اہم سچّائی

برائے مہربانی آپ اس سارے مطالعہ میں سے گزرتے ہوئے اس اہم سچّائی کو یاد رکھیئے گا:

"آپ جو ایمان/یقین رکھتے ہیں اُس ایمان کے دائرہ کار سے باہر زندگی بسر نہیں کریں گے۔ تاہم، اگر آپ کسی جُھوٹ پر ایمان رکھتے ہیں تو آپ اُسی کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں گے۔"

یہ انتہائی اہم ہے کیوں کہ آپ کا ایمان آپ کی سوچ، روّیے اور فیصلہ کرنے کی قابلیت کو متاثر کرتا ہے۔ تاہم، خُدا کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ ہے کہ اس مطالعہ سے وہ آپ کے جُھوٹے ایمان/یقین کو بے نقاب کرے، آپ کے ذہن کو نیا بنائے اور یوحنا 8/32 کے مطابق آپ کو آزاد کرے۔ تاہم، آپ کے لئے میری دُعا ہے کہ آپ اس سارے مطالعہ کے دوران خُدا کی سچّائی کو ڈھونڈیں تاکہ وہ آپ کو آپ کے جُھوٹے ایمان/یقین سے آزاد کر کے آپ کی زندگی کو تبدیل کر دے۔

سبق نمبر 1

ایک عام مسیحی زندگی بمقابلہ ایک خاص مسیحی زندگی میں کیا فرق ہے؟

پہلا دِن

تعارف:

اس سے پیشتر کہ ہم آغاز کریں میں سمجھتا ہُوں یہ ضروری ہے آپ جانیں کہ جو سچّائیاں میں آپ سے بانٹنے کو ہُوں یہ میرے لئے صرف تھیالوجیکل سچّائیاں نہیں ہیں لیکن یہ وہ سچّائیاں ہیں جو میری سوچ، احساسات، عقائد، روّیوں اور فیصلے لینے کی قابلیت کو مسلسل تبدیل کرتی رہی ہیں۔

جیسے کہ میں نے ہزاروں لوگوں کی خدمت کی ہے، خُدا میرا گواہ ہے کہ ان سچّائیوں کی بدولت وہ سب آزاد ہوئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ وہ سچّائیاں ہیں جو آپ بھی اپنی زندگی کے لئے چاہتے ہیں۔ خوشخبری یہ ہے کہ ہر ایک مسیحی کے لیے تبدیلی خُدا کی طرف سے وعدہ ہے۔

سبق نمبر 1 کا عمومی جائزہ

- ✓ ایک عام مسیحی زندگی بمقابلہ ایک خاص مسیحی زندگی میں فرق کو سمجھیں گے۔
- ✓ خاص زندگی کے مطلب کے متعلق خُدا کی سچائی کو دیکھیں گے۔
- ✓ "خُدا ہمارا سرچشمہ" ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟
- ✓ صلیبی گناہ کے پہلو اور صلیبی خاص زندگی کے پہلو کے بارے میں سیکھیں گے۔
- ✓ ہم سیکھیں گے کہ خدا کو سرچشمہ جان کر یعنی جب ہم اُس کے وسیلہ سے زندگی بسر کریں گے تو پھر وہ کیسے ہماری زندگیاں تبدیل کرتا ہے۔

"عام" مسیحی زندگی بمقابلہ "خاص" مسیحی زندگی

اس سبق کا عنوان ایک سوال ہے کیوں کہ یہ انتہائی اہم ہے کہ ہم ایک "عام" مسیحی زندگی بمقابلہ "خاص" مسیحی زندگی میں فرق کو جانیں۔ کیوں؟ کیوں کہ ایک زندگی خُدا کے وعدوں یعنی فتح، آزادی اور تبدیلی کی طرف راہنمائی کرے گی جبکہ دوسری مزید شکست، غلامی اور آپ کی زندگی میں کسی تبدیلی کا باعث نہیں ہو گی۔ ایک عام زندگی اور خاص زندگی کی وضاحت کے لیے میں آپ سے اپنی ذاتی کہانی بانٹنا چاہوں گا۔

میں تیس سال تک ایک عام مسیحی زندگی بسر کرتا رہا

اس سے پیشتر کہ میں اپنی کہانی آپ سے بانٹوں، میں ایک "عام" مسیحی زندگی کی تعریف بیان کرنا چاہتا ہُوں:

ایک "عام" مسیحی زندگی

مجھے یہ سکھایا گیا تھا کہ ایک مسیحی زندگی بسر کرنے کے لیے خُدا کی مدد کے ساتھ ساتھ مجھے خُود سے بھی کچھ کام کرنے ہیں، تاکہ میں خُدا اور لوگوں کو خوش کر سکوں اور ان کی نظروں میں مقبول ٹھہر سکوں۔

میں 18 سال کی عمر میں مسیحی ہو گیا لیکن 22 سال کی عمر سے پہلے میں اپنی زندگی کے متعلق اتنا سنجیدہ نہیں تھا، اُس وقت میں نے سوال کیا کہ ایک مسیحی زندگی بسر کرنے کے لئے مجھے کیا کرنا چاہیے؟ میں نے یہ سوال کیا کیوں کہ میں اپنی زندگی میں پہلے کچھ سیکھتا اور پھر اُسے پُورا کرتا تھا۔ تاہم، میں نے سوچا کہ یہ "سیکھنے اور پُورا" کرنے والی ذہنیت کا میری مسیحی زندگی پر بھی اِطلاق ہو گا۔ کیا میرا سوال آپ کے نزدیک ایک منطقی سوال ہے؟

میرے اس سوال پر دوسرے مسیحیوں کی طرف سے دیئے گئے جوابات مندرجہ ذیل ہیں:

1: "مجھے سکھایا گیا تھا کہ میں نے جو بائبل سے سیکھا ہے کلام کے اُس حصہ کو پُورا کرنے کی کوشش کروں۔"
2: "مجھے سکھایا گیا تھا کہ مجھے گناہ نہ کرنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔"
3: "مجھے سکھایا گیا تھا کہ مجھے خُدا کے اُصولوں اور احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔"
4: "یہ مجھ پر انحصار تھا کہ میں خُدا کی مدد سے اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش کروں۔"
5: "مجھے اپنے جسمانی روّیے کو نیک روّیے میں تبدیل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔"
6: "مجھے راستباز بننے کی کوشش کرنی ہے۔"
7: "اگر بہت زیادہ کوشش کروں گا تو پھر میں آزادی اور فتح حاصل کروں گا۔"

میرا ماننا یہ تھا کہ اگر میں خُدا کی مدد سے ان سارے تقاضوں پر عمل کروں گا تو پھر میں ایک کامیاب مسیحی ہوں گا۔ اور تب ہی میں خُدا اور دوسرے لوگوں کو خوش کر سکوں گا۔ کیا آپ نے اوپر دی گئی مثالوں کے ہر فقرے میں لفظ "کوشش" پر غور کیا؟

سوال: کیا آپ کو بھی کبھی کسی نے مسیحی زندگی بسر کرنے کے لئے ان چیزوں میں سے کچھ کرنے کو کہا ہے؟

ایک عام شخص ہوتے ہوئے اور ایک مسیحی ہونے کے ناطے میں نے تیس سال تک ان ساری چیزوں پر عمل کرنے کی پُرزور کوشش کی تھی۔ اب مسئلہ یہ تھا کہ میں جتنی کوشش کرتا تھا آخر میں معاملات اُتنے ہی بگڑ جاتے تھے جبکہ خُدا نے تو فتح، آزادی اور تبدیلی کا وعدہ کیا ہے، لیکن میں اپنی مسیحی زندگی سے مزید مایوس ہوتا جا رہا تھا کیوں کہ مجھے میری زندگی میں کچھ بھی بدلتا ہوا نظر نہیں آ رہا تھا۔ میں خود کو پہلے سے زیادہ ناکام شخص محسوس کر رہا تھا، کیوں کہ میں وہ سب نہیں کر پاتا تھا جو سب لوگ کہتے کہ مجھے کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ میری اپنی ذاتی جدوجہد بھی تھی جس سے میں آزاد ہونا چاہتا تھا۔

میری شخصی جدوجہد:

ان 30 سالوں کے عرصے میں احساس کمتری، خوف، غصہ اور نااہلی کے احساسات کے ساتھ میری اندرونی طور پر شخصی جدوجہد جاری تھی۔ یہ جدوجہد میری زندگی میں اتنی مضبوط ہو گئی کہ یہ ایک حکمران کی طرح میرے جذبات اور میرے انتخاب کرنے کی قابلیت کو حکم دینے لگی۔ سچ یہ تھا کہ میں اس جدوجہد کی غلامی سے آزاد ہونا چاہتا تھا۔ آخر کار یوحنا 8/32 میں یہ وعدہ ہے۔

"اور سچائی سے واقف ہو گے اور سچائی تم کو آزاد کرے گی۔"

اب دوبارہ مجھے یہ بتایا گیا کہ اگر میں خدا کی مدد کے ساتھ پُوری کوشش کروں گا تو میں خود کو آزاد کر سکتا ہوں۔ مجھ سے جتنی ہو سکی میں نے کوشش کی لیکن میں کبھی بھی خود کو اپنے منفی احساسات، خوف، غصّہ، احساس کمتری اور نااہلی سے آزاد نہ کرواسکا اور اصل میں احساسات اور بھی بگڑ جاتے تھے۔

اس جدوجہد سے آزاد ہونے کے لیے کئی سال تک کوشش کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ جو بھی میں کر رہا تھا اس سے کوئی فرق نہیں پڑا۔
[اور اس سے کبھی بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا]۔

ان تیس(30)سالوں کے سفر میں مجھے حقیقت معلوم ہوئی اور میں نے اپنی مسیحی زندگی کو لے کر ہار مان لی۔ کیوں کہ میری مسیحی زندگی مجھے تبدیل نہیں کر رہی تھی میری توقعات پر پُورا نہیں اتر رہی تھی اور نہ ہی اس میں آزادی کے وعدے پورے ہو رہے تھے۔ میں نے محسوس کیا کہ خدا نے مجھے چھوڑ دیا ہے اور اب میں خود پر ہی انحصار کر رہا ہوں۔ میں نجات پانے کے بعد پہلے سے زیادہ شکستہ ہو گیا تھا۔ اصل میں، میں اتنا مایوس تھا کہ مجھے خودکشی کے خیالات آنے لگے۔

<u>کیا خُدا کی طرف سے دی گئی کثرت کی زندگی یہی تھی جو میں اتنے سالوں سے بسر کر رہا تھا؟ کیا میں غلط کر رہا تھا؟ کیا میں مسیحی زندگی کے کچھ اہم اصولوں کو سمجھنے سے قاصر تھا؟</u>

آپ کے بارے میں کیا؟ کیا آپ کو بھی ان چیزوں میں سے کوئی چیز سکھائی گئی ہے کہ آپ کو بھی کچھ کرنا ہے یا ان ساری باتوں پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنی ہے؟ اگر آپ کو بھی یہ سکھایا گیا ہے تو میں آپ سے چند سوالات کرنا چاہتا ہوں:

- کیا آپ اپنی مسیحی زندگی میں فتح کا تجربہ کرنے کے ساتھ ساتھ مسلسل جدوجہد کر رہے ہیں؟
- کیا آپ مسلسل کوئی ایسا گناہ کر رہے ہیں جس سے آپ کو لگتا ہے کہ آپ آزاد نہیں ہو سکتے؟
- کیا آپ کسی قسم کے گناہ کا روّیہ رکھتے ہیں جسے آپ بدلنا چاہتے ہوں لیکن آپ نے چاہے کتنی بھی کوشش کی ہو وہ رویہ ذرا بھی نہ بدلا ہو؟
- کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ کسی چیز سے محروم ہیں یا آپ کچھ اور بھی اپنی مسیحی زندگی سے چاہتے ہیں؟

اگر آپ نے ایک سوال یا ایک سے زیادہ سوالوں کے جوابات میں "ہاں" کہا ہے، تو یہ ممکن ہے کہ جیسے میں ایک "عام" مسیحی زندگی بسر کر رہا تھا ویسے ہی آپ بھی ایک "عام" مسیحی زندگی بسر کر رہے ہوں۔ سچّائی یہ ہے کہ ایک عام مسیحی زندگی کبھی بھی ایک بامقصد، برقرار یا تبدیل شُدہ زندگی نہیں ہو گی۔ اگر ہم ایک عام مسیحی زندگی بسر کرنا جاری رکھیں گے تو یہ زندگی صرف یہی دے سکتی ہے:

- مزید مایوسی
- مزید شکست
- مزید غلامی
- مزید غلط فہمی
- مزید اندرونی لڑائی
- ویسی ہی زندگی یا اس سے بھی مزید بدتر زندگی [کسی قسم کی کوئی مثبت تبدیلی نہیں]

جب آپ مذکورہ بالا فہرست کو دیکھتے ہیں، مجھے اُمید ہے کہ آپ اس بات پر متفق ہوں گے کہ یہ وہ زندگی نہیں ہے جو خُدا چاہتا ہے کہ ہم بسر کریں۔

ایک عام مسیحی زندگی بسر کرنے سے مزید شکست، غلامی کا تجربہ ہو گا اور کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔ کیا یہی وہ زندگی ہے جو خُدا چاہتا ہے کہ ہم بسر کریں یا ہم کسی دوسری زندگی کا تجربہ کر رہے ہیں؟

<u>سوال:</u> کیا آپ ایک عام مسیحی زندگی بسر کر رہے ہیں؟
اگر ہاں، تو آپ اپنی مسیحی زندگی کے متعلق کیا محسوس کرتے ہیں؟ مایوسی؟ شکست؟ غلط فہمی؟ مزید انتظار؟ کسی چیز کی کمی؟ مزید شدّت سے کوشش کرنی ہے؟

پس جب ہم عام مسیحی زندگی کے نتائج پر نظر کرتے ہیں تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے، "کیا کوئی دُوسری زندگی ہے جو خُدا چاہتا ہے کہ ہم بسر کریں؟ "خُوشخبری یہ ہے کہ ایک دُوسری زندگی ہے جسے بسر کرنے کے لئے خُدا نے ہمیں بلایا ہے اور اُسے خاص مسیحی زندگی "دی-لائف" کہتے ہیں۔

"خاص" مسیحی زندگی کیا ہے؟

میں سمجھتا ہُوں کہ ہمیں اس سوال کے جواب کا آغاز اس سمجھ کے ساتھ کرنا چاہیے کہ یسوع اور پولس کا خاص مسیحی زندگی کے بارے میں کیا کہنا ہے؟

خاص مسیحی زندگی کے بارے میں یسوع کا کیا کہنا ہے؟

یسوع نے کہا:

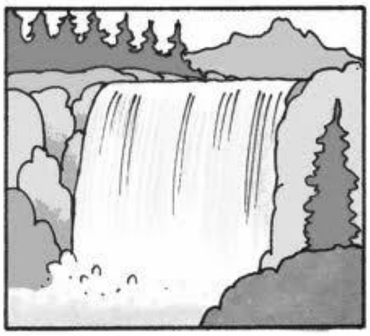

راہ حق اور زِندگی میں ہُوں۔
(یوحنا14/6)

قیامت اور زِندگی میں ہُوں۔
(یوحنا11/25)

ان دونوں حوالوں میں یسوع نے کیا کہا ہے؟ میرا ایمان ہے کہ یسوع مسیح نے واضح طور پر کہا ہے کہ "وہ خُود ہی زندگی ہے"۔ جب یسوع نے کہا کہ میں زندگی ہُوں تو اُس کا اِس سے کیا مطلب تھا؟ سالوں سے میں یہ آیت پڑھتا اور یہ سمجھتا آیا تھا کہ یہاں یسوع کا مطلب ہے کہ وہ صرف میرے لیے ہمیشہ کی زندگی کا ایک وسیلہ ہے۔ تاہم، کیا یہ ممکن ہے کہ اِن حوالوں میں یسوع مسیح نے اِس سے بڑھ کر کچھ کہا ہو؟ اِس سوال کے جواب کی مزید وضاحت کے لیے آئیں دیکھتے ہیں کہ پولس نے کیا کہا ہے۔

خاص مسیحی زندگی کے متعلق پالوس کیا کہتا ہے؟

پولس نے مسیح کی سچّائی کو لیا اور اُسے "خاص" زندگی کے طور پر مزید شخصی بنا کر کلسیّوں 4/3 میں بیان کیا ہے:

"مسیح جو ہماری زندگی ہے۔"

اس آیت میں پولس کیا کہہ رہا ہے؟ اصل میں وہ کہہ رہا ہے کہ مسیح کی زندگی اس ابدی زندگی سے بھی بڑھ کر ہے جو آپ کو نجات کے وقت ملی تھی۔ وہ کہتا ہے کہ مسیح آج، اسی لمحہ آپ کی زندگی ہے۔ ممکن ہے کہ آپ اس بات پر اپنا سر کُھجاتے ہوئے پوچھیں کہ پولس کس بارے میں بات کر رہا ہے؟ اس کا کیا مطلب ہے کہ مسیح میری زندگی ہے؟ کیا پولس جس زندگی کی بات کر رہا ہے وہ اصل مسیحی زندگی ہے؟ میرا ایمان ہے کہ اس کا جواب فلپیوں 1/21 میں موجود ہے:

"کیوں کہ زندہ رہنا میرے لیے مسیح ہے"

پولس کہہ رہاہے کہ اس کے لیے زندگی مسیح خود ہی اس کی زندگی ہے۔ یسوع اور پولس ہم پر غیر معمولی سچّائی عیاں کر رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ :

خاص مسیحی زندگی ایک شخص ہے ، اور وہ شخص خُود مسیح ہے۔

کیا اب آپ پہلے سے زیادہ بہتر طور پر جان گئے کہ مسیح کا خود ہی ایک "خاص" مسیحی زندگی ہونے کا کیا مطلب ہے؟ اس بارے میں کچھ دیر کے لئے سوچیں۔ اگر خاص مسیحی زندگی ایک شخص ہے تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ خاص مسیحی زندگی نہ تو تقاضوں کی لمبی فہرست کو پُورا کرنا، نہ بہت سے اُصول و قوانین پر عمل کرنا، نہ گناہ سے باز رہنا اور نہ ہی یہ کہ پُورے طور پر کوشش کریں تاکہ ہم خُدا کے لیے ایک بہترین زندگی بسر کر سکیں؟ میرا ایمان ہے کہ یسوع اور پولس یہ کہہ رہے ہیں کہ خاص مسیحی زندگی یہ نہیں کہ ہم نے اپنے اعمال سے اس زندگی کو بسر کرنا ہے یا اس میں کچھ بھی پیدا کرنا ہے۔ یہ وہ زندگی ہے جو مسیح کے سوا نہ تو کوئی خُود سے پیدا کر سکتا اور نہ ہی بسر کر سکتا ہے۔

یعنی سچّائی یہ ہے کہ "خاص" مسیحی زندگی یہ نہیں کہ ہم عام مسیحی زندگی بسر کریں بلکہ "خاص" زندگی بسر کریں۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ آپ اور میں خاص زندگی بسر نہیں کر سکتے، یہ صرف مسیح کر سکتا ہے۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہُوں کہ کیسے میں نے "خاص" زندگی کو دریافت کیا۔

آخر کار میں سمجھ گیا کہ خاص زندگی بسر کرنے کا مطلب کیا ہے:

[اتوار- اکتوبر-4- -1998] کو جب میں چرچ کی پارکنگ میں بیٹھا تھا تب میرے ذہن میں سوال کی شکل میں ایک خیال آیا۔ سوال یہ تھا کہ ، کیا تم اپنی کوشش سے، اپنی طاقت سے اور اپنی قابلیت سے خاص مسیحی زندگی بسر کرنا بند کر چکے ہو؟ کیا تم ہار مان چکے ہو؟ مجھے اس بات پر کوئی شک نہیں تھا کہ یہ سوال خُدا پاک رُوح نے میرے ذہن میں ڈالا ہے۔ میں نے خُدا سے کہا، ہاں میں ہار مان چکاہُوں میں یہ نہیں کر سکتا۔ خُدا کا مقرر کیا گیا وقت بہترین وقت ہوتا ہے کیوں کہ اس دن چرچ میں خُدا نے ایک "آئن تھامس" نامی مہمان اسپیکر کو استعمال کیا کہ وہ خاص زندگی کے بارے میں سیکھائے۔ جب وہ کلام سنانے کے لیے کھڑا ہوا تو اُس اتوار اُس کے منہ سے نکلنے والے سب سے پہلے الفاظ یہ تھے:

خُدا کا کبھی بھی یہ اِرادہ نہیں تھا کہ آپ خاص زندگی بسر کریں جو کہ "آپ میں" اور آپ کے ذریعے صرف مسیح ہی بسر کر سکتا ہے۔

میں یہ الفاظ سُن کر دنگ رہ گیا کیوں کہ 30 سالوں میں یہ پہلا شخص تھا جس نے مجھے بتایا کہ خاص مسیحی زندگی بسر کرنا میری کوشش پر اِنحصار نہیں تھا۔ خُدا پاک روح "آئن تھامس" کے ذریعے مجھے یہ اہم سچّائی سمجھا رہا تھا:

اہم سچّائی:
صرف ایک ہی ایسا شخص ہے جس نے سچ میں ایک خاص کامل مسیحی زندگی بسر کی ہے، اور وہ شخص مسیح خُود ہے۔

شاید یہ سچّائی آپ کو بھی حیران کر دے جس طرح میں پہلی بار سننے پر حیران ہو گیا تھا۔ تاہم، کیا یہ سچ نہیں کہ یسوع کے سوا کسی نے بھی کامل مسیحی زندگی بسر نہیں کی؟ پس ہم کیسے سوچ سکتے ہیں کہ ہم خُود سے کامل زندگی بسر کر سکتے ہیں؟ اس مندرجہ ذیل سچّائی کے متعلق سوچیں:

ہم اپنی ساری طاقت اور قابلیت کی بُنیاد پر صرف ایک "عام" مسیحی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔
یہ صرف مسیح ہے جو "خاص" زندگی بسر کر سکتا ہے۔

اس بیان سے ایک نیا سوال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہ، اگر صرف مسیح ہی خاص زندگی بسر کر سکتا ہے تو یہ خاص زندگی میرے پاس کیسے ہوئی؟ ہم بعد میں اس سبق میں دیکھیں گے کہ خُدا کا کلام کیسے اس سوال کا جواب دیتا ہے۔

سوالات:
کیا یہ بائبلی سچّائی کہ مسیح خُود ہی خاص زندگی ہے، آپ کے ایمان کے ساتھ ملتی ہے یا آپ اس سے فرق ایمان رکھتے ہیں؟ اگر آپ اس سے فرق ایمان رکھتے تو پھر اسے کیسے تبدیل کیا جا سکتا ہے؟ آپ کیسے اپنی خاص مسیحی زندگی بسر کر سکتے ہیں اگر آپ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ یہ صرف مسیح ہے جو اس زندگی کو بسر کر سکتا ہے؟

دھیان و گیان/غور و فکر کریں:
اگر آپ ایک "عام" مسیحی زندگی بسر کر رہے ہیں لیکن آپ مسیح کو اجازت دینا چاہتے ہیں کہ وہ آپ کے ذریعہ سے "خاص" زندگی بسر کرے تو آپ خُدا سے کہیں کہ وہ مذکورالذکر آیات آپ پر عیاں کرے۔

خُدا سے بات چیت کریں:
اگر یہ سچّائی آپ کے لئے نئی ہے تو برائے مہربانی کچھ وقت کے لئے خدا کے پاس جائیں اور اس سے کہیں کہ وہ آپ کے لئے یہ سچّائیاں شخصی طور پر حقیقی بنائے۔ خُدا سے کہیں کہ وہ آپ پر عیاں کرے کہ مسیح کا خُود ہی خاص زندگی ہونے کا کیا مطلب ہے۔

دُوسرا دِن

مسیح آپ کی زندگی ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟

"اب اگلا سوال آپ یہ پوچھ سکتے ہیں کہ "اس کا کیا مطلب ہے کہ مسیح خُود ہی میری زندگی ہے؟
میرا ایمان ہے کہ خُدا نے اس سوال کا جواب (1 کرنتھیوں 1/30) میں دیا ہے:

"مسیح یسوع میں وہ آپ کی زندگی کا سرچشمہ ہے۔"

نوٹ: مذکورہ بالا آیت انگریزی بائبل [آر-ایس-وی-ورژن کے مطابق ترجمہ کی گئی ہے۔]

سرچشمہ کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ "ایک ایسا شخص جو پیدا کرتا ہے۔" ممکن ہے کہ یہ سچّائی آپ کے لئے نئی ہو کیوں کہ میری طرح اور بھی بہت سے مسیحیوں کو غلط تعلیم دی گئی ہے کہ مسیحی زندگی بسر کرنے کے لئے انھیں خُدا کی مدد کے ساتھ خود بھی اس زندگی کا سرچشمہ بننا ہے۔ آپ نے غور کیا کہ ایک ہی حقیقی سرچشمہ ہے جس سے خاص مسیحی زندگی بسر کی جا سکتی ہے۔

سچّائی یہ ہے کہ آپ نہیں بلکہ صرف خُدا ہی وہ سرچشمہ ہے، جس کے وسیلہ سے ایک مسیحی زندگی بسر کی جا سکتی ہے۔

آئیں مزید دو حوالے دیکھتے ہیں جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ خُدا ہی آپ کی خاص مسیحی زندگی کا سرچشمہ ہے:

کیوں کہ اُسی میں ہم جیتے اور چلتے پھرتے اور موجُود ہیں۔
[اعمال 17/28]

کیوں کہ اُسی کی طرف سے اور اُسی کے وسیلہ سے اور اُسی کے لیے سب چیزیں ہیں۔
[رومیوں 11/36]

بائبل کی بہت سی آیات میں سے ہم نے صرف دو آیات پڑھیں ہیں کہ ہماری خاص مسیحی زندگی کا سرچشمہ صرف خُدا ہی ہے۔
شاید آپ سوچ رہے ہوں کہ عملی طور پر اس سے کیا مراد ہے کہ خُدا آپ کا سرچشمہ ہے؟ آئیں ہم ایسی چار مثالیں دیکھتے ہیں جن سے یہ واضح ہو جائے گا کہ خُدا کا ہمارا سرچشمہ ہونے سے کیا مراد ہے:

- آپ کی ہر ضرورت کو پُورا کرنے کے لیے خُدا آپ کا سرچشمہ ہے۔ [فلپیوں 19 /4]
- آپ کے لئے گناہ پر غلبہ پانے کی طاقت کا سرچشمہ خُدا ہے۔ [1یوحنا3/6]
- کلام کی سچّائی پر یقین دلانے کے لیے آپ کی عقل کو نیا بنانے کا سرچشمہ خُدا ہے۔ [رومیوں12/2]
- آپ کے لئے خُدا کے تبدیلی کے تمام وعدوں کی حقیقت کو تجربہ کرنے کا سرچشمہ خُود خُدا ہے ۔ [فلپیوں1/6]

کیا آپ خُود ہی سرچشمہ بننے اور مذکورہ بالا چاروں چیزوں کو پُورا کرنے کی ناکام کوشش کر کے تھک چکے ہیں؟ اگر ہاں، تو یہ آپ کے لئے کیسے کام کر رہا ہے یا اس سے آپ کو کیا فائدہ ہو رہا ہے؟ اگر ہم اپنے ساتھ ایمانداری سے پیش آئیں گے تو ہم یہی کہیں گے کہ یہ کام نہیں کر رہا اور اس سے کوئی حقیقی تبدیلی پیدا نہیں ہو رہی۔ سچّائی یہ ہے کہ اگر ہم مسیحی زندگی بسر کرنے کا سرچشمہ بننے کی کوشش کریں گے تو پھر ہماری منزل صرف ناکامی ہے۔ اگر خُدا ہماری مسیحی زندگی کا سرچشمہ نہیں (اور ہماری زندگی کے باقی پہلوؤں کا بھی) تو پھر ہم کبھی بھی خُدا کی سچّائی اور اُس کے وعدوں کا تجربہ نہیں کر سکتے۔

خاص مسیحی زندگی کا سرچشمہ خُدا ہے اس کا مطلب ہے کہ یہ صرف خُدا ہی ہے
جو ہمیں ہماری زندگیوں میں اپنی سچّائی اور اپنے وعدوں کا حقیقی تجربہ دے سکتا ہے۔

سوالات: کیا آپ اس نظریہ پر ایمان رکھتے تھے کہ آپ کو خُدا کی مدد سے خُود ہی سرچشمہ بننا ہے تا کہ آپ خاص مسیحی زندگی بسر کر سکیں؟
اگر ہاں تو پھر اس سچّائی کو ماننے سے کہ صرف خُدا ہی سرچشمہ ہے آپ کی مسیحی زندگی کیسے بدل سکتی ہے؟

دھیان و گیان/غور و فکر کریں: کرنتھیوں1/30 ، اعمال28/ 17 اور رومیوں11/36 پر توجہ فرمائیں۔

خُدا سے بات چیت کریں: ان تینوں آیات کو استعمال کرتے ہوئے، خُدا پاک رُوح سے کہیں کہ وہ آپ کو گہری سمجھ دے تا کہ آپ جان سکیں کہ خُدا کا آپ کی زندگی بسر کرنے کا سرچشمہ ہونے کا کیا مطلب ہے۔

خُدا ہماری مدد کیوں نہیں کرتا تا کہ ہم سرچشمہ بنیں؟

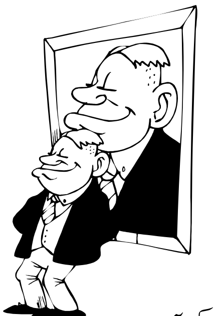

میں نے بہت سے مسیحیوں کو کہتے سنا ہے کہ خُدا میری مدد کرے گا اور بغیر شعور کے وہ یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ "خُدا میری مدد کرے گا تا کہ میں مشکل، پریشانی یا کسی تبدیلی کا سرچشمہ بن سکوں۔" یہی بات کچھ اس طرح سے بھی کہی جاتی ہے، "خُدا میری مدد کرے گا تا کہ میں اپنی مدد کر سکوں۔" یہ ایک جھوٹی تعلیم ہے کیوں کہ خُدا کا کبھی یہ ارادہ نہیں تھا کہ انسان خود ہی اپنی زندگی بسر کرنے یا تبدیل کرنے کا سرچشمہ بنے، اس سوال کے بارے میں سوچیں، اگر خُدا خُود ہی سرچشمہ ہے تو وہ کیوں آپ کی مدد کرے گا کہ آپ سرچشمہ بنیں؟ آپ نے دیکھا، خُدا ہی سب کچھ آراستہ کرتا ہے۔ اگر آپ کی مسیحی زندگی بسر کرنے کا سرچشمہ خُدا نہیں تو پھر آپ کی زندگی میں نتیجہ مزید شکست، مزید قید ہو گی اور کوئی بھی تبدیلی رُونما نہیں ہو گی۔ خُدا صرف اِسی طرح سے کام کرتا ہے اور وہ یہ کہ جب آپ اُس پر انحِصار کرتے ہیں کہ وہ آپ کا سرچشمہ ہے۔

خُدا سے بات چیت کریں: اگر آپ یہ ایمان رکھتے آئیں ہیں کہ آپ کو خود، خُدا کی مدد کے ساتھ مسیحی زندگی بسر کرنی ہے تو پھر خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کو گہرا مکاشفہ دے تا کہ آپ سمجھ سکیں کہ صرف خُدا ہی وہ سرچشمہ ہے جس سے آپ اپنی خاص مسیحی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

مسیحی زندگی کے متعلق نمبر 1 جھوٹا ایمان۔
ایک انسان خود ہی سرچشمہ بن کر اور اپنی ذہنیت، قابلیت اور خُدا کی مدد کے ساتھ ایک خاص مسیحی زندگی بسر کر سکتا ہے۔

خُدا ہمارا سرچشمہ ہے اس بارے میں اب جب ہمیں بہتر سمجھ حاصل ہے، توآئیں ہم مزید یہ دیکھتے ہیں کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ مسیح ہماری زندگی ہے۔

ہم یہ کیسے جانتے ہیں کہ خُدا ہمارا سرچشمہ ہے؟

اس سچّائی کو کہ خُدا ہمارا سرچشمہ ہے بہتر طور پر سمجھنے کے لئے میں چاہتا ہُوں کہ اس سبق میں ہمیں پہلے اس اہم نکتہ پر غور کرنا چاہیے کہ انسان کے لیے خُدا کا اصل اِرادہ اور منصوبہ کیا تھا۔ میرا ایمان ہے کہ اس سے آپ کو مزید وضاحت حاصل ہو گی کہ ابتداء ہی سے خدا کا ارادہ یہ تھا کہ خُدا خود انسان کے لیے زندگی بسر کرنے کا سرچشمہ ہو۔اب اس اگلے حصّہ میں ہم چار چیزوں پر غور کریں گے:

- آدم اور حوّا کی گناہ میں گراوٹ سے پہلے ان کا سرچشمہ کون تھا؟
- گناہ میں گرنے پر آدم اور حوا کے ساتھ کیا ہُوا؟
- انسان کی پیدائش پر اس کی رُوحانی حالت کیا تھی؟
- خُدا نے انسان میں ایسا کون سا کام مکمل کیا تاکہ خُدا انسان کا سرچشمہ بن سکے؟

آئیں آدم اور حوا کے باغِ عدن میں گناہ میں گرنے سے پہلے کی حالت پر غور کرنے سے آغاز کرتے ہیں۔

گناہ میں گرنے سے پہلے آدم اور حوّا کا سرچشمہ کون تھا؟

"اور خُداوند خدا نے زمین کی مٹی سے انسان کو بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دَم پھُونکا تو انسان جیتی جان ہُوا۔" [پیدائش 2:7]

"میرا خُدا اپنی دولت کے موافق جلال سے مسیح یسوع میں تمھاری ہر ایک احتیاج رفع کرے گا۔" [فلپیوں 4:19]

انسان کی تخلیق پر پیدائش 2/7 کے مطابق خُدا نے آدم کے اندر اپنی زندگی کا دم پھُونکا پس اس سے واضح ہے کہ خُدا خود آدم کا سرچشمہ تھا۔ اس کے ساتھ خُدا ہی ان کی ساری جسمانی، رُوحانی اور جذباتی ضروریات کا سرچشمہ تھا۔ [فلپیوں 4/19]،ابتدا سے ہی خُدا کا یہی منصوبہ تھا کہ خُدا خود ہی انسان کا سرچشمہ ہو کیوں کہ انسان اپنی وہ تمام ضروریات پوری نہیں کر سکتا جو صرف خُدا ہی کر سکتا ہے۔

نیچے دی گئی ڈائگرام انسان کی گراوٹ سے پیشتر، انسان کے خُدا کے ساتھ رشتے کو پیش کرتی ہے:

آدم اور حوّا کی گناہ میں گراوٹ سے پہلے خُدا اُن کی تمام ضروریات کا سرچشمہ تھا۔

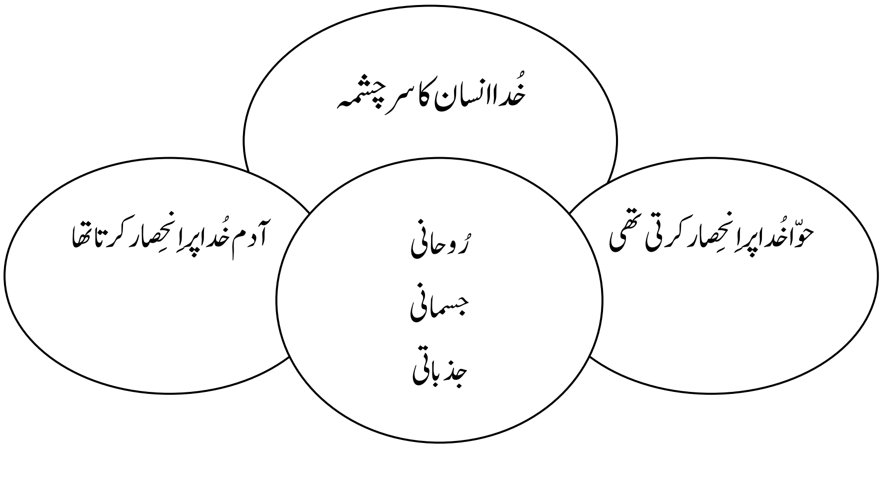

اگر خُدا اُن کی تمام ضروریات کا سرچشمہ تھا تو کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آدم اور حوّا اپنی تمام ضروریات کے لیے مکمل طور پر خُدا پر اِنحصار کر رہے تھے؟

خُدا، آدم اور حوّا کے درمیان رشتے کو بیان کرنے کے لیے کلیدی لفظ "اِنحِصار" ہے۔ وہ مکمل طور پر اپنی ہر ضرورت کے لئے خُدا پر اِنحِصار کرتے تھے۔ ہم درج ذیل حصّہ کو اس اہم سچّائی کے ساتھ ختم کریں گے۔

اہم سچّائی:
جب تک آدم اور حوّا زندگی بسر کرنے کے لئے خُدا پر اِنحِصار کرتے رہے خُدا ان کی تمام ضروریات کا سرچشمہ تھا۔

خُدا نے آدم اور حوّا کو اِنحِصار کرنے کے لئے انتخاب کرنے کی ایک آزاد مرضی دی تھی۔

"اور خُداوند خُدا نے آدم کو حکم دیا اور کہا کہ تُو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے۔ لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کا کبھی نہ کھانا کیوں کہ جس روز تُو نے اُس میں سے کھایا تُو مرا۔" [پیدائش 17 -2:16]

پیدائش 17 -2:16 کے مطابق خُدا نے انسان کو اِنحِصار کرنے یا خُود مختار ہونے کے لیے انتخاب کرنے کی آزاد مرضی دی تھی۔ انتخاب / چناؤ یہ تھا کہ وہ ہر درخت کا پھل تو کھا سکتے ہیں لیکن ایک درخت کا پھل کھانے سے منع کیا گیا تھا۔ یہ انتخاب انسان کی اپنی آزاد مرضی کا انتخاب تھا کہ وہ مزید خُدا پر اِنحِصار کرنا چاہتا ہے یا نہیں۔ اگر وہ دونوں خُدا پر اِنحِصار کرنے کا انتخاب کرتے اور نیک و بد کی پہچان کے درخت کے سِوا باقی ہر درخت کا پھل کھاتے تو انھوں نے زندہ رہنا تھا۔ تاہم، اگر وہ نیک و بد کی پہچان کے درخت میں سے کھاتے تو انھوں نے مرنا تھا۔ اور پیدائش 3/6 میں لکھا نتیجہ ہمیں معلوم ہے۔

"عورت نے جو دیکھا کہ وہ درخت کھانے کے لیے اچھا اور آنکھوں کو خوش نُما معلوم ہوتا ہے اور عقل بخشنے کے لیے خوب ہے تو اُس کے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے شوہر کو بھی دیا اور اُس نے کھایا" [پیدائش 3/6]

اُسی لمحہ آدم اور حوّا اپنی خُود مختاری کے فیصلے سے گنہگار ہو گئے اور جس کے نتیجہ میں رومیوں 5/12 کے پہلے حصّہ کے مطابق وہ رُوحانی موت مر گئے۔
"پس ایک آدمی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی۔"

رُوحانی موت کا کیا مطلب ہے؟ رُوحانی موت کی تعریف بیان کرنے کے لیے اہم لفظ "جُدائی" ہے۔
اصل یونانی متن میں لفظ "جُدائی" کا مطلب "الگ ہونا" یا منقطع ہونا ہے۔

رُوحانی موت کو خُدا سے "الگ ہونے" یا خُدا سے منقطع ہونے کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

یہ دوطرح کی جُدائی یا علیحدگی تھی:

1] خُدا کی زندگی سے جُدائی۔

"کیوں کہ اُن کی عقل تاریک ہو گئی ہے اور وہ اُس نادانی کے سبب سے جو اُن میں ہے اور اپنے دِلوں کی سختی کے باعث خُدا کی زندگی سے خارِج ہیں"[افسیوں 4/18]
جیسے ہی آدم اور حوّا نے خُدا پر اِنحِصار کرنے کی بجائے خُود مختاری کا انتخاب کیا اور گناہ کیا، تو وہ خُدا کی زندگی سے جُدا یا الگ ہو گئے۔ حتیٰ کہ آدم اور حوّا جسمانی طور پر ابھی بھی زندہ تھے لیکن وہ اب مزید خُدا کی رُوحانی زندگی کا تجربہ نہیں کر سکتے تھے۔ نتیجہ کے طور پر وہ رُوحانی اعتبار سے مر گئے۔

2] خُدا اُن کا سر چشمہ تھا، پس وہ اُس سر چشمہ سے جُدا ہو گئے۔

"بلکہ تمھاری بدکرداری نے تمھارے اور تمھارے خُدا کے درمیان جُدائی کر دی ہے اور تمھارے گناہوں نے اُسے تم سے رُوپوش کیا ایسا کہ وہ نہیں سُنتا۔"
[یسعیاہ 59/2]

جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا کہ آدم اور حوّا مکمل طور پر خُدا پر منحصر تھے کیوں کہ خُدا اُن کی تمام ضروریات کا سر چشمہ تھا۔ تاہم، اُن کے گناہ کرنے سے وہ خُدا سے جُدا ہو گئے اور اِس جُدائی کے نتیجہ میں اب خُدا اُن کی تمام ضروریات کا سر چشمہ بھی نہ رہا۔

انسان خُود مختار ہو گیا کہ آپ اپنا سر چشمہ ہو تا کہ اپنی تمام ضروریات کو آپ ہی پُورا کرے،
آپ ہی اپنی مشکلوں کو حل کرے اور آپ ہی اپنی زندگی کو کامیاب بنائے۔

نیچے دی گئی ڈائگرام کو دیکھیں اور جانیں کے گراوٹ کے بعد کیسے انسان کی حالت بدل گئی۔

گراوٹ کے بعد آدم اور حوّا کی حالت

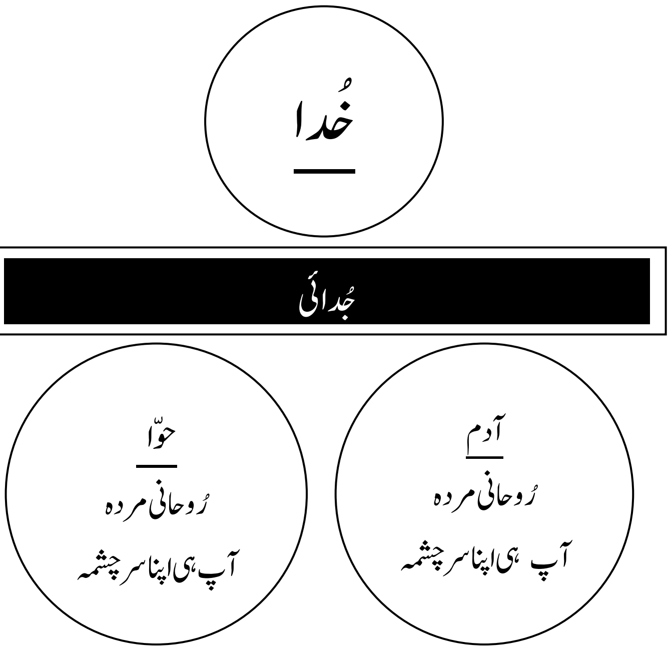

تیسرا دِن

مسئلہ یہ ہے کہ آدم اور حوّا کی رُوحانی موت ہمیں میراث میں ملی ہے۔

آپ کے اور میرے لئے اس کا کیا مطلب ہے کہ آدم اور حوّا کی رُوحانی موت یعنی جُدائی ہمیں ہماری جسمانی پیدائش پر میراث میں ملی۔ رومیوں 5/12 میں لکھا ہے:
"پس جس طرح ایک آدمی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یُوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اس لیے کہ سب نے گناہ کیا۔"
[رومیوں 12/ 5]

رومیوں 5/12 میں ہم دیکھتے ہیں کہ آدم کے گناہ کے سبب سے ہم میں سے ہر کوئی رُوحانی طور پر مردہ پیدا ہوتا ہے۔ دُوسرے الفاظ میں، جیسے ہی ہم جسمانی طور پر پیدا ہوتے ہیں ہمیں آدم کی رُوحانی موت میراث میں ملتی ہے۔

آدم اور حوّا کے گناہ کے سبب سے ہم خُدا سے جدائی کی حالت میں پیدا ہوئے نتیجتاً وہ ہمارا سرچشمہ بھی نہ ہُوا۔

یہ تصویر اس سچّائی کو ظاہر کرتی ہے کہ خُدا کی زندگی اور سرچشمہ سے جُدائی ہمیں آدم سے میراث میں حاصل ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں ہم رُوحانی طور پر مردہ تھے۔

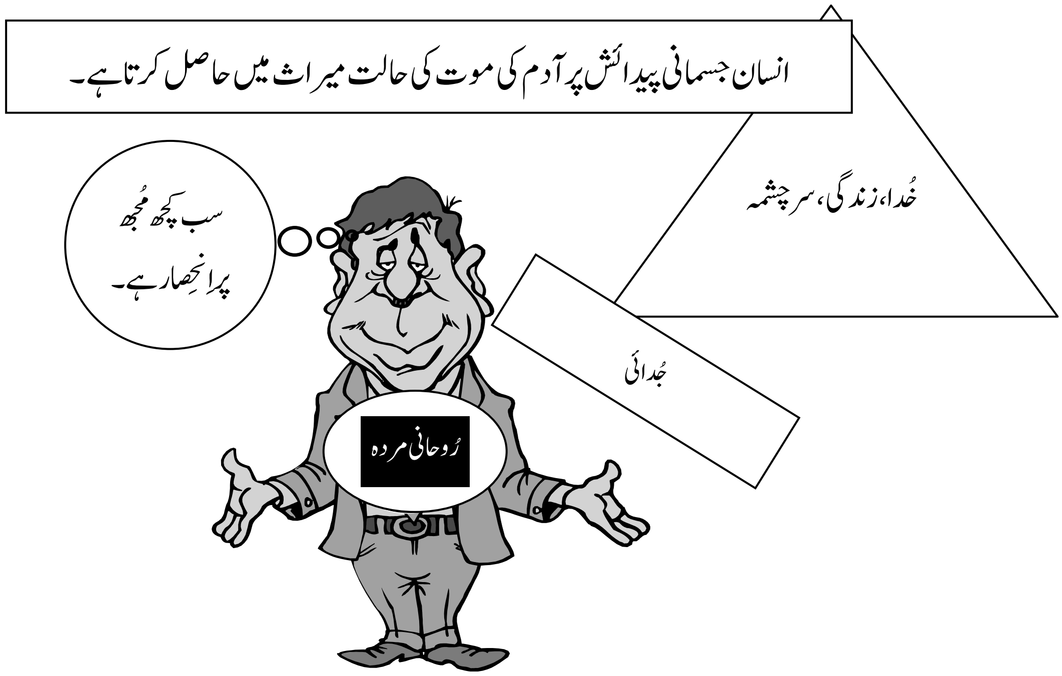

آپ کو آدم کی رُوحانی موت میراث میں حاصل ہوئی جس کے نتیجے میں آپ خُدا کی زندگی سے جُدا اور خُدا کے حقیقی سرچشمہ ہونے کے طور پر بھی آپ اُس سے جُدا ہو گئے۔ اس جُدائی کے باعث، اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ خُود زندگی بسر کرنے کے لئے تمام ضروریات کا سرچشمہ بننے کی کوشش کریں۔

سوالات: اگر خُدا کا اصل منصوبہ یہ تھا کہ انسان مکمل طور پر خُدا کو سر چشمہ مانتے ہوئے خُدا پر انحِصار کرے، تو کیا آپ اور میں خُود مختار ہو کر اپنی تمام ضروریات پُوری کر سکتے ہیں؟ مشکلوں کا حل نکال سکتے ہیں اور کیا ہم ایک کامیاب مسیحی زندگی بسر کر سکتے ہیں؟

دھیان و گیان/غور و فکر کریں: اس سچّائی پر دھیان دیں کہ ابتداء سے ہی خُدا کا منصوبہ یہ تھا کہ انسان مکمل طور پر خُدا پر انحِصار کرے اور یہ مانتے ہوئے ایک کامیاب زندگی بسر کرے کہ خُدا ہی اُس کا واحِد سر چشمہ ہے۔

خُدا سے بات چیت کریں: خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کو مکاشفہ دے کہ اِس کا کیا مطلب ہے کہ زندگی بسر کرنے کے لئے خُدا آپ کا سر چشمہ ہے۔
(آپ کی شادی، نوکری اور آپ کے حالات کے لئے خُدا آپ کا سر چشمہ ہے۔)

جو باغِ عدن میں گراوٹ کے سبب سے کھو گیا تھا خُدا نے وہ سب بحال کرنے کے لیے کیا کیا؟

خُدا جانتا تھا کہ اگر وہ حل مہیّا نہ کرتا تو انسان نے ہمیشہ اُس سے جُدا ہی رہنا تھا۔ پس خُدا کو دو کام کرنے کی ضرورت تھی تاکہ وہ انسان کو نجات اور زندگی دے سکے (اور خُود کو پھر سے انسان کا سر چشمہ بنا سکے)۔ میں اُن کاموں کو ایک تصویر کے ذریعے واضح کرنا چاہتا ہُوں، جسے میں صلیبی پہلو کہتا ہُوں۔ صلیب کا ایک پہلو گناہ کی نمائندگی کرتا ہے اور دُوسرا پہلو زندگی کی نمائندگی کرتا ہے۔ آئیں پہلے گناہ کی نمائندگی کرنے والے صلیبی پہلو کو دیکھتے ہیں اور یہ بھی دیکھتے ہیں کہ گناہ کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے خُدا نے کیا کیا۔

گناہ کی نُمائندگی کرنے والا صلیبی پہلو - مسیح ہمیں ہمیشہ کی زندگی دینے کے لیے ہمارے گناہ اپنے اوپر اُٹھا کر مر گیا۔

اِنجیل کی "خوشخبری" یہ ہے کہ یسوع ہمارے گناہ اُٹھانے آیا کیوں کہ ہمیں ایک نجات دہندہ کی ضرورت تھی۔ اُس کی موت سے ہمارے گناہوں کی قیمت ادا کی گئی اور جب ہم نجات کے لئے مسیح پر ایمان لاتے ہیں تو ہمیشہ کی زندگی حاصل کرتے ہیں۔

"ہم کو اُس میں اُس کے خون کے وسیلہ سے مخلصی یعنی قُصوروں کی معافی اُس فضل کی دولت کے موافق حاصل ہوتی ہے۔" [افسیوں 1/7]

"جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے۔" [یوحنا 3/36]

مسیح کا ہمارے گناہوں کی خاطر مرنا صلیبی گناہ کے پہلو کی نمائندگی کرتا ہے۔

نیچے دی گئی تصویر صلیبی گناہ کے پہلو کی نمائندگی کرتی ہے:

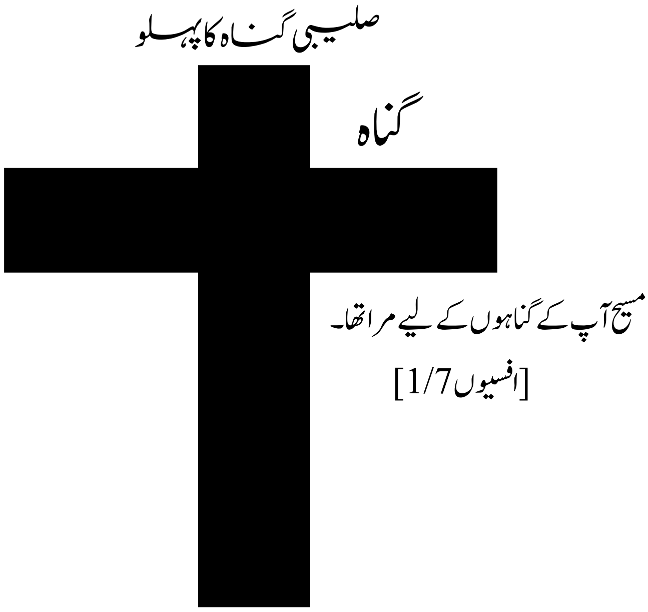

اگر آپ پُریقین نہیں کہ آپ نے نجات کے لئے مسیح کو قبول کیا ہے تو آپ یہ ابھی کر سکتے ہیں۔آپ ایمان سے صرف یہ دُعا کریں اور نجات اور گناہوں کی معافی حاصل کریں۔ "پیارے خُداوند، مجھے معلوم ہے کہ میں گنہگار ہُوں اور مجھے نجات دہندہ کی ضرورت ہے۔ تُو صلیب پر میرے گناہوں کے لئے مرا اور مجھے راستباز ٹھہرانے کے لیے تیسرے دن پھر زندہ ہُوا اس لئے میں ایمان سے تجھے اپنا نجات دہندہ قبول کرتا ہُوں۔آمین۔"

صلیبی زندگی کا پہلو - خُدا خُود انسان کے اندر آ گیا تاکہ انسان کے ذریعے زندگی بسر کرے اور انسان کی زندگی کا سرچشمہ بنے۔

مسیح مرا تاکہ انسان کو بچایا جاسکے لیکن انسان کے لیے مسئلہ پھر بھی وہی ہے کہ وہ خُدا کی زندگی اور سرچشمہ سے جُدا ہے۔

پس انسان کو خُدا سے جُدا رہنے کے لیے نہیں بنایا گیا تھا۔خُدا نے تین مزید چیزوں کو پُورا کیا تاکہ وہ خُود کو انسان کے سرچشمہ کے طور پر بحال کر سکے۔
یہ تین چیزیں مل کر صلیبی "زندگی" کے پہلو کو جنم دیتی ہیں۔آئیں صلیبی زندگی کے پہلو کو سمجھتے ہیں۔

1: خُدا نے اپنی ساری معموری دوبارہ انسان کے اندر رکھ دی ہے۔
جب آپ نے نجات حاصل کی تھی تو آپ نے صرف یسوع کو ہی اپنا نجات دہندہ قبول نہیں کیا بلکہ آپ نے خُدا کی ساری اُلوہیت کو قبول کیا تھا۔
[باپ، بیٹا اور روح پاک رُوح] یہ ہم کلسیوں 10-2/9 میں دیکھتے ہیں۔

"کیوں کہ **اُلوہیّت کی ساری معموری اُسی میں** مُجسّم ہو کر سکُونت کرتی ہے۔اور **تم اُسی میں معمور ہو گئے** ہو جو ساری حکومت اور اِختیار کا سر ہے۔"

یہ آیات ہمیں بتارہی ہیں کہ خُدا کی ساری اُلوہیّت مسیح میں ہے اور وہ مسیح اب آپ میں ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ باپ، بیٹااور پاک رُوح آپ میں ہے۔آپ کے پاس اب ایسا خُدا نہیں ہے جو آپ سے جُدا ہے۔اب آپ کے اندر خُدا کی ساری اُلوہیّت بسی ہوئی ہے۔

خُدانے اپنی معموری آپ میں رکھی ہے۔

یہ جاننا حیران کن ہے کہ اگر آپ نے نجات کے لئے مسیح کو قبول کیا ہے تو باپ، بیٹے اور پاک رُوح کی ساری معموری آپ میں بسی ہُوئی ہے۔

سوال: اگر آپ ابھی تک خُدا کی اُلوہیّت کے اپنے اندر ہونے کے بارے میں نہیں سمجھے، تو جب آپ اس سچّائی کو سمجھیں گے تو اس کا آپ کی زندگی پر کیا اثر ہو گا؟

دھیان وگیان/غوروفکر کریں: کلسیوں 10-2/9 کامطالعہ کریں اور توجہ فرمائیں۔ مزید اس سوال کے بارے میں سوچیں کہ اگر میرے اندر باپ، بیٹااور پاک رُوح ہے تو پھر مجھ میں اور کس بات کی کمی ہے؟

خُدا سے بات چیت کریں: خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کو اپنی ابدی معموری کی اہمیت کا جو آپ میں ہے مکاشفہ عطا فرمائے۔

چوتھادِن

2: خُدانے اپنی زندگی اور قوت آپ میں رکھ دی ہے۔

جب آپ نے خُدا کی ساری اُلوہیت کو حاصل کیا تو آپ نے اُس کی زندگی اور ساری قوت کو بھی حاصل کیا ہے۔

الف: مسیح کی زندگی

"جس کے پاس **بیٹا ہے اُس کے پاس زندگی ہے**۔اور جس کے پاس خدا کا بیٹا نہیں اُس کے پاس زندگی بھی نہیں۔" [1یوحنا 5/12]

ہم نے دیکھا کہ نجات حاصل کرنے پر ہمیں خاص زندگی حاصل ہُوئی جو کہ مسیح ہے۔اب جو خاص زندگی ہمارے پاس ہے اس کی چند ایک مثالیں دیکھتے ہیں۔ مسیح آپ کی زندگی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مسیح کی ساری معموری آپ کے اندر بسی ہُوئی ہے:

غیر مشروط محبت، آزادی، معافی، امتیاز کرنا، فتح، صبر، سمجھ، قابلیت، خاکساری، بڑی قبولیت، اطمینان، بے خوف، بھروسا، ایمان، قُدرت، حکمت، دلیری، راست بازی، اُمید، بے غرض، حِلم، آرام، پرہیزگاری، ترس، فاداری، حوصلہ، شادمانی۔

مسیح آپ کی زندگی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ مسیح آپ کے لئے اطمینان، قبولیت اور شادمانی جیسی خصوصیات مہیّا کرنے کا سرچشمہ ہے۔

پس آپ کے اندر مسیح کی زندگی ہے اس کا مطلب آپ نے مسیح کی وہ ساری خصوصیات پالی ہیں جو مذکورہ بالا فہرست میں بیان کی گئی ہیں۔
ہم سبق نمبر 4 میں سیکھیں گے کہ مسیح کی زندگی کی خصوصیات میں اور انسانی خصوصیات میں کیا فرق ہے۔
مثال کے طور پر [مسیح کی محبت بمقابلہ انسانی محبت] تاہم، ابھی کے لیے میں چاہتا ہُوں کہ آپ اس بات سے واقف ہوں کہ اسی لمحہ، اسی وقت مسیح جیسی خصوصیات آپ کے اندر موجود ہیں جو مذکورہ بالا فہرست میں بھی لکھی ہُوئی ہیں۔

<u>سوال:</u> اگر آپ اپنی زندگی مذکورہ بالا فہرست کے مطابق، مسیح کے اطمینان صبر اور فتح کے ساتھ بسر کریں گے تو آپ کی زندگی کس حد تک مختلف ہو گی؟

<u>خُدا سے بات چیت کریں:</u> مذکورہ بالا مسیح جیسی خصوصیات میں سے ایک یا دو خصوصیات کو چُنیں، جن کا آپ تجربہ کرنا چاہتے ہیں اور خُدا سے کہیں کہ وہ اس فہرست میں موجود خصوصیات کا آپ کو آپ کی زندگی میں ایک حقیقی تجربہ عطا کرے۔

<u>دھیان و گیان / غور و فکر کریں:</u> درج ذیل بیان پر غور فرمائیں۔

اس بیان میں کُلیدی لفظ "وسیلہ" ہے۔

خُدا نے اپنی زندگی کی معموری آپ کے اندر رکھی تا کہ آپ اُس کی زندگی کے "وسیلہ" سے زندگی بسر کر سکیں۔

<u>ب: خُدا کی قوّت</u>

اعمال 1/8 کے مطابق جب آپ اپنی نجات حاصل کرتے ہیں تو مسیح کی زندگی کے ساتھ ساتھ آپ خُدا کی مافوق اُلفطرت قُوت کو بھی حاصل کرتے ہیں۔

<u>"لیکن جب رُوح القدّس تم پر نازل ہو گا تو تم قوت پاؤ گے۔"</u>

اس بارے میں کچھ دیر کے لئے سوچیں کہ آپ کے اندر خُدا کی ساری اُلوہیت اور خُدا کی ساری قُوت بسی ہُوئی ہے۔ خُدا جانتا تھا کہ انسان میری قوت کو حاصل کئے بغیر کبھی بھی کسی حقیقی تبدیلی کا تجربہ نہیں کر سکتا۔ تاہم، اس نے ہماری زندگیوں کو بدلنے کے لیے اپنی قوت کی ساری معموری ہمارے اندر رکھی ہے۔ ہم سبق نمبر 3 میں خُدا کی اس قوت کی اہمیت اور مقصد کے بارے میں مزید بات کریں گے جو ہمارے اندر بسی ہوئی ہے۔

خُدانے آپ کواپنی قوت دی ہے تاکہ وہ آپ کو تبدیل کرکے مسیح کی مانند بناسکے۔

یہ تصویر ظاہر کرتی ہے کہ آپ خُدا کی زندگی اور قوت رکھتے ہیں۔

خُدانے اپنی زندگی اور قُوّت آپ میں رکھ دی ہے۔

سوالات:

خُدا کے لئے اپنی قوت آپ کے اندر رکھنا کیوں ضروری تھا؟ آپ اپنی مرضی، اپنی قوت، اور اپنی قابلیت سے، اپنی زندگی کے ساتھی، اپنے خاندان یا اپنے کام کی جگہ کے بارے میں کیا بدلنے کی کوشش کررہے ہیں؟ کیا آپ کی اپنی مرضی، آپ کی قوت اور آپ کی قابلیت کام کر رہی ہے؟

دھیان و گیان/غوروفکر کریں: [1یوحنا 5/12 اور اعمال1/8] ان حوالوں پر توجہ فرمائیں اور اس سوال کے متعلق سوچیں کہ، خُدا کے لئے یہ کیوں ضروری تھا کہ وہ اپنی قوت میرے اندر رکھے؟

خُدا سے بات چیت کریں: خُدا سے کہنا شروع کریں کہ وہ آپ کو آپ کے اندر موجود اُس کی قوت کا ایک عظیم تجربہ عطا کرے۔

3: خُدانے آپ کو اپنے ساتھ ایک کیا ہے۔

خُدانے نہ صرف اپنا آپ، آپ کے اندر رکھا بلکہ وہ اس سے بھی آگے بڑھا، خُدانے آپ کو اپنے ساتھ ایک کیا ہے۔ ہم یہ سچّائی مندرجہ ذیل ان تینوں آیات میں دیکھ سکتے ہیں:

"جب قصوروں کے سبب سے مردہ ہی تھے **تو ہم کو مسیح کے ساتھ زندہ کیا۔**" [افسیوں 2/5]

"**اور جو خُداوند کی صحبت میں رہتا ہے وہ اُس کے ساتھ ایک رُوح** ہوتا ہے۔"[1کرنتھیوں 6/17]

"اُس روز تُم جانو گے کہ **میں اپنے باپ میں ہُوں** اور **تُم مُجھ میں اور میں تُم میں۔**" [یوحنا 14/20]

خُدا کے ساتھ ایک ہونے یا "الٰہی طور پر جُڑنے "کا مطلب ہے کہ ہم دوبارہ کبھی بھی خُدا سے جدا نہیں ہو سکتے۔ دوسرے الفاظ میں، خُدا کے ساتھ ایک ہونے کا مطلب ہے کہ آپ اپنی نجات کبھی نہیں ہو سکتے اور جس دن آپ نے نجات حاصل کی تھی اُس دن سے آپ ہمیشہ کی زندگی میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس لیے عبرانیوں 13/5 کے دوسرے حصّہ میں خُدا کہتا ہے،

"میں تجھ سے ہر گز دست بردار نہ ہُوں گااور کبھی تجھے نہ چھوڑوں گا۔"

دھیان وگیان/غور وفکر کریں: افسیوں 2/5 ، 1 کرنتھیوں 6/17 اور یوحنا 14/20 پراپنی توجہ مرکوز کریں اوراگر آپ یہ مانتے ہیں کہ آپ اپنی نجات کھو سکتے ہیں تو اس سوال کے بارے میں سوچیں، "اگر خُود خُدا نے مجھے اپنے ساتھ ایک کیا ہے تو میں کیسے خُود کو اِس مِلاپ سے الگ کر سکتا ہوں؟"

خُدا سے بات چیت کریں: اگر آپ اپنی نجات کی ضمانت کے تعلق سے ذہنی اعتبار سے جدوجہد کر رہے ہیں تو خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کو قائل کرے تاکہ آپ حقیقی طور پر جان پائیں کہ آپ ایسا کچھ نہیں کر سکتے جس سے آپ اپنی نجات کھو سکیں یا خُدا سے دوبارہ جُدا ہو سکیں۔

خُدا کا اپنے آپ کو اور اپنی قوت کو آپ کے اندر رکھنے کا کیا نتیجہ ہے؟

نتیجہ:
خُدا کا اپنی زندگی اور قوت آپ کے اندر رکھنے اور نجات کے وقت آپ کے ساتھ ایک ہونے کا مطلب ہے کہ اب مزید زندگی بسر کرنے کا سرچشمہ آپ نہیں رہے خُدا خُود ہی آپ کا سرچشمہ بن چکا ہے، جس سے آپ زندگی بسر کرتے ہیں۔

آئیں صلیبی گناہ کے پہلو اور صلیبی زندگی کے پہلو کو ایک بار پھر سے دیکھتے ہیں۔

صلیب کے دو پہلو

اِنجیل کی بڑی خوشخبری یہ ہے کہ نجات حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ خُود خُدا آپ کے اندر آ گیا ہے تاکہ وہ آپ کی زندگی اور زندگی کا سرچشمہ ہو۔ اب آپ کو مزید اپنی زندگی کا سرچشمہ بننے کی یا زندگی کو بہترین بنانے کی کوشش نہیں کرنی۔

<u>مسیح آپ کی زندگی ہے یعنی وہ اپنی زندگی آپ کے ذریعے بسر کرنا چاہتا ہے۔</u>

پس جب مسیح خُود آپ کے اندر ہے تو وہ آپ کے اندر رہ کر "خاص" زندگی بسر کرنا چاہتا ہے اور یہ "خاص" زندگی صرف وہی بسر کر سکتا ہے۔

گلتیوں 2/20 کے پہلے حصّے میں پولس اس بات کی تصدیق کرتا ہے:

"میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہُوا ہُوں اور اب میں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔"

اس آیت میں پولس نے جو کہا اس بارے میں سوچیں جب وہ کہتا ہے "اب میں زندہ نہ رہا" تو اصل میں وہ کہہ رہا ہے کہ "خاص" مسیحی زندگی بسر کرنے کے لئے میں سرچشمہ نہیں ہو سکتا۔ یہ پولس کی تمام تر اَسناد، ذہانت اور قابلیت میں سب سے زیادہ حیرت انگیز ہے۔ وہ واضح طور پر جانتا ہے کہ ان چیزوں میں سے کوئی چیز بھی اُسے سرچشمہ ہونے کے قابل نہیں بناتی۔ تاہم، جب پالوس اقرار کرتا ہے کہ وہ خاص مسیحی زندگی بسر نہیں کر سکتا، تو وہ کہتا ہے "اب مسیح مجھ میں زندہ ہے۔" پولس جانتا ہے کہ خاص مسیحی زندگی بسر کرنے کے لئے لیے اُسے اصل میں مسیح کی ضرورت ہے۔

ممکن ہے کہ یہ خیال آپ کے لیے نیا ہو کہ مسیح اپنی زندگی آپ میں بسر کر رہا ہے۔ بالخصوص میرے لیے تو تیس سالوں تک اپنے طور پر کوشش کر کے ناکام ہونے کے بعد یہ ایک انقلابی خیال تھا۔ تاہم، جیسے کہ خُدا نے مجھے "مسیح مجھ میں زندگی بسر کر رہا ہے" کا عظیم ترین مکاشفہ دیا ہے، پس میں اب جان گیا ہُوں کہ میں خاص مسیحی زندگی بسر نہیں کر سکتا یہ صرف مسیح ہے جو خاص مسیحی زندگی بسر کر سکتا ہے۔

"خاص" مسیحی زندگی بسر کرنے کی کُنجی یہ ہے کہ مسیح خُود آپ میں اپنی زندگی بسر کرے۔

مجھے اُمید ہے کہ آپ اب خُداوند سے کہنا شروع کریں گے کہ وہ آپ کو اس اہم سچّائی کا گہرا مکاشفہ عطا کرے۔ اسباق کے باقی تمام حصّوں میں ہم سیکھیں گے کہ "مسیح ہم میں اپنی زندگی بسر کر رہا ہے" کا عملی طور پر کیا مطلب ہے۔

سوالات: کیا آپ اس سے پہلے کبھی اس سچّائی سے واقف تھے کہ مسیحی زندگی اس بارے میں ہے کہ مسیح آپ میں اپنی زندگی بسر کر رہا ہے؟
اس سچّائی نے مسیحی زندگی بسر کرنے کے بارے میں کہاں تک آپ کی سوچ کو بدلا ہے؟

دھیان وگیان/غور وفکر کریں: اس سچّائی پر توجہ کریں کہ آپ خاص مسیحی زندگی بسر نہیں کر سکتے، صرف مسیح کا اپنی زندگی آپ میں بسر کرنا آپ کی زندگی میں حقیقی تبدیلی کو پیدا کرتا ہے۔

خُدا سے بات چیت کریں: خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کو مکاشفہ دے تاکہ آپ سمجھیں کہ مسیح کا آپ میں اپنی زندگی بسر کرنے کا کیا مطلب ہے۔

پانچواں دِن

جب خُداوند آپ میں اپنی زندگی بسر کرے گا تو وہ آپ کی زندگی میں کون سا کام پُورا کرے گا؟

"ہو سکتا ہے آپ پوچھیں، "خُدا کے لئے اس سے کیا مراد ہے کہ وہ اپنی زندگی مجھ میں بسر کرتا ہے؟
اس سوال کے جوابی حصّہ میں یہ بات شامل ہے کہ اُس نے آپ کی زندگی میں کیا کرنے کے وعدے کیے ہیں۔ آئیں اُن وعدوں میں سے چند ایک کو دیکھتے ہیں۔

فتح: خُدا آپ کو گناہ کی طاقت، جسم، دُنیا اور شیطان کی طاقت پر تجرباتی فتح دے گا۔

"مگر خُدا کا شکر ہے جو ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے وسیلہ ہم کو **فتح** بخشتا ہے۔"
[1 کرنتھیوں 15/57]

آزادی: خُدا آپ کو جُھوٹے عقیدوں، گناہ سے بار بار شکست اور آپ کے اندر جاری جدوجہد سے آزادی دے گا۔

"**مسیح نے ہمیں آزاد رہنے کے لیے آزاد کیا ہے پس قائم رہو اور دوبارہ غلامی کے جُوئے میں نہ جُتو۔**" [گلتیوں 5/1]

شفا: خُدا آپ کو آپ کے ماضی اور حال کے زخموں سے شفا دے گا۔

"**وہ شِکستہ دلوں کو شفا دیتا ہے اور اُن کے زخم باندھتا ہے۔**"[زبور 147/3]

مہیّا کرنا: خُدا آپ کی ہر ضرورت کو پُورا کرنے کے لئے مہیّا کرے گا۔

"میرا خُدا اپنی دولت کے موافق جلال سے **مسیح یسوع میں** تمہاری **ہر ایک** اِحتیاج **رفع** کرے گا۔"[فلپیوں 4/19]

رشتہ: خُدا آپ سے شخصی اور گہرا رشتہ قائم کرے گا۔

"اور اُس نے اپنی مرضی کے **نیک ارادہ** کے موافق ہمیں اپنے لیے پیشتر سے مقرّر کیا کہ **یسوع مسیح کے وسیلہ سے اُس کے لے پالک بیٹے ہوں۔**" [افسیوں 1/5]

خُدا کا اپنی زندگی آپ میں بسر کرنے کے تعلق سے آپ کے لیے کچھ وعدے ہیں۔

خُدا جب اپنی زندگی آپ میں بسر کرتا ہے تو اِس کے نتیجے میں آپ خُدا کے وعدوں کا تجربہ کرتے ہیں۔

سوالات: کیا آپ خُدا کے وعدوں یعنی آزادی، فتح، شفا اور گہرے رشتے کا تجربہ کر رہے ہیں؟

دھیان و گیان/غور و فکر کریں: مذکورہ بالا درج وعدوں کی فہرست پر توجہ فرمائیں۔ اور آپ اُن وعدوں میں سے جو وعدہ اپنے لیے سب سے زیادہ ضروری سمجھتے ہیں اُس کا تجربہ کرنے کے متعلق سوچیں۔

خُدا سے بات چیت کریں: اگر آپ اُن وعدوں کو اُس حد تک تجربہ نہیں کر رہے جس حد تک آپ تجربہ کرنا چاہتے ہیں تو خُدا سے کہیں کہ وہ اُن وعدوں کا آپ کی زندگی میں حقیقی تجربہ عطا کرے۔

ایک اہم وعدہ: آپ کی روحانی منزل کی تکمیل۔

ایماندار ہونے کے ناطے آپ اور میں ایک روحانی منزل رکھتے ہیں۔ رومیوں 8/29، 2 کرنتھیوں 3/18، گلتیوں 4/19 میں ہمیں پتہ چلتا ہے کہ مسیحی ہونے کے ناطے ہماری ایک روحانی منزل ہے۔

"کیوں کہ جن کو اُس نے پہلے سے جانا اُن کو **پہلے سے مقرّر بھی کیا کہ اُس کے بیٹے کے ہم شکل ہوں** تا کہ وہ بہت سے بھائیوں میں پہلوٹھا ٹھہرے۔" [رومیوں 8/29]

"مگر جب ہم سب کے بے نِقاب چہروں سے خُداوند کا جلال اِس طرح مُنعکِس ہوتا ہے جس طرح آئینہ میں تو اُس خُداوند کے وسیلہ سے جو رُوح ہے ہم اُسی **جلالی صورت میں درجہ بدرجہ بدلتے جاتے ہیں۔**" [2 کرنتھیوں 3/18]

"اَے میرے بچّو، تمھاری طرف سے مجھے پھر جننے کے سے درد لگے ہیں۔ جب تک کہ **مسیح تم میں صورت نہ پکڑلے**۔" [گلتیوں 4/19]

ان تینوں آیات کی بنیاد پر، میں آپ کی روحانی منزل کی ایک سادہ سی تعریف بیان کرنا چاہتا ہُوں۔

آپ کی روحانی منزل:
مسیح کی جلالی صورت میں درجہ بدرجہ بدلتے جانا، مسیح کی طرح ہونا یعنی آپ کا مسیح کی طرح سوچنا، ایمان رکھنا، فیصلہ کرنا اور روّیہ رکھنا ہی آپ کی روحانی منزل ہے۔

کچھ دیر کے لیے اس بارے میں سوچیں، کہ آپ کی زندگی میں کیا مختلف ہو گا اگر خُدا آپ کا سوچنا، ایمان رکھنا، فیصلہ کرنا اور آپ کا روّیہ تبدیل کرکے مسیح کی مانند کردے؟ اس سے آپ کے دوسروں کے ساتھ پیش آنے میں اور آپ کے لیے حالات کا سامنا کرنے کے طریقے میں کیسی تبدیلی ہو گی۔

میرے سالوں کی خدمتی تجربہ سے مجھے معلوم ہُوا کہ بہت سے مسیحی یسوع مسیح کی مانند ہونے کی تبدیلی کا تجربہ نہیں کر رہے۔ میں یہ اچّھے سے سمجھ سکتا ہوں کیوں کہ اپنی زندگی کے پہلے 30 سالوں تک میں نے بھی کسی حقیقی تبدیلی کا کوئی تجربہ نہیں کیا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں خاص مسیحی زندگی کے بارے میں غلط ایمان رکھتے ہوئے زندگی بسر کر رہا تھا۔ کُنجی یہ ہے کہ جب تک آپ سچّائی سے واقف ہو کر اُس پر ایمان نہیں رکھیں تب تک آپ خاص مسیحی زندگی اور کسی بڑی تبدیلی کا حقیقی تجربہ نہیں کریں گے۔

<u>پس آپ خُدا کی معموری اور قوت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ آپ ایک عجیب تبدیلی کا تجربہ کر سکتے ہیں تا کہ آپ کی سوچ، ایمان اور روّیہ مسیح کی مانند ہو جائے۔</u>

<u>یادرکھیں</u>: یہ تبدیلی ایسی نہیں جو آپ مسیح کی زندگی سے ہٹ کر اپنے اندر خُود سے پیدا یا تجربہ کر سکیں۔ یا ایسا بھی نہیں کہ ہمیں مسیح کی نقل کرنی ہے یا اپنی ہی صلاحیت کی بنیاد پر مسیح کی مانند بننے کی کوشش کرنی ہے۔

<u>سوال</u>: اگر آپ مسیح کی مانند سوچیں، محسوس کریں، ایمان رکھیں، فیصلہ کریں اور روّیہ رکھیں گے تو آپ کی تبدیل شُدہ زندگی کیسی ہو گی؟

<u>دھیان و گیان/غور و فکر کریں</u>: رومیوں 12/2 اور 2 کرنتھیوں 3/18 پر توجہ کریں اور اس نُکتہ کے متعلق سوچیں کہ جیسے جیسے مسیح آپ میں اپنی زندگی بسر کرے گا وہ آپ کی سوچ، احساس، فیصلہ کرنے کی صلاحیت اور روّیے کو بدلتا جائے گا۔

<u>خُدا سے بات چیت کریں</u>: خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کی زندگی کے اُن حصّوں کو تبدیل کرے جہاں آپ تبدیلی کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔

<u>خُدا جب اپنے وعدے آپ میں پُورے کرے گا تو اُس کا نتیجہ کیا ہو گا؟</u>

جب وہ اپنی زندگی آپ میں بسر کرے گا تو اس کے نتیجہ میں آپ کثرت کی زندگی کا تجربہ کریں گے۔ اُس نے یوحنا 10/10 میں یہ وعدہ کیا ہے:

<u>"میں اِس لیے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔"</u>

آپ کیا سمجھتے ہیں یسوع کا کثرت کی زندگی کے متعلق کیا مطلب ہے؟ میں نہیں مانتا کہ اس کا مطلب "بیرونی کثرت" تھا، کیوں کہ یہ تو با آسانی سے چھینی جا سکتی ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ جس کثرت کی یسوع نے بات کی ہے وہ اندرونی کثرت ہو؟ کثرت کی زندگی کا مطلب بہتر طور پر سمجھنے کے لئے میں گزشتہ حصّہ میں مذکورہ وعدوں کی فہرست استعمال کرنا چاہتا ہُوں اور میں یہ ان سوالوں کی صُورت میں کروں گا۔

اگرآپ:

- گناہ، جسم، دُنیااور شیطان پر فتح پاکر زندگی بسر کر رہے ہوتے،
- گناہ کی طاقت کو شکست دے کر آزادی کا تجربہ کر رہے ہوتے،
- اپنے ماضی اور حال کے زخموں سے شفا پا رہے ہوتے،
- اپنی ضرورتوں کو پُورا ہوتے ہوئے تجربہ کر رہے ہوتے،
- اپنی سوچ، احساس، فیصلہ کرنے کی قابلیت اور روّیے میں تبدیلی کا تجربہ کر رہے ہوتے،
- خُدا کے ساتھ شخصی اور گہرے رشتے کا تجربہ کر رہے ہوتے،

تو کیا آپ اِسے کثرت کی زندگی کہیں گے؟

مجھے یقین ہے کہ میری طرح آپ بھی اِسے کثرت کی زندگی ہی کہیں گے اور اِسے بھی:

اگر مسیح آپ کی زندگی ہے اور مسیح کی زندگی کثرت کی زندگی ہے تو پھر مسیح کو اپنے اندر زندگی بسر کرنے کی اجازت دینا کثرت کی زندگی ہوئی اور اس طرح آپ آزادی، فتح، شفا، تبدیلی اور گہرے رشتے کے وعدوں کا تجربہ کریں گے۔

سوال: اگر کوئی آپ سے سوال کرے کہ کیا آپ آج کثرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں تو آپ کا جواب کیا ہو گا؟

ہم خُدا کے لئے نہیں بلکہ خُدا کے وسیلہ سے زندگی بسر کرتے ہیں۔

ہم نے یہ سیکھا ہے کہ سب کچھ اس بارے میں ہے کہ خُدا ہمارے اندر رہ کر اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ تاہم، ایک "عام" مسیحی زندگی بسر کرنے کے نتیجے میں، میرا یہ ماننا تھا کہ مجھے اپنی مسیحی زندگی خُدا کے لئے بسر کرنی تھی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ میں مانتا تھا کہ خُدا چاہتا ہے، میں بشارتی کام کروں، شاگرد وغیرہ بناؤں۔ کیا آپ کو بھی یہی سکھایا گیا ہے؟ سچّائی یہ ہے کہ آپ یہ نہیں کر سکتے۔ خُدا آپ سے توقع نہیں کرتا کہ آپ ایک "خاص" مسیحی زندگی بسر کریں جو کہ صرف مسیح ہی کر سکتا ہے۔ دُوسرے الفاظ میں یہ آپ پر اِنحصار نہیں ہے کہ آپ خُدا کے لیے کچھ کریں سچّائی یہ ہے کہ خُدا کو ہم سے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ کیوں کہ فلپیوں 1/6 کے مطابق خُدا خُود سب کچھ **پیدا کرنے والا** اور ہمارے لئے **مہیّا کرنے والا** ہے۔

"اور مجھے اِس بات کا بھروسا ہے کہ جس نے تم میں نیک کام شروع کیا ہے وہ اُسے یسوع مسیح کے دِن تک پُورا کر دے گا۔"

پس جب خُدا سب کچھ پیدا کرنے والا اور ہمارے لئے مہیّا کرنے والا ہے تو پھر ہم اُس کے لئے نہیں بلکہ اُس کے وسیلہ سے زندگی بسر کرتے ہیں۔

جُھوٹ:

ہمیں خُدا کے لیے زندگی بسر کرنی ہے کیوں کہ ہمیں اُس کے لیے کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔

سچ:

ہمیں خُدا کے وسیلہ سے زندگی بسر کرنی ہے کیوں کہ وہی ہمارا سرچشمہ ہے جس کے وسیلہ سے ہم زندگی بسر کرتے ہیں۔

سوالات: کیا آپ کا یہ ایمان ہے کہ خُدا چاہتا ہے کہ آپ اُس کے لیے کچھ کریں؟ آپ کے خیال میں اِس کا کیا مطلب ہے کہ خُدا آپ کا سرچشمہ ہے اور اُسی کے وسیلہ سے آپ کو زندگی بسر کرنی ہے؟ اگر آپ یہ ایمان رکھیں کہ آپ کو خُدا کے لیے زندگی بسر کرنے کی بجائے خُدا کے وسیلہ سے زندگی بسر کرنی ہے تو اِس ایمان سے آپ کی مسیحی زندگی کیسے تبدیل ہو سکتی ہے؟

خُداکااپنی زندگی آپ میں بسر کرنے کااصل نتیجہ:

خُداکااپنی زندگی آپ میں بسر کرنے کااصل نتیجہ سمجھنے کے لیے ہمیں سب سے پہلے افسیوں 1/5 میں انسان کے لئے خدا کے منصوبے کو سمجھنے کی ضرورت ہے:

"اوراُس نے اپنی مرضی کے نیک اِرادہ کے موافق ہمیں اپنے لیے پیشتر سے مقرّر کیا کہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے اُس کے لے پالک بیٹے ہوں۔"
[افسیوں 1/5]

خُداکالا تبدیل منصوبہ آپ کو اپنے قریب لانا تھا تاکہ آپ شخصی اور گہرے طور پر خُدا کے ساتھ ایک رشتے کا تجربہ کر سکیں۔

کیاآپ نے غور کیاکہ انسان خُداکے ساتھ "ایک رشتے" کے لئے تخلیق کیا گیا تھا۔آپ یقین کریں یا نہ کریں خُداآپ کے ساتھ ایک شخصی اور گہرا رشتہ رکھنا چاہتا ہے یہی وجہ ہے کہ خُدانے آپ سے ایک اٹُوٹ میل مِلاپ کیاہے۔ سچّائی یہ ہے کہ خُداکوآپ کے ساتھ رشتہ رکھنے کی "ضرورت" نہیں ہے۔تاہم،خُداآپ کے ساتھ ایک رشتہ رکھنا" چاہتا" ہے۔ آپ کے ساتھ گہرے رشتے کی خواہش کے پیچھے خُداکی تحریک اُس کی غیر مشروط محبّت ہے۔ہم یہ افسیوں 1/4 میں یہ دیکھتے ہیں:

"چُنانچہ اُس نے ہم کو بنایِ عالم سے پیشتر اُس میں چُن لیا تاکہ ہم اُس کے نزدیک محبّت میں پاک اور بے عَیب ہوں۔"

بائبل کے مطابق سچّائی یہ ہے کہ خُداآپ سے ازل سے محبت رکھتا ہے۔اِس کے متعلق ذراسوچیں! خُدابڑی شدّت سے اس وقت کااِنتظار کر رہا تھا کہ جب آپ پیدا ہُوں تاکہ وہ اپنی عظیم محبت آپ سے بانٹ سکے۔ میں چاہوں گا کہ آپ اِس سائنسی حقیقت کے بارے میں سوچیں۔ایک عورت جب حاملہ ہوتی ہے تو اُس میں تقریباً 500 ملین کی تعداد میں توّالدی مجموعے ہوتے ہیں اور اُن سب مجموعوں میں سے خُدانے آپ کو چُنا کہ آپ پیدا ہوں۔خُدانے نہ صرف اپنی زندگی آپ میں رکھی ہے تاکہ اپنے وعدے آپ کی زندگی میں حقیقی بنائے بلکہ اُس نے اپنی زندگی اِس لیے بھی آپ میں رکھی ہے تاکہ آپ اپنے لئے اُس کی عظیم محبّت اور اُس کے ساتھ ایک گہرے رشتے کا تجربہ بھی کر سکیں۔

<u>دھیان وگیان/غوروفکر کریں</u>: افسیوں 1/5 پر اور افسیوں 1/4 پر توجہ فرمائیں۔اِس سچّائی پر غور وفکر کریں کہ خُدانے آپ کو اس لیے تخلیق کیاتاکہ وہ آپ کے ساتھ ایک رشتہ رکھ سکے۔اِس حقیقت کے متعلق سوچیں کہ خُدانے آپ کو چُنا کہ آپ پیدا ہوں اور وہ آپ کے پیدا ہونے کااِنتظار کر رہا تھا تاکہ وہ آپ کو اپنی محبّت سے بھر سکے۔

<u>خُداسے بات چیت کریں</u>: اگر آپ کسی طرح سے بھی اپنے اور خُداکے درمیان رشتے کے تعلق سے جدوجہد کرتے ہیں تو خُداسے کہیں کہ وہ آپ میں اپنی غیر محدود اور اَزلی محبّت کی تصدیق کرے۔

جب میں نے پہلی بار یہ سچّائیاں سُنیں تو کیا ہُوا؟

4اکتوبر1998کو جب میں نے یہ سچّائی سُنی کہ مسیح مجھ میں میری زندگی ہے۔تب سے میرا ایک نیا سفر شروع ہُوا جس میں میں مسیح کو اجازت دیتا ہُوں کہ وہ مُجھ میں "خاص" مسیحی زندگی بسر کرے۔ نتیجہ کے طور پر،خُدانے میری سوچ، فیصلے اور روّیے کو بدلنے پر کام کرناشروع کر دیا۔ مسیح پر یہ بھروسا کرنے سے کہ مسیح مُجھ میں ہے میں احساسِ کمتری،خوف،غصّے اور خُود کو ناقابل سمجھنے کی مضبوط منفی سوچ سے آزاد ہو گیا۔اُس نے میری زندگی کو کچھ ایسا بدل دیا کہ میں نے خدمت میں جانے کے لیے اِنتہائی خُوشی محسوس کی تاکہ میں یہ سچّائیاں آپ جیسے مسیحیوں سے بانٹ سکوں جِنھیں اپنے مسیحی چال چلن سے بہت سی توقعات ہیں۔اِس نقطہءِ نظر کو بیان کے بعد آپ کے لئے میری دعا ہے کہ آپ رُوح اُلقدّس سے بات چیت کریں اور آپ مزید مکاشفات اور سمجھ حاصل کریں کہ مسیح کا آپ میں ہو کر "خاص" مسیحی زندگی بسر کرنے کا کیا مطلب ہے۔

"عام" مسیحی زندگی اور "خاص" مسیحی زندگی کا عمومی جائزہ:

"عام" مسیحی زندگی اور "خاص" مسیحی زندگی کا عمومی جائزہ اگلے صحفہ پر دیکھیں۔ ہم مطالعاتی طور پر آگے بڑھتے ہوئے اِس صفحے کا حوالہ دوبارہ لیں گے۔

سبق نمبر 1 کے مختصر نقاط:

- مسیح خُود ہی "خاص" مسیحی زندگی ہے۔[یوحنا 14/6]
- مسیح آپ کی زندگی ہے، اِس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے لیے زندگی بسر کرنے کا سرچشمہ خُود خُدا ہے۔ [اعمال 17/28]
- آدم اور حوّا کی گراوٹ سے پیشتر خُدا اُن کی زندگی اور زندگی بسر کرنے کا سرچشمہ تھا۔ [1 کرنتھیوں 1/30]
- آدم اور حوّا نے جب خُود مختار ہونے کا فیصلہ لے کر خُدا کی نافرمانی کی تو وہ گنہگار ہو گئے اور رُوحانی طور پر مر گئے۔ [رومیوں 5/12]
- آدم اور حوّا کی خُدا سے سرچشمہ کے طور پر جُدائی ہمیں میراث کے طور پر ملی ہے۔[رومیوں 5/12]
- خُدا نے نہ صرف ہمارے گناہوں کو مٹایا بلکہ اُس نے اپنی زندگی دوبارہ آدم میں ڈالی تاکہ آدم کی زندگی بسر کرنے کا سرچشمہ صرف خُدا ہی ہو۔ [افسیوں 1/7] [1یوحنا 5/12]
- خُدا کی زندگی اور قوّت ہمارے اندر رہے اور اُس کا یہ وعدہ ہے کہ وہ ہمیں تبدیل کرے گا۔ [2کرنتھیوں 3/18]
- اِس تبدیلی کے عمل میں خُدا کا کام یہ ہے کہ وہ اِس تبدیلی کی ابتداء کرے اور اِس کا سبب ہو۔ [فلپیوں 1/6]
- آپ کی تبدیلی کا اصل سبب خُدا کے ساتھ ایک شخصی اور گہرا رشتہ ہے۔ [افسیوں 1/5]

"عام" مسیحی زندگی اور "خاص" مسیحی زندگی میں فرق:

"خاص زندگی"

[مسیح ہمارا سرچشمہ ہے اُس کے وسیلہ سے زندگی بسر کرنا۔]

مُنحصِر زندگی

مسیحی زندگی مسیح ہے۔

خُداکوزندگی بسر کرنے کا سرچشمہ مانتے ہوئے ہر لمحہ اُسی پر منحصر ہو کر مسیحی زندگی بسر کرنا۔
خاص مسیحی زندگی خُود مسیح ہے۔[یوحنا 14/6] [فلپیوں 1/21]

مسیحی زندگی بسر کرنے کا سرچشمہ خُدا ہے۔

آپ خُدا کی زندگی اور قُوّت کے سرچشمہ سے مسیحی زندگی بسر کرتے ہیں۔
[یوحنا 14/6] (اعمال 17/28]

خُدا کے وسیلہ سے زندگی بسر کرنا۔

مسیح پر بھروسا کرنا کہ وہ آپ میں اور آپ کے ذریعہ سے اپنی زندگی بسر کرے۔
[گلتیوں 2/20]

خُدا کی طرف سے پیدا کی گئی تبدیلی۔

سرچشمہ یعنی خُدا پر اِنحصار کرنا تا کہ فتح، آزادی، شفا اور تبدیلی پیدا ہو۔ [1کرنتھیوں 1/30]

خُدا پر ایمان رکھنا۔

صرف خُدا پر ایمان رکھنے کے نتیجے میں ہی اُس کی زندگی اور قوت بہتی ہے اور وہ آپ کو مسیح کی مانند بدلتی جاتی ہے۔ [افسیوں 20-1/19] [عبرانیوں 11/6]

"عام مسیحی زندگی"

[خُود کو سرچشمہ مان کر زندگی بسر کرنا]

[خُود مختار زندگی]

عام مسیحی زندگی کام کرتے رہنے والی زندگی ہے۔

عام مسیحی زندگی اُصولوں کے ڈھیر کی پیروی کرنا یا تقاضوں کی ایک لمبی فہرست کو پُورا کرنا ہے۔

عام مسیحی زندگی بسر کرنے کے لئے آپ سرچشمہ ہیں۔

یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ خُدا کی مدد کے ساتھ اپنی طاقت اور اپنی صلاحیت سے عام مسیحی زندگی بسر کریں۔

خُدا کے لیے زندگی بسر کرنا۔

اپنی قُوّت سے خُدا کو خوش کرنے کی کوشش کرنا اور خُدا سے
(محبّت، قبولیت۔۔۔۔۔) کما کر حاصل کرنا۔

خُدا کی مدد سے خُود کو بدلنا۔

اپنی کوشش اور خُدا کی مدد سے فتح، آزادی، شفا اور تبدیلی حاصل کرنا۔

خُدا کی مدد کے ساتھ خُود پر ایمان رکھنا۔

اپنی عقلمندی، صلاحیت، ذاتی نظم وضبط، اپنی مرضی کی قُوّت پر ایمان رکھتے ہوئے خُدا کی مدد کے ساتھ مسیحی زندگی بسر کرنا۔

نتائج:

آزادی، فتح، شفا۔ (گلتیوں 5/1] [کرنتھیوں 15/57]
[زبور147/3]

پُورے طور پر خُدا پراِنحِصار کرنا۔ [یوحنا 15/5]

خُدا کے ساتھ گہری محبّت۔ [فلپیوں 3/8]

مسیح کی مانند بنتے جانا۔ [2کرنتھیوں 3/18] [رومیوں 8/29]

کثرت کی زندگی۔ [یوحنا 10/10]

نتائج:

مزید جسمانیت، گناہ، مایوسی، شکست اِور زخم، اُداسی یا مسیحی زندگی سے کسی دوسری جانب چلنا یا زندگی کو بہتر بنانے کے لئے پُر زور کوشش ِکرنا لیکن کچھ بھی تبدیل نہ ہونا۔

آپ ہی اپنی کمی کو پُورا کرنے والی زندگی کو بسر کرنے کا عمل جاری رکھنا، اپنے آپ کو زخمی کرنا، لڑنا اور ویسی ہی حالت یا حالت کا مزید بِگڑ جانا۔

سبق نمبر 2

اپنی زندگی آپ میں بسر کرنے کے لئے خُدا کا اور آپ کا کردار

پہلا دِن

سبق نمبر 2 کا عمومی جائزہ:

- خُدا جب اپنی زندگی آپ میں بسر کرتا ہے تو اِس میں خُدا کا کیا کردار ہے۔
- خُدا جب اپنی زندگی آپ میں بسر کرتا ہے تو اِس میں آپ کا کیا کردار ہے۔
- ہم جانیں گے کہ یسوع نے اپنے باپ کے ساتھ رشتے میں کیسے زندگی بسر کی تھی۔
- ہم خُدا پر اِنحصار کرنے کے لئے کیوں جدوجہد کرتے ہیں۔
- ہم کیوں خُدا کے بغیر، خُود مختار ہو کر زندگی بسر نہیں کر سکتے۔
- لفظ ایمان کے چار مطالب۔
- ہمارے ایمان کے دو مقاصد۔
- ہم کیوں ایمان کے ساتھ جدوجہد کرتے ہیں۔

تعارف:

مجھے اُمید ہے کہ سبق نمبر 1 میں آپ نے اپنی خاص مسیحی زندگی کی سچّائی کو سمجھا ہے اور یہ بھی کہ خُدا اپنی زندگی آپ میں بسر کرنا چاہتا ہے۔ اس سبق میں ہم سیکھیں گے کہ خُدا اگر اپنی زندگی آپ کے اندر رہ کر بسر کرنا چاہتا ہے تو اِس کے لیے خُدا کا اور آپ کا کیا کردار ہے۔

خُدا اپنی زندگی ہم میں بسر کرنے کے لیے کیا کردار ادا کرتا ہے؟

یہ مطالعہ سبق کا ایک اہم حصّہ ہے کیوں کہ بہت سے مسیحی نہیں سمجھتے کہ اگر خُدا اپنی زندگی اُن میں بسر کرنا چاہتا ہے تو اِس زندگی کو بسر کرنے میں خُدا کا اور مسیحیوں کا اپنا کردار کیا ہے۔ تاہم، میں چاہتا ہُوں کہ ہم یہ دیکھیں کہ خُدا کا اپنی زندگی ہم میں بسر کرنے کے حوالے سے بائبل خُدا کے کردار کے متعلق کیا کہتی ہے اور اِس کے بعد ہم دیکھیں گے کہ ایک ایماندار کا کردار کیا ہے۔

خُدا اپنے وعدوں کا آغاز کرنے والا اور آپ کو اُن وعدوں کا حقیقی تجربہ دے کر آپ کی زندگی کو متاثر کرنے والا ہے۔

"اور مجھے اِس بات کا بھروسا ہے کہ **جس نے تم میں نیک کام شروع کیا ہے وہ اُسے یسوع مسیح کے دِن تک پُورا کر دے گا**۔" [فلپیوں 1/6]

اس آیت کے پہلے حصّہ میں پولس آپ کو کیا بتا رہا ہے؟ وہ بتا رہا ہے کہ خُدا خُود وہ کام شروع کرتا ہے جو کام وہ آپ میں مکمل کرنا چاہتا ہے۔ خُدا وہ کام آپ کی نجات سے ہی شروع کر دیتا ہے۔ خُدا باپ نے اِنسان کے گناہوں کے لئے یسُوع کو مرنے کے لیے بھیج کر یہ کام مکمل کیا ہے۔ تاہم، خُدا صرف آپ کو بچاتا ہی نہیں ہے بلکہ وہ اِس سے اَور بھی زیادہ بڑھ کر وعدے کرتا ہے۔ فلپیوں 1/6 کے دوسرے حصّہ کو دیکھیں۔

"اور مجھے اِس بات کا بھروسا ہے کہ **جس نے تم میں نیک کام شروع کیا ہے وہ اُسے یسوع مسیح کے دِن تک پُورا کر دے گا**۔" [فلپیوں 1/6]

فلپیوں 1/6 کے دوسرے حصّہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ خُدا نہ صرف کام کا آغاز کرتا ہے بلکہ وہ کام کو انجام تک بھی پہنچائے گا اور یہ کام آپ کی نجات کے وقت سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ یہ آیت ہم پر عیاں کرتی ہے کہ :

آپ کی زندگی میں حقیقی تبدیلی کا آغاز کرنے والا، باعث بننے والا اور آپ کی زندگی کو مثبت طور پر متاثر کرنے والا خُدا ہی ہے۔

غلط ایمان یہ ہے کہ ہماری زندگیوں میں ہم ہی حقیقی تبدیلی کا آغاز کرنے والے، باعث بننے والے یا اپنی زندگی کو مثبت طور پر متاثر کرنے والے ہیں۔ دُوسرے الفاظ میں، اگر کوئی تبدیلی پیدا کرنی ہے تو یہ آپ پر منحصر ہے اور آپ نے خُدا کی مدد کے ساتھ خُود کو تبدیل کرنا ہے۔ اِس طرح کے غلط اور بے بنیاد ایمان کے نتیجے میں بہت سے ایماندار اپنی مسیحی زندگی کو بسر کرنے میں شکست کھا چکے ہیں یا اِس زندگی کو بسر کرنے کے لیے شدید جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔ سچّائی یہ ہے کہ جب خُدا کے وعدوں کو پُورا کرنے کی بات آتی ہے تو یہ صرف خُدا ہی ہے جو اپنے وعدوں کو پُورا کر کے ہماری زندگیوں میں تبدیلی کا باعث بنتا ہے۔ اِسی بات کو دُوسری طرح سے یُوں کہا جائے گا کہ خُدا آپ کے لئے اپنے وعدوں کو پُورا کرنے کا ذِمہ دار ہے۔

کونسی ایسی چند ایک چیزیں ہیں جو خُدا آپ میں تبدیل کرنا چاہتا ہے، خُدا چاہتا ہے کہ :

- خُدا چاہتا ہے کہ ہم ابلیس کے مضبوط قلعوں سے جن پر ہم خُود سے غالب نہیں آ سکتے، آزاد ہوں۔ [گلتیوں 5/1]
- خُدا آپ کو آپ کے ماضی اور حال کے زخموں سے شفا دینا چاہتا ہے۔ [زبور 147/3]
- خُدا آپ کی احتیاج کو رفع کرنا چاہتا ہے۔ [فلپیوں 4/19]
- خُدا آپ کے لیے گناہ، دُنیا، جسم اور شیطان پر آپ کی فتح بننا چاہتا ہے۔ [1 کرنتھیوں 15/57]
- خُدا آپ کی زندگی بدلنا چاہتا ہے تا کہ آپ مسیح جیسی خصوصیات کا تجربہ کر سکیں۔ [2 کرنتھیوں 3/18]
- خُدا آپ کو اپنے ساتھ ایک گہرے رشتے میں رکھنا چاہتا ہے۔ [افسیوں 1/5]

اگلی تصویر میں سکھایا گیا ہے کہ ہمیں باطنی زندگی یعنی خُدا کی زندگی بسر کرنی ہے تا کہ خُدا اپنے وعدوں کو ہمارے ذہنوں میں تازہ کرے اور فتح اور آزادی وغیرہ کا باعث بنے۔

باطن سے زندگی بسر کرنا

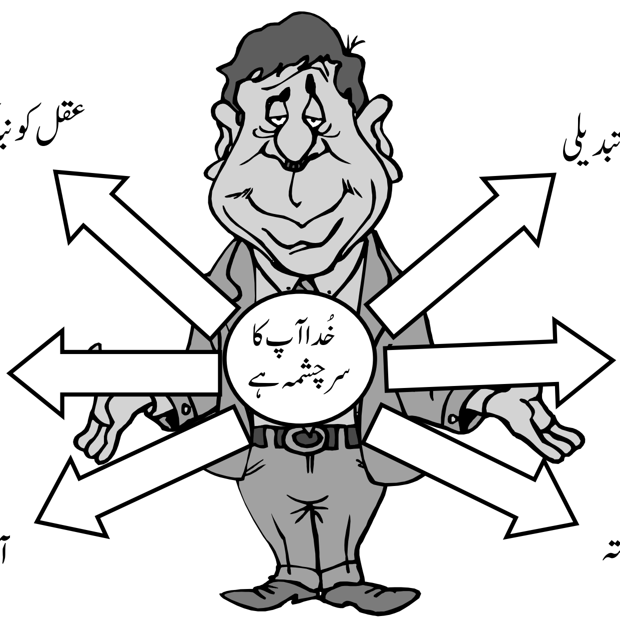

سوال: مذکورہ بالا فہرست میں کون سی ایسی چیزیں ہیں جنھیں آپ سب سے زیادہ تجربہ کرنے کے خواہشمند ہیں؟

خُدا سے بات چیت کریں: خُدا سے کہیں کہ وہ ساری چیزیں پُوری کرنا شروع کرے۔

ایک اور نکتہ جس پر میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہُوں وہ یہ ہے کہ میں نے بہت سے ایمان داروں کو یہ سوال پوچھتے ہوئے سنا ہے کہ، کیا خُدا سچ میں میری زندگی کو تبدیل کرنا چاہتا ہے؟ دوبارہ فلپیوں 1/6 کو دیکھیں، کیوں کہ یہاں بالکل واضح کر دیا گیا ہے کہ آپ کی نجات پر یہ خُدا ہے جو کام کا آغاز کرتا ہے اور وہی آپ کو تبدیل کرنے کا عمل جاری رکھتا ہے۔

"اور مجھے اِس بات کا بھروسا ہے کہ جس نے تم میں نیک کام شروع کیا ہے وہ اُسے یسوع مسیح کے دِن تک پُورا کر دے گا۔" [فلپیوں1/6]

بہت سے مسیحی لوگوں کے بارے میں سچ ہے کہ وہ یہ تو جانتے ہیں کہ خُدا اِنسان کی زندگی میں کام کرنا چاہتا ہے لیکن یہ اِنسان کی اپنی مرضی ہے جو خُدا کو اِجازت نہیں دیتا کہ خُدا اُس کی زندگی میں کام کرے۔

سوالات: کیا آپ یہ ایمان رکھتے تھے کہ اپنی زندگی کو بدلنا آپ پر منحصر ہے؟ اب اگر آپ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ آپ کی زندگی میں تبدیلی کا باعث خُدا ہے تو اِس ایمان سے آپ کی مسیحی زندگی پر کیا اثر پڑے گا؟

دھیان و گیان/غور و فکر کریں: فلپیوں 1/6 پر توجہ فرمائیں۔ ایسے خُدا کے بارے میں سوچیں جو یہ مضبوط اِرادہ رکھتا ہے کہ وہ آپ کی زندگی کو مکمل طور پر بدل دے۔

خُدا سے بات چیت کریں: اگر آپ اِس حوالے سے پُر یقین نہیں کہ خُدا آپ کی زندگی بدل سکتا ہے یا وہ ایسا کرنا چاہتا ہے یا نہیں، تو خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کو قائل کرے تاکہ آپ جان سکیں کہ وہ آپ کے لئے آپ کی سوچ سے بھی زیادہ کرنا چاہتا ہے۔

خُداکے بغیر، جواپنے کام کو شروع کرنے والااور پیدا کرنے والاہے، آپ کبھی بھی کسی اہم تبدیلی کا تجربہ نہیں کر پائیں گے۔

انگور کی بیل کے ساتھ ڈالی کا تعلق آپ کے کردار کو ظاہر کرتا ہے۔

حتّٰی کہ آپ کی زندگی میں تبدیلی کا باعث خُدا ہے پھر بھی آپ ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں جس سے خُدا آپ میں اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ آپ کے کردار کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے آئیں یوحنا 15/5 پر غور کرتے ہیں۔

"میں انگور کا حقیقی درخت ہُوں تُم ڈالیاں ہو۔ جو مُجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اُس میں وہی بہت پھل لاتا ہے۔"
[یوحنا 15/5]

یسوع یہاں کہہ رہا ہے کہ جیسے ایک طبعی ڈالی اپنی زندگی کے لیے مکمل طور پر پر انگور کی بیل پر اِنحصار ہے ویسے ہی آپ رُوحانی ڈالیاں ہیں اور آپ کو اِسی طرح سے تخلیق کیا گیا ہے کہ آپ اپنی زندگی کے لیے مکمل طور پر رُوحانی انگور کی بیل یعنی خُدا پر اِنحِصار کریں۔

اصل میں "اِنحِصار" کے لیے استعمال ہونے والا دُوسرا لفظ [abide – قائم] ہے۔

اِس نُکتہ پر آ کر اِس اہم سچّائی کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔

اہم سچّائی:
خُدا نے اِنسان کو بنایا تا کہ وہ خُدا پر اِنحِصار کرے، اِبتداء سے ہی آپ کے لئے خُدا کا یہی منصوبہ تھا کہ آپ صرف اُسی پر اِنحِصار کریں۔

کلیدی لفظ "منصوبہ" ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ ہم نے سبق نمبر 1 میں سیکھا تھا کہ ابتداء سے ہی آدم اور حوّا کے لیے خُدا کا منصوبہ یہ تھا کہ وہ دونوں اپنی ہر ضرورت کے لئے مکمل طور پر خُدا پر اِنحِصار کریں۔ خُدا کا منصوبہ بدل نہیں گیا۔ آپ بھی اِسی طرح بنائے گئے ہیں کہ آپ مکمل طور پر خُدا پر اِنحِصار کرتے ہُوئے زندگی بسر کریں۔ کیا اس سے یہ صاف واضح نہیں ہو جاتا کہ اگر خُدا ہمارا سر چشمہ ہے تو ہم نے اپنا کرداریُوں ادا کرنا ہے کہ ہم اُس پر اِنحِصار کریں۔ اسی لیے یسوع مسیح نے ڈالی جو انگور کی بیل پر اِنحِصار کرتی ہے کی بہترین مثال پیش کی ہے۔

تاہم، مسیح کا اپنی زندگی آپ میں بسر کرنے کے لئے خُدا کا یہی منصوبہ ہے:

ہم اِس ایمان کے ساتھ زندگی بسر کریں کہ خُدا ہمارا سر چشمہ ہے اور مکمل طور پر خُدا پر اِنحِصار کریں۔

نوٹ: یوحنا 15/5 میں "پھل لانے" سے مراد "پھل پیدا کرنا" ہر گز نہیں ہے۔ لفظ پھل لانے کا مطلب "اُٹھانا یا تھامے رکھنا" ہے۔ اہم نُکتہ یہاں یہ ہے کہ ڈالی پھل پیدا نہیں کرتی اور نہ وہ کر سکتی ہے۔ انگور کی بیل پھل پیدا کرنے کا سر چشمہ ہے جبکہ ڈالی اس پیدا کیے گئے پھل کو نمائندہ کے طور پر ظاہر کرنے کا کام کرتی ہے۔

کلیدی نُکتہ:
جب آپ خُدا پر اِنحِصار کرتے ہُوئے چلتے ہیں کہ وہ آپ کا سر چشمہ ہے تو وہ شفا، فتح اور آزادی۔۔۔۔ کے وعدوں کو آپ میں پیدا کرتا ہے۔
وہ آپ کو مسیح کی مانند بناتا ہے اور آپ کی رُوحانی منزل کو پُورا کرتا ہے۔

سولات: کیاآپ کا یہ ایمان تھا کہ پھل پیدا کرنا آپ کا کام ہے؟ اگر ہاں، تو پھر اگر آپ یہ ایمان رکھیں کہ آپ کا کام خُدا پراِنحصار کرنا ہے اور خُدا کا کام آپ میں پھل پیدا کرنا ہے تو اس ایمان سے آپ کی مسیحی زندگی میں کیا تبدیلی ہو گی؟ خُود مختار ہونا اُس سے کیسے مختلف ہے جو ہماری ثقافت ہمیں سکھاتی ہے؟

دھیان و گیان/غور و فکر کریں: میں جانتا ہُوں کہ یوحنا 15/5 ایک بہت ہی مشہورِ زمانہ آیت ہے اور بعض مسیحی اِس آیت کی حقیقت اور گہرائی جانے بغیر ہی اِس پر زور دیتے ہیں لیکن وہ ناواقف ہیں کہ یسُوع نے یہاں کیا کہا ہے۔ تاہم، اِس آیت پر توجہ دیں اور غور و فکر کریں۔

خُدا سے بات چیت کریں: خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کو ڈالی اور انگور کی بیل کے درمیانی تعلق کی رُوحانی سمجھ عطا کرے کیوں کہ اِس کا تعلق آپ کا خُدا پراِنحصار کرنے سے ہے۔

دُوسرا دِن

اِنحصار کرنے کے متعلق بہتر سمجھ حاصل کرنے کے لیے آئیں دیکھیں کہ مسیح نے کیسے زندگی بسر کی؟

ممکن ہے کہ اب آپ اِس مقام پر آ کر یہ سوچ رہے ہوں کہ اِنحصار کرنے کا کیا مطلب ہے۔ اِنحصار کرنے کے متعلق مکمل سمجھ حاصل کرنے کے لیے، آئیں دیکھیں کہ مسیح نے زمین پر رہتے ہوئے کیسے زندگی بسر کی تھی۔ سب سے پہلے ہمیں یسوع مسیح کو اِنسان اور خُدا کے طور پر سمجھنا ہو گا اور پھر مسیح کی اُلوہیت کو ایک طرف رکھ کے اُس کی اِنسانیت یا اُسے صرف اِنسان کے طور پر سمجھنا ہو گا۔ یہ ہم فلپیوں 7-2/6 میں دیکھتے ہیں۔

"اُس نے اگرچہ خُدا کی صُورت پر تھا خُدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا۔ بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادِم کی صُورت اِختیار کی اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا۔" [فلپیوں 7-2/6]

اِس کا ہرگز مطلب یہ نہیں کہ یسوع مسیح جب زمین پر تھا تو کسی ایک وقت وہ مکمل طور پر خُدا نہیں تھا۔ اِس آیت کا اصل مطلب یہ ہے کہ یسوع مسیح نے اپنے باپ کے ساتھ برابر ہونے والے سارے حقوق ایک طرف کر دیے تاکہ وہ ایک اِنسان کی طرح زندگی بسر کر سکے تو پھر یسوع مسیح نے اِنسان ہوتے ہوئے اپنے باپ کے ساتھ رشتے میں کیسے زندگی بسر کی؟

آئیں 3 ایسے بائبلی حوالوں کو دیکھتے ہیں جو یسوع اور باپ کے رشتے کو بیان کرتے ہیں:

"پس یسوع نے اُن سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہُوں کہ بیٹا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا سِوا اُس کے جو باپ کو کرتے دیکھتا ہے کیوں کہ جن کاموں کو وہ کرتا ہے اُنھیں بیٹا بھی اُسی طرح کرتا ہے۔" [یوحنا 5/19]

"میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا۔ جیسا سُنتا ہُوں عدالت کرتا ہُوں اور میری عدالت راست ہے کیوں کہ میں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہُوں۔" [یوحنا 5/30]

"پس یسوع نے کہا کہ جب تم ابنِ آدم کو اونچے پر چڑھاؤ گے تو جانو گے کہ میں وہی ہُوں اور اپنی طرف سے کچھ نہیں کرتا بلکہ جس طرح باپ نے مجھے سکھایا اُسی طرح یہ باتیں کہتا ہُوں۔" [یوحنا 8/28]

اِن تمام آیات میں ایک ہی بات جو بار بار نظر آ رہی ہے وہ یہ ہے کہ یسوع نے کہا، میں باپ سے جُدا ہو کر کچھ نہیں کر سکتا۔ دُوسرے الفاظ میں، یسوع جب زمین پر زندگی بسر کر رہا تھا تو وہ ہر ایک لمحہ باپ کو سرچشمہ مانتے ہوئے اُس پراِنحصار کر رہا تھا۔ اب اِس کا کیا مطلب ہے کہ یسوع، باپ کو سرچشمہ مانتے ہوئے زندگی بسر کر رہا تھا؟

اِس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع اپنی زندگی اور قُوت سے کام نہیں کر رہا تھا بلکہ وہ باپ کی زندگی اور قُوت سے کام کر رہا تھا۔

کیا اِس کا مطلب یہ ہُوا کہ یسوع جب زمین پر تھا تو اُس نے جو کچھ مکمل کیا وہ یسوع نے نہیں بلکہ باپ نے مکمل کیا تھا؟ ہمیں اِس کا جواب یوحنا 14/10 میں ملتا ہے۔ یسُوع نے کہا:

"کیا تُو یقین نہیں کرتا کہ میں باپ ہُوں اور باپ مجھ میں ہے؟ یہ باتیں جو میں تم سے کہتا ہُوں اپنی طرف سے نہیں کہتا لیکن باپ مجھ میں رہ کر کام کرتا ہے۔"[یوحنا14/10]

اس آیت سے ہمیں یہ معلوم ہُوا کہ یسوع نے جب لنگڑوں کو شفا دی، اندھوں کو بینائی دی، مردہ لعزر کو زندہ کیا تو وہ یہ سب کچھ باپ کی زندگی اور قوت کے وسیلہ سے کر رہا تھا۔ دُوسرے الفاظ میں، یسوع، باپ پر اِنحصار کرتے ہُوئے زندگی بسر کر رہا تھا۔ جس کے نتیجہ میں باپ نے یسوع کے وسیلہ سے معجزے پیدا کیے۔ یسوع کی زندگی میں اُس کا باپ کے ساتھ رشتہ ،ڈالی اور انگور کی بیل کا ایک بہترین نمونہ تھا۔

اگر یسوع نے اپنے باپ کی زندگی اور قُوت پر اِنحصار کرنے کے وسیلہ سے معجزے دکھائے تو کیا ہو گا اگر آپ بھی خُدا باپ پر اِنحصار کریں اور بالکل ویسی ہی زندگی اور قُوت جو یسوع میں تھی آپ میں ہو؟

یہ بیان مندرجہ ذیل سوال کی طرف راہنمائی کرتا ہے:

اگر یسوع نے ایک اِنسان کے طور پر باپ کو اپنا سرچشمہ مانتے ہوئے مکمل طور پر اُس پر اِنحصار کرتے ہُوئے زندگی بسر کی تھی، جس کے نتیجے میں باپ نے اپنی زندگی یسوع میں اور یسوع کے ذریعے بسر کی تو پھر ہمیں کیسے زندگی بسر کرنی چاہیے؟

کُلیدی نُکتہ: یسوع صرف ہمارے گناہوں کے لئے مرنے نہیں آیا تھا بلکہ وہ یہ بھی دِکھانے آیا تھا کہ زندگی کیسے بسر کرنی ہے۔

سوال: گزشتہ سبق میں ہم نے خُدا کے فتح، آزادی، شفا اور تبدیلی کے وعدوں کا ذکر کیا تھا تو کیا آپ کا یہ ایمان ہے کہ اگر آپ خُدا پر اِنحصار کرتے ہُوئے زندگی بسر کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو خُدا آپ کی زندگی میں وہ سب وعدے پورے کرے گا؟

دھیان و گیان/غور و فکر کریں: ہم نے یوحنا کی اِنجیل میں سے جو تین حوالے پڑھے اُن حوالوں پر غور کریں۔ اور اس سوال کے متعلق سوچیں: "اگر یسوع نے ہمارے لئے نمونہ کے طور پر پُوری طرح سے باپ کی زندگی اور قوت پر اِنحصار کرتے ہُوئے زندگی بسر کی تھی تو خُدا ہم سے کس طرح سے زندگی بسر کرنے کی توقع رکھتا ہے؟"

خُدا سے بات چیت کریں: ممکن ہے کہ آپ اب تک نہ سمجھیں ہوں کہ یسوع اور باپ کے رشتے کا آپ کے اور خُدا کے رشتے کے ساتھ کیا میل جول ہے۔ تاہم، خُدا سے کہیں وہ آپ پر ظاہر کرے کہ یسوع اور باپ کے ساتھ رشتے کا آپ کی روزمرہ کی زندگی کے ساتھ کیا تعلق ہے۔

ہم خُدا پر اِنحصار کرنے کے لئے جدوجہد کیوں کرتے ہیں؟

جب میں نے اپنا نیا سفر شروع کیا تاکہ مسیح اپنی زندگی مُجھ میں بسر کرے۔ تب میں مکمل طور پر خُدا پر اِنحصار کرنے کے لیے جدوجہد کرتا تھا۔ بہت سے مسیحیوں میں خدمت کرنے کے بعد مجھے پتا چلا کہ ہم سب خُدا پر اِنحصار کرنے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔ لیکن کیوں؟ میں آپ کو تین ایسی عام وجوہات بتانا چاہتا ہُوں جو ہمارے لیے خُدا پر اِنحصار کرنے میں جدوجہد کا سبب بنتی ہیں۔

1: دُنیا کہتی ہے کہ آپ کو خُود مختار ہونا ہے۔

خُدا پرِانحِصار کرنے کے لئے ہماری جدوجہد کا حصّہ یہ دُنیا بھی ہے جو چِلاتی ہے "خُود مختار بنو، خُود کفیل بنو یا خُود پرِانحِصار کرو۔" ہم اس قدر مغلوب ہو چکے ہیں اور دُنیا کے خُود مختاری پر مبنی پیغامات نے ہمارے ذہنوں کو اس قدر منفی طور پر متاثر کیا ہے کہ جب خُدا پرِانحِصار کر کے زندگی بسر کرنے کی بات آتی ہے تو ہم شدید جدوجہد/کوشش/محنت کرتے ہیں۔

2: دُنیا یہ پیغام بھی دیتی ہے کہ کسی پرِانحِصار کرنا کمزور ہونے کے مترادِف ہے۔

دُنیا صرف "خُود مختاری" ہی نہیں چِلاتی بلکہ وہ یہ پیغام بھی دیتی ہے، "اِنحِصار کرنا" "کمزور" ہونے کے مترادِف ہے۔ پس یہ الفاظ سُننا اور کمزور کہلایا جانا کسی کو بھی پسند نہیں [بالخصوص مرد حضرات] تو وہ پھر اپنی خُود مختاری سے مضبوط ہونے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ آپ کی معلومات کے لیے بتاؤں کہ: اِنحِصار کرنا، کمزور ہونے کے مترادِف نہیں ہے۔ جو ایسا مانتے ہیں وہ ایک جُھوٹ پر ایمان رکھتے ہیں۔

3: انسان کے اندر ایک ایسا انسانی حصّہ ہے جو اُسے خُدا پرِانحِصار کرنے سے روکتا ہے۔ [جسمانیت- The flesh]

نجات حاصل کرنے سے پیشتر ہم خُدا پرِانحِصار کئے بغیر زندگی بسر کر رہے تھے۔ تاہم، جب ہم سیکھتے ہیں کہ مسیحی زندگی خُدا پرِانحِصار کرنے کے بارے میں ہے تو ہمارے اندر کچھ ایسا ہے جسے "جسمانیت" کہتے ہیں۔ [دیکھئے، رومیوں 7/18] اور وہ ہمیں خُدا پرِانحِصار کرنے سے روکتی ہے۔ ہماری جسمانیت کچھ یُوں کہتی ہے۔
"زندگی بسر کرنے کے لیے مجھے خُدا کی ضرورت نہیں کیوں کہ میں اپنی زندگی خُود ہی بسر کر سکتا ہُوں۔"

ہمیں خُدا پرِانحِصار کرنے سے روکنے والی وجوہات میں سے نمبر 1 وجہ جسمانیت سے زندگی بسر کرنا ہے۔

ہم سبق نمبر 4 میں جسمانیت کے متعلق مزید بات چیت کریں گے لیکن یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ ہم میں ایک ایسا حصّہ ہے جو ہمیشہ ہمیں خُدا پرِانحِصار کرنے سے روکتا ہے۔

سچّائی یہ ہے کہ انسان کو خُدا کے بغیر خُود مختار ہو کر زندگی بسر کرنے کے لیے نہیں بنایا گیا تھا۔

آئیں یوحنا 15/5 کے آخری چند الفاظ کو دوبارہ دیکھیں۔ جہاں یسوع نے کہا:

"تم مُجھ سے جُدا ہو کر کچھ نہیں کر سکتے۔"

میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہُوں۔ "جب ایک ڈالی انگور کی بیل سے جُدا/الگ ہو جاتی ہے تو اُس کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟" وہ مرنا شروع ہو جاتی ہے کیوں کہ وہ ڈالی اب اُس بیل پر مُنحصِر نہ رہی اور نہ ہی اب اُس ڈالی میں بیل سے ملنے والی زندگی موجود ہے۔ آپ جو رُوحانی ڈالیاں ہیں اگر مسیح سے جُدا ہو کر خُود مختار زندگی بسر کرنے کی کوشش کرنے کا فیصلہ کریں گے تو پھر آپ کیا توقع کر سکتے ہیں؟
یسُوع نے جب یہ کہا کہ، "تم مُجھ سے جُدا ہو کر کچھ نہیں کر سکتے" تو یسوع کا اِس سے کیا مطلب تھا؟ یوحنا 15/5 کا یہ حصّہ بہت سے مسیحیوں کے لیے ایک مشکل پیدا کرتا ہے۔ کیوں؟ کیوں کہ انسان تو خُدا سے جُدا رہ کر بھی بہت سے کام کر سکتا ہے۔ جیسے کہ ہم سبق نمبر 1 میں بات کر چکے ہیں، انسان سیکھتا ہے کہ نوکری کیسے کرنی ہے، کسی کھیل یا شوق میں ماہر کیسے بننا ہے یا مالی معاملات کا انتظام کیسے کرنا ہے۔ پس یسوع کا اصل مطلب کیا تھا؟

یسُوع کا اصل مطلب تھا کہ تم مجھ سے جُدا ہو کر "خاص" زندگی پیدا/بسر نہیں کر سکتے جس کا خُدا نے وعدہ کیا ہے۔

خُدا پر اِنحصار کیے بغیر:

- آپ گناہ پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتے۔
- آپ اپنے جسم/جسمانیت پر فتح حاصل نہیں کر سکتے۔
- آپ گناہ کو شکست/بُری عادتوں سے آزادی حاصل نہیں کر سکتے۔
- آپ ماضی وحال کے زخموں سے شفا حاصل نہیں کر سکتے۔
- آپ کی زندگی میں رُوح کا کوئی بھی پھل پیدا نہیں ہو سکتا۔
- آپ کی زندگی تبدیلی نہیں ہو گی۔
- آپ خُدا کے ساتھ گہرا رشتہ نہیں قائم نہیں کر سکتے۔

آپ اس فہرست کو آہستہ سے دوبارہ پڑھ سکتے ہیں اور اگر آپ خُدا پر اِنحصار کیے بغیر خُود مختار ہو کر زندگی بسر کریں گے تو آپ فہرست میں موجود نتائج حاصل کریں گے۔

دھیان و گیان/غور و فکر کریں: یوحنا 15/5 پر توجہ دیں اور سوچیں کہ آپ اپنے رشتوں میں جن لڑائی جھگڑوں سے، بُری عادتوں سے آزاد ہونا چاہتے ہیں اُن پر اور اپنی زندگی میں جہاں بھی تبدیلی چاہتے ہیں وہاں اِس آیت کا اطلاق کیسے ہوتا ہے۔

خُدا سے بات چیت کریں: خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کی زندگی کے ایسے حصّوں (نوکری، شادی، خاندان وغیرہ) کو آپ پر ظاہر کرے جہاں ممکن ہے کہ آپ خُدا پر اِنحصار نہ کر رہے ہوں۔ اُس سے کہیں کہ وہ آپ کو اِس سچّائی پر آمادہ کرے کہ خُدا کی زندگی اور قُوت سے جُدا ہو کر آپ آزادی، فتح، شفا اور تبدیلی کا تجربہ حاصل نہیں کر سکتے۔

قلیدی نُکتہ
مسئلہ یہ ہے کہ آپ اپنی قوت، قابلیت، صلاحیت اور اپنی مرضی کی طاقت سے "خاص" مسیحی زندگی بسر نہیں کر سکتے، یہ صرف خُدا ہی کر سکتا ہے۔

تیسرا دِن

خُدا پر اِنحصار کرنا = خُدا پر ایمان رکھنا

"اور بغیر ایمان کے اُس کو پسند آنا ناممکن ہے۔" [عبرانیوں 11/6]

خُدا پر اِنحصار کرنا، خُدا پر ایمان رکھتے ہوئے چلنے کے مترادف ہیں۔ اگر آپ کچھ مہینوں یا کئی سالوں سے مسیحی ہیں تو آپ کو یہ علم ہو گا کہ مسیحی زندگی بسر کرنے میں ہمارا کام ایمان رکھنا ہے۔ تاہم، مجھے معلوم ہُوا کہ بہت سے مسیحی صحیح علم نہیں رکھتے یعنی وہ اپنے ایمان کے متعلق غلط علم رکھتے ہیں۔

میں نے یہ اس لیے کہا کیوں کہ ایسے مسیحی ایمان کے بارے میں جو بھی علم رکھتے ہیں، اُس سے وہ مستقل طور پر آزادی، فتح، شفا اور تبدیلی جیسے نتائج حاصل نہیں کر رہے۔ تاہم، جب آپ اِس پورے سبق میں سے گزر جائیں گے تو بغور دیکھیئے گا کہ آپ ایمان کے بارے میں کیا علم رکھتے ہیں اور خُدا سے کہیں کہ وہ ایمان کے متعلق آپ کے ہر غلط یقین، علم کو آپ پر ظاہر کرے۔ یہ پہلا سوال جو آپ کو خُود سے کرنا چاہیئے:

ایمان سے چلنے کے متعلق میرے پاس جو بھی علم ہے کیا اُس سے میری زندگی تبدیل ہو رہی ہے؟

میں نے کیوں کہا کہ اِنحصار کرنا = ایمان ہے؟ میں یہ ایک مثال سے واضح کرتا ہُوں۔ جب آپ کو دانتوں کا کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو آپ کو دانتوں کے ڈاکٹر کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ مکمل طور پر اُس ڈاکٹر پر اِنحصار کرتے ہیں کہ وہ آپ کے دانتوں کا مسئلہ حل کرے گا۔ اِسے اِس طرح سے بھی کہا جاسکتا ہے کہ آپ اپنے ڈاکٹر پر اِنحصار کرتے ہیں یعنی ایمان رکھتے ہیں کہ ڈاکٹر اپنی صلاحیت سے آپ کے لئے وہ کام کرے گا جو آپ اپنے لئے نہیں کر سکتے۔ خُدا کے ساتھ بھی ایسا ہی ہے۔ ایمان یہ ہے کہ آپ خُدا پر اِنحصار کرتے ہیں کہ خُدا آپ کی زندگی میں وہ سب کچھ کرے گا جس کا اُس نے وعدہ کیا ہے۔ [اور وہ آپ نہیں کر سکتے۔]

گلتیوں 2/20 کو دوبارہ پڑھیں اور یہ دیکھیں کہ مسیح کا پولس میں اپنی زندگی بسر کرنے کے متعلق پولس کا کیا کہنا ہے:

"میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہُوا ہُوں اور اب میں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے اور میں جو اَب جسم میں زندگی گذارتا ہُوں تو خُدا کے بیٹے پر ایمان لانے سے گذارتا ہُوں جس نے مجھ سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو میرے لیے موت کے حوالہ کر دیا۔" [گلتیوں 2/20]

پولس کہتا ہے اُس کا کام یہ ہے کہ وہ ایمان سے مسیح کو اپنے اندر زندگی بسر کرنے کی اجازت دے۔ اصل میں پولس یہ کہہ رہا ہے کہ اُسے مکمل طور پر مسیح پر اِنحصار کرنا ہے تاکہ اُس کی زندگی میں مسیح وہ کر سکے جو صرف مسیح ہی کر سکتا ہے۔ بہت سے مسیحیوں نے مجھ سے پوچھا، "میں مسیحی زندگی کیسے بسر کر سکتا ہُوں؟" یہ سوال ہی غلط ہے۔ سچّائی یہ ہے کہ جب مسیح وہ شخص ہے جو اپنی زندگی آپ میں بسر کرتا ہے تو پھر سوال ہونا چاہیے:

میں مسیح کو اپنے اندر اُس کی زندگی بسر کرنے کی اجازت کیسے دُوں؟

جواب یہ ہے کہ مسیح پر اِنحصار کر کے یا اُس پر ایمان رکھ کر، ہم مسیح کو اُس کی زندگی ہم میں بسر کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ ہم اس سبق کے آخر میں دیکھیں گے کہ بہت سے مسیحی اپنے ایمان کے متعلق غلط علم رکھتے ہوئے کیوں تبدیل نہیں ہو رہے۔

ایمان سے چلنے کے نتیجہ میں مسیح اپنی زندگی آپ میں بسر کرتا ہے تاکہ وہ آپ کو وعدہ کی گئی کثرت کی زندگی کا تجربہ دے سکے۔
ایک مسیحی کے لئے ایمان "کیسے ہو گا" ہے۔

ایمان سے چلنا رُوح اُلقدس کو اجازت دیتا ہے کہ وہ آپ میں پیدا کرے:

- گناہ سے مسلسل شکست سے / بُری عادات سے آزادی۔
- جسم / جسمانیت، گناہ کی طاقت، شیطان اور بدرُوحوں پر فتح۔
- ماضی و حال کے زخموں سے شفا۔
- مسیح کی مانند ہونے کی تبدیلی کا تجربہ۔
- خُدا کے ساتھ گہرا رشتہ۔

چار طریقوں سے ایمان کی تعریف کی جاسکتی ہے:

ایمان کے متعلق گہری سمجھ حاصل کرنے کے لیے میں آپ کو ایمان کی چار عملی تعریفیں بتاؤں گا جنھوں نے سالوں سے میری مسیحی زندگی میں مدد کی ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ یہ آپ کے لیے بھی مددگار ثابت ہوں گی۔

1: ایمان ایک بھروسا اور ایک کامل اعتماد ہے۔

"اب ایمان اُمید کی ہوئی چیزوں کا اعتماد اور اَن دیکھی چیزوں کا ثبوت ہے۔" [عبرانیوں 11/1]

لفظ "اعتماد" کے چند ایک مطالب [بمطابق؛ سٹرونگز لیکزیکن]: ذہنی مضبوطی، مستقل مزاجی، اعتقاد اور مستحکم یقین ہیں۔ اعتقاد کا دُوسرا مطلب یقین ہے۔
اگر ان سارے مطالب کا نچوڑ نکالا جائے تو ایمان کی تعریف کچھ اِس طرح سے کی جا سکتی ہے:

ایمان
ایمان اِس سچّائی پر اعتماد، اعتقاد اور مستحکم یقین رکھنا ہے کہ خُدا وہ ہے جو وہ کہتا ہے کہ وہ ہے اور جو وہ وعدے کرتا ہے اُنھیں وہ پُورا کرے گا۔

اطلاق:
اِس تعریف کا اطلاق یُوں ہو سکتا ہے، "میں اعتقاد رکھتا ہُوں کہ میں اپنی نجات نہیں کھو سکتا کیوں کہ خُدا وہ ہے جو وہ کہتا ہے کہ وہ ہے اور اُس نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ (یوحنا 6/37-40) کے مطابق، کہ میں اپنی نجات نہیں کھو سکتا۔"

سوالات: خُدا جو ہے اور آپ کی زندگی میں وہ جو کر سکتا ہے کیا اُس کے متعلق آپ خُدا پر بھروسا اور اعتقاد رکھتے ہیں؟ کیا آپ کے خُدا پر اِنحصار کرنے کی کمی اِس بات کی طرف اشارہ ہو سکتی ہے کہ خُدا پر آپ کے اعتماد میں کمی آ چکی ہے؟

دھیان و گیان/غور و فکر کریں: عبرانیوں 11/1 پر توجہ دیں اور اُس حالت یا وقت کے بارے میں سوچیں جس میں آپ خُدا پر مکمل طور پر اعتقاد نہیں رکھتے اور ہو سکتا ہے کہ آپ کے اعتقاد میں کمی ہو کہ پتا نہیں خُدا ان حالات میں میرے لیے کام کر رہا ہے یا نہیں کر رہا۔

خُدا سے بات چیت کریں: خُدا سے کہیں کہ وہ ان حالات میں آپ کو عظیم اعتماد اور اعتقاد عطا کرے اور آپ مستحکم رہیں تا کہ خُدا نے آپ سے جو وعدے کئے ہیں وہ اُنھیں پُورا کر سکے۔

2: ایمان ایک تحریک اور کامل اعتقاد ہے۔

ایمان
[میتھیو ہینری کی کومینٹری کے مطابق]
"ایمان ایک پختہ تحریک اور کامل اعتقاد ہے کہ خُدا وہ کام انجام دے گا جس کا اُس نے ہم سے مسیح میں وعدہ کیا ہے۔"

مجھے اِن دونوں الفاظ یعنی "تحریک اور کامل اعتقاد" کی وجہ سے ہی یہ تعریف پسند ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم خُدا کے پاس کیوں آتے ہیں؟ ہم خُدا کے پاس اِس لیے آتے ہیں کیوں کہ کہیں نہ کہیں ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ خُدا وہ ہے جو وہ کہتا ہے کہ میں ہُوں اور جو اُس نے وعدے کیے ہیں وہ سب پُورے کرے گا۔ دُوسرے الفاظ میں، کسی حد تک ہم خُدا کی قابلیت کے باعث متحرک ہوتے ہیں کہ وہ اپنے وعدے ہم میں پُورے کرے گا۔ تاہم، ہمیں پُوری زندگی خُدا کی ضرورت ہو گی کہ وہ ہمیں متحرک کرتا رہے کیوں کہ بعض اوقات ہم بے یقینی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ "اِلٰہی تحریک" ہماری تبدیلی کا ایک اہم حصّہ ہے۔ (رومیوں 4:21) میں پولس کہتا ہے کہ خُدا نے ابرہام کو متحرک کیا تا کہ خُدا اپنی قابلیت اور قُدرت سے وہ کرے جو اُس نے وعدہ کیا ہے۔

"اور اُس کو کامل اعتقاد ہُوا کہ جو کچھ اُس نے وعدہ کیا ہے وہ اُسے پُورا کرنے پر بھی قادِر ہے۔"

اطلاق: ایمان کی اِس تعریف کا اطلاق کچھ اس طرح سے ہو سکتا ہے، "جب میں خُدا پر اِنحِصار کرتے ہُوئے چلتا ہُوں، خُدا مجھے متحرک کر رہا ہوتا ہے کہ وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے اور وہ میری زندگی تبدیل کرے گا۔"

سوالات: آپ کتنا زیادہ خُدا کی قابلیت اور مرضی سے متحرک ہوتے ہیں تاکہ وہ آپ کی زندگی تبدیل کرے؟ کیا آپ کو کسی اور الٰہی تحریک کی ضرورت ہے؟

دھیان و گیان/غور و فکر کریں: رومیوں 4:21 اور فلپیوں 1:20 پر غور و فکر کریں اور اس سوال کے متعلق سوچیں، "آپ خُدا کی محبت، کردار یا وعدوں کے تعلق سے اپنی زندگی کے اور کن حصّوں میں مزید متحرک ہونا چاہتے ہیں؟"

خُدا سے بات چیت کریں: خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کو زندگی کے اُن حصّوں میں متحریک کرے جن میں آپ متحرک ہونا چاہتے ہیں۔

3: ایمان یہ یقین کرنا ہے کہ "میں نہیں کر سکتا" "لیکن خُدا کر سکتا ہے"۔

"میں خُدا سے جُدا ہو کر کچھ نہیں کر سکتا"۔ [یوحنا 15:5]

"خُدا کر سکتا ہے"۔ "اور مجھے اِس بات کا بھروسا ہے کہ جس نے تم میں نیک کام شروع کیا ہے وہ اُسے یسوع مسیح کے دِن تک پُورا کر دے گا۔" [فلپیوں 1/6]

یہ ضروری ہے کہ ہم اس مقام پر آئیں، جہاں ہم جان جائیں کہ "میں نہیں کر سکتا" کیوں کہ سچّائی یہ ہے کہ صرف "خُدا ہی تبدیلی کے وعدوں کو پُورا کر سکتا" ہے۔ ایک اور حوالہ زبُور 37:5 جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ صرف خُدا ہی کر سکتا ہے:

"اپنی راہ خُداوند پر چھوڑ دے اور اُس پر توکّل کر وہی سب کچھ کرے گا۔"

ایمان
ایمان یہ ہے کہ جب آپ سمجھ جاتے ہیں کہ آپ وہ کام کبھی نہیں کر سکتے جو کام صرف خُدا ہی آپ کی زندگی میں کر سکتا ہے اور پھر آپ یقین کرتے ہیں کہ وہ کام خُدا آپ کی زندگی میں کرے گا۔

خُدا بار بار ہمیں اپنے کلام میں بتاتا ہے کہ وہ کر سکتا ہے اور وہ اُس کام کو پُورا کرے گا جو اُس نے شروع کیا ہے۔

اطلاق: اس تعریف کا اطلاق یُوں کیا جا سکتا ہے، "میں اپنے آپ کو اپنے خوف سے آزاد نہیں کر سکتا لیکن جب میں ایمان سے چلتا ہُوں تو خُدا مجھے آزاد کرتا ہے"۔

سوال: کون سی ایسی تین چیزیں یا کام ہیں جو آپ کو لگتا ہے کہ آپ نہیں کر سکتے لیکن خُدا نے وہ کام کرنے کے وعدے کئے ہیں؟

دھیان و گیان غور و فکر کریں: یوحنا 15:5 اور فلپیوں 1:6 پر غور و فکر کریں اور سوچیں کہ آپ مسیحی زندگی بسر کرنے کے لیے کیا کوشش کر رہے ہیں لیکن آپ وہ کر نہیں پا رہے۔

خُدا سے بات چیت کریں: دُعا کریں اور خُدا پر بھروسا کرنا شروع کریں کہ آپ وہ کام کبھی نہیں کر سکتے جو کام صرف خُدا ہی آپ کے لیے کر سکتا ہے اور وہ آپ کے لئے کرے گا۔

4: ایمان خُدا کے ساتھ تعاون کرنا ہے۔

"میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا۔ جیسا سُنتا ہُوں عدالت کرتا ہُوں اور میری عدالت راست ہے کیوں کہ میں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔" [یوحنا5:30]

ایمان کا مطلب ہے کہ آپ نے خُدا کے ساتھ تعاون کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یعنی آپ اب مزید خُدا کو روک نہیں رہے یا آپ وہ کرنے کی کوشش نہیں کر رہے جو صرف خُدا ہی کر سکتا ہے۔ تعاون، ایمان کا ایک ایسا روّیہ ہے جو کہتا ہے، "خُداوند، میں تجھ پر بھروسا کرتا ہُوں کہ تُو اپنی زندگی مجھ میں بسر کرے گا اور اپنی مرضی کے مطابق میری زندگی تبدیل کرے گا۔"

ایمان
ایمان یہ ہے کہ آپ اپنی مرضی سے خُدا کے ساتھ تعاون کرتے ہیں تاکہ خُدا اپنی مرضی سے آپ کی زندگی تبدیل کرے۔

اطلاق: فرض کریں کہ آپ احساسِ کمتری کا شکار ہیں۔ تو اس معاملے میں خُدا کے ساتھ کچھ اس طرح سے تعاون کیا جا سکتا ہے، "خُداوند مجھ میں تیرے ساتھ تعاون کرنے کی خواہش کو پیدا کر تاکہ جب تُو مجھے احساسِ کمتری سے آزاد کرے تو میں اُس میں رُکاوٹ نہ بنوں۔"

سوال: آپ اپنی زندگی کے کن حصّوں میں خُدا کے ساتھ تعاون نہیں کر رہے یا خُدا کو اپنی زندگی کے کن حصّوں میں کام کرنے سے روک رہے ہیں؟

دھیان و گیان/غور و فکر کریں: یوحنا5:30 پر غور و فکر کریں اور خُود سے پوچھیں، "میں کیوں خُدا کو اپنی زندگی کے اِن حصّوں میں کام کرنے سے روک رہا ہُوں جبکہ اُس نے مجھ سے وعدے کیے ہیں کہ وہ مجھے فتح دے گا اور میری ہر ضرورت کو پُورا کرے گا؟

خُدا سے بات چیت کریں: خُدا سے کہنا شروع کریں کہ وہ آپ کو کوئی خواہش دے جس سے آپ اُس کی تبدیل کرنے والی قُدرت اور زندگی کو روکنا چھوڑ دیں۔

یہ تصویر ایمان کی چار تعریفیں بیان کرتی ہے:

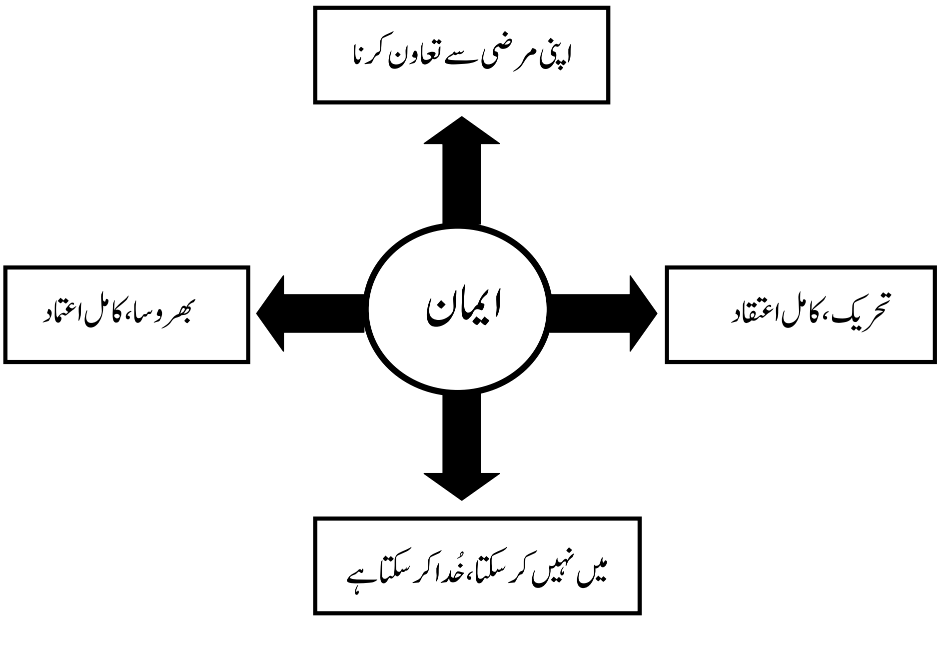

سوالات: ایمان کی اِن تمام تعریفوں میں سے آپ کو کون سی تعریف سب سے زیادہ عملی معلوم ہوتی ہے ؟اور کیوں؟

____

____

____

دھیان و گیان/غور و فکر کریں: ایمان کی اِن چاروں تعریفوں پر غور و فکر کریں اور خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کو نئی خواہش اور گہرا مکاشفہ دے تا کہ آپ ایمان سے چل سکیں۔

چوتھا دِن

ایمان کے متعلق 3 تین اہم سچّائیاں:

اس سے پیشتر کہ ہم ایمان کے متعلق مطالعہ کریں، آئیں ایمان کے بارے میں مزید تین اہم سچّائیوں کو دیکھتے ہیں۔

1: کیا ایمان پیدا کرنا آپ پر منحصر ہے؟

یہ ایک اہم سوال ہے جس کا جواب جاننا ضروری ہے کیوں کہ بہت سے مسیحی یہ مانتے ہیں کہ مسیحی زندگی بسر کرنے کے لئے ایمان پیدا کرنا اُن پر منحصر ہے۔ آئیں، اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے مسیح کے صلیب پر کہے گئے یوحنا 19:30 میں مرقوم آخری الفاظ پر غور کرتے ہیں:

"IT IS FINISHED – تمام ہُوا"

ہمارا خُداوند جب صلیب پر تھا تو اُس کے منہ سے نکلے یہ آخری الفاظ آپ کے اور میرے لئے ابدی اہمیت رکھتے ہیں۔ تمام ہُوا کے بہت سے مطالب میں سے ایک مطلب یہ ہے کہ "مسیح نے ایک ہی بار ہمیشہ کے لئے ہمارے گناہوں کا مسئلہ ختم کر دیا ہے"۔ تاہم، اس کا ایک اور مطلب ہے جس کا تعلق ہمارے مسیحی چال چلن سے ہے۔ میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہُوں۔ "آپ تکمیل شُدہ کام میں مزید کیا شامل کرتے ہیں"؟ کچھ بھی نہیں! دُوسرے الفاظ میں، خُدا آپ کو مسیح کے تکمیل شُدہ کام میں کچھ بھی شامل کرنے کے لئے نہیں کہتا۔ خُدا کو ضرورت نہیں کہ آپ اس کے لئے کوئی کام مکمل کریں۔ آپ کا کام [کلسیوں 2:6] کے مطابق یہ ہے کہ آپ صرف وہ "حاصل کریں" جو مسیح نے مکمل کیا ہے:

"پس جس طرح تم نے مسیح یسوع خُداوند کو قبول کیا اُسی طرح اُس میں چلتے رہو۔"
اس حوالے کا ایمان پر کیسے اطلاق ہوتا ہے؟ [کلسیوں 2:9-10] کو دیکھیں جو ہم نے سبق نمبر 1 میں پڑھا ہے۔
"کیوں کہ اُلوہیّت کی ساری معموری اُسی میں مُجسّم ہو کر سکُونت کرتی ہے۔ اور تم اُسی میں معمور ہو گئے ہو جو ساری حکومت اور اِختیار کا سر ہے۔"

یہ کُلسیوں 2:9-10 کے مطابق ایک اہم سچّائی ہے:

اگر آپ کے اندر مسیح کی ساری معموری بسی ہوئی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مسیح کے ایمان کی بھی ساری معموری آپ کے اندر ہی بسی ہوئی ہے۔

ان آیات کو فلپیوں 4:19 کے ساتھ جوڑ کر پڑھیں:
"میرا خُدا اپنی دولت کے موافق جلال سے مسیح یسوع میں تمہاری ہر ایک احتیاج رفع کرے گا۔"

پس جب ایمان مہیّا کرنے کے لئے خُدا آپ کا سرچشمہ ہے تو پھر ایمان کو پیدا کرنا آپ پر منحصر نہیں ہے۔ جب سے مسیح آپ میں اور آپ مسیح میں ہیں تب سے آپ کی ضرورت کے مطابق ایمان آپ کے پاس موجود ہے۔[کلسیوں 2:6] کے مطابق آپ کا کام یہ ہے کہ آپ اُس ایمان کو قبول کریں جو پہلے ہی آپ کے پاس موجود ہے۔

<u>خُوشخبری</u>

خُدا آپ سے توقع نہیں کرتا کہ آپ ایمان پیدا کریں وہ آپ سے توقع کرتا ہے کہ آپ اُس ایمان کو قبول کریں جو اُس نے پہلے ہی آپ کے لیے مہیّا کر دیا ہے۔

<u>سوالات</u>: کیا آپ کا یہ ایمان تھا کہ مسیحی زندگی بسر کرنے کے لئے جس ایمان کی ضرورت ہے وہ ایمان پیدا کرنا آپ پر منحصر ہے؟ آپ کے لیے یہ کتنا آسان ہو گا کہ مسیحی زندگی بسر کرنے کے لئے صرف اُس ایمان کو قبول کریں جو پہلے ہی آپ کے لیے مہیّا کیا گیا ہے، بجائے کہ آپ خُود ایمان پیدا کرنے کی کوشش کریں؟

<u>2: یسوع کا کم ایمان/کم اعتقاد سے کیا مطلب ہے؟</u>

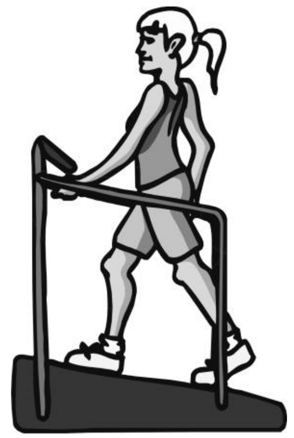

"اُس نے اُن سے کہا اَے <u>کم اعتقاد وڈرتے کیوں ہو</u>؟ تب اُس نے اُٹھ کر ہوا اور پانی کو ڈانٹا اور بڑا امن ہو گیا۔" [متی 8:26]

اس آیت میں "کم اعتقاد" سے کیا مراد ہے؟ شاگرد اپنے ایمان کو اُس کی پُوری قُوت کے مطابق <u>اِستعمال</u> نہیں کر رہے تھے۔ کیوں؟ اُس وقت شاگردوں کے پاس مسیح کا ایمان نہیں تھا کیوں کہ عیدِ پینتیکُست کے دن سے پہلے تک اُنہیں خُدا کی ساری معموری حاصل نہیں ہوئی تھی۔

لیکن آپ کے اندر خُدا کی معموری، مسیح کی زندگی موجود ہے۔ جس کے نتیجے میں کامل ایمان آپ کے اندر ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ "کیا آپ زیادہ سے زیادہ اپنے اندر موجود اِس کامل ایمان کا <u>استعمال</u> کریں گے یا آپ شاگردوں کی طرح کم ایمان/کم اعتقادی سے زندگی بسر کریں گے"؟

"سوال یہ نہیں ہے کہ "آپ کے پاس کتنا ایمان ہے؟" سوال یہ ہے کہ: کیا آپ مسیح میں جو کامل ایمان رکھتے ہیں اُس کا استعمال کر رہے ہیں؟

<u>سوال</u>: جب آپ جان جائیں گے کہ آپ کو مسیح میں جتنے ایمان کی ضرورت ہے وہ ایمان آپ کے پاس ہے تو یہ سچّائی، ایمان کے متعلق آپ کے نظریے کو کتنا تبدیل کرے گی؟

<u>خُدا سے بات چیت کریں</u>: خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کو گہری سمجھ عطا کرے تاکہ آپ جان سکیں کہ مکمل ایمان آپ کے اندر موجود ہے اور آپ اِس ایمان کو مکمل طور پر استعمال کر سکیں۔

<u>3: آپ کی زندگی میں خُدا کا کام لازمی طور پر آپ کے ایمان پر اِنحِصار نہیں کرتا۔</u>

"ہمارا خُدا تو آسمان پر ہے <u>اُس نے جو کچھ چاہا وہی کیا</u>۔" [زبُور 115:3]

آپ کی زندگی میں خُدا کا کام لازمی طور پر آپ کے ایمان کے استعمال پر اِنحِصار نہیں کرتا، خُدا قادِرِ مُطلق ہے وہ ہر چیز پر قادِر ہے۔ آپ چاہے ایمان سے چل رہے ہوں یا نہ چل رہے ہوں، خُدا جو آپ کی زندگی میں کرنا چاہتا ہے وہ کر سکتا ہے۔ اگر ہم ایمان سے نہیں چل رہے تو پھر بھی ہم خُدا کو ہماری زندگیوں میں کام کرنے سے نہیں روک سکتے۔" (میں اِسے فضل کہتا ہُوں)۔" تاہم، میں آپ کو اپنے شخصی تجربے سے بتا سکتا ہُوں کہ میں اِن گزشتہ چند سالوں میں رضاکارانہ طور پر اِتنا ایمان سے چلا ہُوں جتنا میں اپنے ابتدائی مسیحی زندگی کے تیس سالوں میں نہیں چلا تھا۔ خُدا نے بہت جلد میری زندگی تبدیل کر دی۔

یاد رکھنے کے لیے اہم سچّائی:

جب آپ ایمان سے چلتے ہیں تو خُدا بہت جلد آپ کی زندگی میں تبدیلی کا عمل شروع کر دیتا ہے۔

لازم ہے کہ ایمان کا ایک مفعول ہو۔ مفعول کی تعریف: وہ شخص، چیز یا جگہ جس پر آپ ایمان رکھتے ہوں۔

ایمان کے کئی مفعول ہو سکتے ہیں۔ جب آپ اپنی کار چلاتے ہیں تو آپ کا ایمان / بھروسا اُس کی بریک پر ہوتا ہے۔ آپ جس عمارت میں ہر روز کام کرتے ہیں آپ کا ایمان اُس عمارت پر ایمان ہوتا ہے یا آپ کا ایمان اُس کُرسی پر ہوتا ہے جس پر آپ بیٹھتے ہیں۔ یہ ایمان ہی ہے، یہی کُنجی ہے۔
آپ کے ایمان کا مفعول کُنجی ہے۔ مسیحی ہونے کے ناطے ہمارے ایمان کا مفعول یسوع مسیح ہونا چاہیے۔ ہم یہی بات اِن آیات میں دیکھ سکتے ہیں:

"اور ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسوع کو تکتے رہیں"۔ [عبرانیوں 12:2]

"اُسی کے نام نے اُس ایمان کے وسیلہ سے جو اُس کے نام پر ہے اِس شخص کو مضبوط کیا جسے تم دیکھتے اور جانتے ہو۔ بے شک اُسی ایمان نے جو اُس کے وسیلہ سے ہے یہ کامل تندرُستی تم سب کے سامنے اُسے دی۔" [اعمال 3:16]

مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ایمان کا کوئی دُوسرا مفعول ہے۔

اگر آپ ایک طویل عرصہ سے مسیحی زندگی بسر کر رہے ہیں تو پھر آپ جانتے ہوں گے کہ ہمارے ایمان کا مفعول صرف مسیح ہونا چاہیے۔ جو 10، 20 یا 30 سالوں سے مسیحی ہیں۔ میں نے اُن کی خدمت کرتے ہُوئے شخصی طور پر تجربہ کیا ہے اور گواہ ہُوں کہ اُن مسیحیوں کے ایمان کا مسیح کی بجائے کوئی دُوسرا ہی مفعول ہے۔ وہ مفعول اُن کی اپنی ذہنیت، اپنی صلاحیت اور اپنی مرضی ہے۔ نیچے دیئے گئے بیان کے بارے میں سوچیں:

> اگر آپ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ آپ کو خُدا کی مدد کے ساتھ خُود پر اِنحصار کرتے ہوئے مسیحی زندگی بسر کرنی ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ آپ کے ایمان کا حقیقی مفعول آپ کی اپنی ذہنیت، اپنی صلاحیت اور اپنی مرضی ہے؟

میں آپ کو ایک مثال دینا چاہتا ہُوں۔ اگر آپ کا یہ ایمان ہے کہ آپ کو خُدا کی مدد کے ساتھ خُود پر اِنحصار کرتے ہوئے مسیحی زندگی بسر کرنی ہے، آپ کو خُود ہی خُدا کے فتح، آزادی اور تبدیلی کے وعدے حاصل کرنے ہیں، اپنی صلاحیت، اپنی کوشش سے اور اپنی مرضی کی قوت سے اُن وعدوں کا اپنی زندگی میں حقیقی طور پر تجربہ کرنا ہے۔ تو اِس کے نتیجہ میں، آپ نے جو کیا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے اپنا ایمان خُود پر رکھا ہے اور پھر آپ نے خُدا سے کہا ہے کہ وہ آپ کی مدد کرے اور اپنے وعدوں کو آپ کی زندگی میں حقیقی بنائے۔
تاہم، جو ہم جانتے ہیں کیا وہ سچ ہے؟ ہم سبق نمبر ایک میں سیکھ چکے ہیں کہ 1 کرنتھیوں 1:30 کے مطابق، خُدا ہم میں مسیحی زندگی کا سرچشمہ ہے اور وہ ہمیں سرچشمہ بنانے میں ہماری مدد نہیں کرے گا۔ اب یہاں پر میں آپ سے ایک سوال کرتے ہُوئے اِسے مزید شخصی بنانا چاہتا ہُوں:

> **اگر آپ اپنی طاقت اور اپنی مرضی کی قوت پر مبنی مسیحی زندگی بسر کر رہے ہیں تو کیا آپ کسی حقیقی تبدیلی کا تجربہ کر رہے ہیں؟**

بہت سے مسیحیوں کو آج یہ سکھایا جا رہا ہے کہ اُنھیں خُدا کے کلام کی سچّائیوں کا آپ ہی اپنی زندگیوں پر اطلاق کرنا ہے۔ سُننے میں تو یہ رُوحانی سوچ معلوم ہوتی ہے لیکن میں اس کی تفسیر اس طرح سے دیکھتا ہُوں کہ "لازم ہے میں خُدا کے کلام کی سچّائی کو لوں اور اپنی ذہنیت، نظم و ضبط اور اپنی مرضی کی قوت کا استعمال کر کے کلام کی اُس سچّائی کو اپنی زندگی میں کام میں لاؤں یا اپنی زندگی پر اطلاق کروں۔" اس کے ساتھ مسئلہ یہ پیش آتا ہے کہ اگر کلام کی سچّائی کو کام میں لانا مجھ پر منحصر ہے تو میں ناکام ہو جاؤں گا کیوں کہ میں اِس قابل نہیں ہُوں!

> سچّائی یہ ہے کہ جب ہم مکمل طور پر خُدا پر اِنحصار کرتے ہیں تو وہ اپنی سچّائی لیتا ہے اور ہماری زندگیوں پر اُس کا اطلاق کرتا ہے۔

مندرجہ ذیل سوالات ایمان سے چلنے کے لئے تعین کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔

کیا آپ کا ایمان سے چلنا آپ کے لئے پیدا کر رہا ہے:

- گناہ سے شکست/ بُری عادتوں پر اور شیطان پر جاری رہنے والی فتح؟
- گناہ کے رڈیوں سے جاری رہنے والی آزادی؟
- آپ کے ماضی اور حال کے زخموں سے جاری رہنے والی شفا؟
- مسیح کی مانند ہونے اور جاری رہنے والی تبدیلی؟

اگر مذکورہ بالا فہرست میں پوچھے گئے ہر ایک سوال پر آپ کا جواب ہاں نہیں ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ آپ اپنا ایمان خُدا کی صلاحیت پر رکھنے کی بجائے اپنی صلاحیت پر رکھتے ہوں؟ میں نے آپ پر الزام لگانے یا آپ کو شرمندہ کرنے کے لئے یہ نہیں پوچھا، یہ سوال پوچھنے کی وجہ یہ ہے کہ جب ہم مسیح میں ایمان سے چلتے ہیں تو یہ خُدا ہے جو ہم میں پیدا کرتا ہے اور ہم ہیں جو تجربہ کرتے ہیں۔ خُدا کیا پیدا کرتا ہے اور ہم کیا تجربہ کرتے ہیں؟ خُدا ہم میں جاری رہنے والی فتح، آزادی، شفا اور تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ نیچے بنی ڈائگرام میں خُود پر ایمان رکھنے بمقابلہ خُدا پر ایمان رکھنے کے نتائج کو دیکھیں:

خُدا پر ایمان رکھنا کہ وہ آپ کا سرچشمہ ہے۔

=

زندگی، قوت، تبدیلی

خُود پر ایمان رکھنا کہ آپ خُدا کی مدد کے ساتھ اپنا سرچشمہ ہیں۔

=

نہ زندگی، نہ قوت، نہ زندگی میں تبدیلی،

زندگی ویسی ہی یا اُس سے بھی مزید بدتر

آپ کس کا چناؤ کریں گے؟

خُود پر ایمان رکھنے کے نتائج یہ ہوں گے کہ آپ اپنی زندگی میں مسیح کی زندگی، اُس کی قوت اور حقیقی تبدیلی کا تجربہ نہیں کریں گے۔ تاہم، خُدا پر یہ ایمان کہ وہ "آپ کا سرچشمہ ہے" رکھنے کے نتائج یہ ہوں گے کہ آپ مسیح کی زندگی کا اور اُس غیر معمولی تبدیلی کا تجربہ کریں گے۔ جس کا آپ تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔

خُدا سے بات چیت کریں: پاک رُوح سے کہیں کہ وہ آپ پر ظاہر کرے کہ آیا آپ کے ایمان کا مفعول خُدا کی صلاحیت ہے یا آپ کی اپنی صلاحیت ہے۔

سوالات: اگر آپ خُود اپنے ایمان کا مفعول ہیں تو اُوپر بنی ڈائگرام میں کون سے نتائج ظاہر کئے گئے ہیں؟

خُدا سے بات چیت کریں: اگر آپ کو یہ معلوم ہو کہ آپ ایمان سے تو چل رہے ہیں لیکن خُدا کی صلاحیت پر نہیں بلکہ خُود کی صلاحیت پر ایمان رکھتے ہوئے چل رہے ہیں تو پھر خُدا سے کہیں کہ وہ آپ میں خواہش پیدا کرے تاکہ آپ خُدا کو سرچشمہ مانتے ہوئے اُس پر انحصار کریں۔

پانچواں دِن

ہم خُدا پر ایمان رکھنے کے لئے جدوجہد کیوں کرتے ہیں؟

"پس اُنھوں نے اُس سے کہا کہ ہم کیا کریں تاکہ خُدا کے کام انجام دیں؟ یسوع نے جواب میں اُن سے کہا خُدا کا کام یہ ہے کہ جسے اُس نے بھیجا ہے اُس پر ایمان لاؤ۔"

[یوحنا 6:28-29]

اِس سے پیشتر کہ ہم آگے بڑھیں، اِس سوال کے جواب کے لیے کہ ہم خُدا پر ایمان رکھنے کے لئے جدوجہد کیوں کرتے ہیں؟ میں ضروری سمجھتا ہُوں کہ ہم اِس جدوجہد کی وہ تین وجوہات دیکھیں جو میں نے کئی سالوں میں دریافت کی ہیں۔

1: ہم نے اپنی مسیحی زندگی میں "سیکھو اور کرو" پر مبنی سوچ شامل کر لی ہے۔

میرا ماننا ہے کہ ایمان کے معاملے میں جدوجہد کی نمبر ایک وجہ یہی ہے۔ کیوں؟ اپنی ہی صلاحیتوں کے مطابق ایمان سے چلنا بہت آسان ہے کیوں کہ اِس سے صرف ایک عام زندگی بسر کی جاتی ہے۔ اپنی زندگی کے بارے میں سوچیں۔ اب تک آپ کیسے زندگی بسر کرتے آئے ہیں؟ ہم میں سے زیادہ تر لوگ پہلے زندگی کے بارے میں سیکھتے ہیں اور پھر ہم نے جو سیکھا ہوتا ہے وہ کرنے یا اُس کا تجربہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر، آپ پہلے نوکری کرنا سیکھتے ہیں اور پھر آپ نوکری کرتے ہیں۔ آپ پہلے گالف کھیلنا، مچھلی پکڑنا یا شکار کرنا سیکھتے ہیں اور اُس کے بعد کرتے ہیں۔ آپ اپنے بچوں کی پرورش کرنے کے بارے میں سیکھتے ہیں اور پھر جو سیکھا ہوتا ہے آپ اُس کے مطابق اپنے بچوں کی پرورش کرتے ہیں۔ غور طلب بات یہ ہے کہ آپ اپنی عقل اور صلاحیت کا استعمال کرتے ہوئے کچھ "سیکھتے" ہیں اور پھر اُسے "کرتے" ہیں۔ یہی وہ طریقہ ہے جس کے مطابق ہم سب زندگی بسر کرتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ "سیکھو اور کرو" پر مبنی سوچ/ذہنیت ہماری خاص مسیحی زندگی میں بھی کام کرتی ہے؟ اِس سوال کے بارے میں سوچیں:

کیا آپ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ آپ کو مسیحی زندگی بسر کرنے کے لیے خُدا کے کلام کی سچّائی کو سیکھنا ہے اور پھر اپنی صلاحیت کے ساتھ خُدا کی مدد سے وہ کرنا ہے جو خُدا کہتا ہے؟

سچّائی: "سیکھو اور کرو" پر مبنی سوچ خاص مسیحی زندگی میں کام نہیں کرتی۔ کیوں؟ کیوں کہ ہم وہ نہیں کر سکتے جو صرف پاک رُوح ہی کر سکتا ہے۔ پس ہماری زندگیوں میں خُدا کے وعدوں کو پاک رُوح ہی پُورا کر سکتا ہے۔ کیا آپ کو فلپیوں 1/6 یاد ہے؟ جیسا کہ ہم نے سبق نمبر 1 میں سیکھا تھا کہ یہ صرف اور صرف خُدا کی قوت ہے جو ہماری زندگیوں میں رُوحانی تبدیلیاں پیدا کرتی ہے۔ میں نے آپ سے اپنی زندگی کی کہانی بھی بانٹی کہ میں نے بھی "سیکھو اور کرو" کے مطابق زندگی بسر کرنے کی کوشش کی لیکن میں انتہائی بُری طرح ناکام ہُوا۔ مسئلہ یہ تھا کہ اِس سے کبھی بھی وہ تبدیلی پیدا نہیں ہُوئی ہی نہیں جس کا خُدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ حقیقی تبدیلی تب ہی آئی جب میں نے اپنی کوشش بند کر کے خُداوند پر اِنحصار کرنا شروع کیا۔

2: ہم چاہتے ہیں کہ ہماری رُوحانی تبدیلی کے متاثر اور اُس کا سبب ہونے میں ہمارا بھی حصّہ ہو۔

ایمان کے معاملے میں ایک اَور مسئلہ یہ ہے کہ ہماری اپنی عقل، صلاحیتیں اور خُوبیاں ہماری روحانی تبدیلی کا سبب نہیں ہو سکتیں۔ یہ ایک مسئلہ ہے کیوں کہ ہم اپنی نوکری کی جگہ پر، رشتوں میں یا رشتوں کی ترقی میں اپنی عقل، صلاحیتوں اور خوبیوں کو استعمال کرتے ہیں۔ آپ ہی اپنے آپ کو تبدیل کرنا یا اپنی کوشش سے خُدا کی مدد کرنا تاکہ وہ آپ کو بدل سکے، ایسا کرنا ایک فطری عمل ہے لیکن ہم وہ کام نہیں کر سکتے جو کام صرف خُدا ہی کر سکتا ہے۔

سچّائی: جب ہم ایمان سے چلتے ہیں تو اصل میں خُدا پر اِنحصار کر رہے ہوتے ہیں تاکہ خُدا اپنی عقل، قوت اور صلاحیت سے ہم میں وہ کام کر سکے جو ہم اپنے لئے نہیں کر سکتے۔ کیا آپ کو یوحنا 15:5 یاد ہے؟ یہ ایک جدوجہد کی طرح ہے کہ جس میں ہم اپنی صلاحیتوں کو ایک طرف کر کے خُدا کی صلاحیت پر اِنحصار کرتے ہیں۔

میرا ایمان ہے کہ کسی حد تک آپ قائل ہو چکے ہیں کہ صرف خُدا ہی آپ کا سرچشمہ ہونے کے طور پر آپ کی سوچ، احساسات، فیصلہ کرنے کی قابلیت اور روّیے میں خاص تبدیلیاں لا سکتا ہے۔

نوٹ: اِس کا مطلب یہ نہیں کہ ہمیں اپنی عقل اور صلاحیت بالکل استعمال ہی نہیں کرنی ہے۔ تاہم، اِن سے آپ کو روحانی تبدیلی لانے میں کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔

3: اُصول پرستی /بنیاد پرستی "سیکھو اور کرو" پر مبنی مسیحیت کی غذا ہے۔

جب آپ اپنی صلاحیت سے یا کچھ مخصوص اُصولوں کی پیروی کر کے اپنی مسیحی زندگی کو بدلنے کی کوشش کرتے ہیں تو اسے اُصول پرستی /بُنیاد پرستی کہتے ہیں۔ اُصول پرستی غلط یقین کو بڑھاوا دیتی ہے کہ آپ کو سرچشمہ بننے کی کوشش کرتے رہنا ہے، معیار پر پُورا اُترنا ہے اور اُصولوں کی پیروی کرتے رہنا ہے تاکہ آپ خُدا کو خُوش کر سکیں اور ایک اچھے مسیحی بن سکیں۔ میرے مطابق اُصول پرستی ایک جدوجہد پر مبنی زندگی کو پیدا کرتی ہے۔ جس میں آپ کو اپنی طاقت سے خُدا کو بھی خُوش کرنا ہے اور خُود کو بھی آزاد کروانا ہے۔ کیا آپ اِس طرح کی زندگی بسر کر رہے ہیں؟

سچّائی: تقاضوں کی فہرست یا مختلف قسم کے بہت سے نِکات پر عمل کرنے کی کوشش سے آپ کی زندگی میں کوئی حقیقی تبدیلی پیدا نہیں ہوگی۔ شدید کوشش یا مزید کچھ نہ کچھ کرتے رہنے سے آپ کی خواہش میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔ اس کا صرف یہ نتیجہ ہوگا کہ آپ شکست کھائیں گے یا پھر مزید اپنی مسیحی زندگی کو بسر کرنے کی جدوجہد کریں گے۔ حقیقی تبدیلی صرف تب آتی ہے جب آپ خُدا کی قُوت پر اور اُس کی صلاحیت پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ تبدیلی کے وعدوں کو پُورا کرے گا۔

کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے ایک غیر متحرک زندگی بسر کرنی ہے اور کچھ بھی نہیں کرنا؟

"تاکہ تمہارا ایمان انسان کی حکمت پر نہیں بلکہ خُدا کی قُدرت پر موقُوف ہو۔" [1 کرنتھیوں 2:5]
جب میں لوگوں کو بتاتا ہُوں اور وہ سمجھنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں کہ ایمان سے چلنے سے مراد ہے کہ مسیح اپنی زندگی ہم میں بسر کرتا ہے تو وہ لوگ اکثر یہی سوال کرتے ہیں۔ "کیا ایمان سے زندگی بسر کرنے کا مطلب ہے کہ مجھے کچھ بھی نہیں کرنا؟" یا پھر اس طرح کا ردِ عمل سُننے کو ملتا ہے "یہ ایمان سے چلنا تو بہت ہی غیر متحرک لگتا ہے" یا "میری ذِمہ داری کیا ہے؟" سچائی یہ ہے کہ ایمان سے چلنا غیر متحرک کے سِوا کچھ بھی ہے۔

اہم سچّائی:
اہم سچّائی یہ ہے کہ مسیحی زندگی بہت متحرک ہوتی ہے لیکن اُس حرکت یا سرگرمی (رُوحانی تبدیلی) کا سرچشمہ خُدا ہے۔

مذکورہ بالا سچّائی کے بارے میں سمجھنے کے لیے، آئیں یسوع کی زندگی اور خدمت پر غور کرتے ہیں۔ کیا آپ کہیں گے کہ یسوع غیر متحرک تھا یا کچھ نہیں کرتا تھا؟ مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی یہ نہیں کہے گا۔ تاہم، ہم نے کیا سیکھا تھا کہ یسوع نے کیسے زندگی بسر کی؟ وہ مکمل طور پر باپ پر منحصر تھا۔ جب وہ باپ پر اِنحصار کرتے ہوئے چلتا تھا تو کیا ہوتا تھا؟ باپ زندگیاں بدلنے کے لیے یسوع کے ذریعے اپنی قُوت ظاہر کرتا تھا۔ تاہم، آپ کی ایک ذِمہ داری ہے۔

آپ کی ذِمہ داری یہ ہے کہ آپ مسیح پر اِنحصار کریں تاکہ ہر ایک لمحہ وہ اپنی زندگی آپ میں بسر کرے۔

جب آپ ایسا کرتے ہیں تو خُدا اپنی لامحدود قُوت اور زندگی آپ میں ظاہر کرتا ہے۔ جس سے آپ کی سوچ، احساسات، فیصلہ کرنے کی قابلیت اور روّیے میں تبدیلی آتی ہے۔

دھیان وگیان / غور و فکر کریں: اِس کے متعلق سوچیں کہ جیسے ہی آپ متحرک طور پر خُدا پر اِنحِصار کرتے ہیں وہ آپ کی حرکت، سر گرمی (رُوحانی تبدیلی) کا سر چشمہ ہوتا ہے۔

خُدا سے بات چیت کریں: خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کو غیر متحرک ذِمہ داری، حرکت اور سر گرمی کے متعلق مکاشفہ عطا کرے۔

سبق نمبر 2 کے مختصر نکات:

مجھے اُمید ہے کہ اِس سبق میں آپ کو بہتر طور پر سمجھ آ گئی ہو گی کہ اگر خُدا آپ کو تبدیل کرنا چاہتا ہے تو اُس میں آپ کا حصّہ، کام یا کردار کیا ہے۔

- خاص مسیحی زندگی بسر کرنے میں آپ کا کام یہ ہے کہ آپ خُدا کو اپنا سر چشمہ مانتے ہوئے اُس پر اِنحِصار کریں۔
- لفظ "اِنحِصار" ایمان کے لیے استعمال ہونے والا ایک دُوسرا لفظ ہے۔
- ایمان پیدا کرنا آپ پر منحصر نہیں ہے۔ آپ کا کام ہے کہ مسیح میں آپ کے پاس جو ایمان ہے صرف اُسے قبول کریں۔
- آپ کے ایمان کا مفعول یا تو آپ خُود ہوتے ہیں کہ میں آپ اپنا سر چشمہ ہُوں یا پھر خُدا ہوتا ہے کہ خُدا میرا سر چشمہ ہے۔
- ہم ایمان کے اصل معنی کے تعلق سے شش و پنج میں رہتے ہیں اور اِس کی وجہ "سیکھو اور کرو" والی ذہنیت ہے اور اِسی کی وجہ سے آپ اپنی لیاقت اور صلاحیتوں کو استعمال کرنے کے قابل نہیں ہیں، کیوں کہ ہو سکتا ہے آپ نے کسی قسم کی اُصول پرستی کو گلے لگایا ہو۔
- خاص مسیحی زندگی غیر متحرک نہیں ہے۔ خُدا خُود آپ میں آپ کی سر گرمی کا، آپ کی زندگی کے ہر حصّے کو بدلنے کا سر چشمہ ہے۔
- جب آپ مسیح پر ایمان کے وسیلہ سے زندگی بسر کرتے ہیں تو نتیجتاً آپ کی سوچ، عقیدے، روّیے اور فیصلہ کرنے کی قابلیت میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

صفحہ نمبر 28 پر اُس تصویر کو دوبارہ دیکھیں جس میں "عام" مسیحی زندگی اور "خاص" مسیحی زندگی میں فرق واضح کیا گیا ہے۔

سبق نمبر 3

مسیح کو اپنی زندگی کے طور پر سمجھنا
اور ایمان سے چلنے کے لئے اہم سچّائیاں۔

پہلا دِن

سبق نمبر 3 کا عمومی جائزہ

- جب آپ ایمان سے قدم اُٹھاتے ہیں تو آپ میں کیا ہوتا ہے ؟
- خُدا کی قوت سے زندگی بسر کرنے کے نتائج۔
- خُدا کے مافوق اُلفطرت کام کا مطلب۔
- ایمان بمقابلہ احساسات اور تجربات کو سمجھنا۔
- مسیح پر / مسیح جیسے اعتماد کو مطلب۔
- مسیح ہماری زندگی ہے، اس سچّائی کے ہماری رَوز مرّہ کی زندگی پر اطلاق کو سمجھنا۔

تعارف

مجھے اُمید ہے کہ آپ کو گزشتہ سبق سے اِنحِصار کرنے اور ایمان کے متعلق واضح سمجھ حاصل ہو گئی ہو گی۔ اب جب خُدا کے تبدیلی کے نظام میں ہم اپنا کردار سمجھ چکے ہیں، آئیں دیکھتے ہیں کہ جب ہم ایمان سے قدم اُٹھاتے ہیں تو کیا ہوتا ہے۔ اس سبق کے اختتام پر جو ہم نے سیکھا ہو گا اُس کا اطلاق کریں گے تا کہ دیکھ سکیں کہ اپنی رَوز مرّہ کی زندگی میں مسیح کو اپنا سر چشمہ مان کر زندگی بسر کرنے سے کیا ہوتا ہے۔

ایمان کا سفر، ایمان سے قدم اُٹھانے کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔

"آدمی کا دِل اپنی راہ ٹھہراتا ہے پر خُداوند اُس کے قدموں کی راہنمائی کرتا ہے۔" [امثال 16:9]

تصوّر کریں کہ آپ اپنے گھر سے انڈونیشیا منتقل ہو رہے ہیں۔ آپ ایسی ثقافت سے دُور جا رہے ہیں جس سے آپ بخوبی واقف ہیں لیکن ایک ایسی ثقافت میں جا کر زندگی بسر کرنے والے ہیں جس سے آپ بالکل بھی واقفیت نہیں رکھتے ہیں۔ اب آپ کو سیکھنا ہو گا کہ اس نئے ثقافتی ماحول میں آپ کیسے زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ بالکل اسی طرح خُدا آپ کو آپ کی "خُودی"، اپنی صلاحیتوں پر مبنی زندگی بسر کرنے والے ثقافتی ماحول سے دُور کرنا چاہتا ہے تا کہ آپ خُدا کی لا محدُود صلاحیت سے ایک نئے "رُوحانی" ثقافتی ماحول میں زندگی بسر کر سکیں۔ یہ بھی ایک انتہائی مشکل منتقلی ہے۔ تاہم، خُداوند وعدہ کرتا ہے کہ جیسے ہی ہم ایمان سے قدم اُٹھائیں گے تو وہ تبدیلی اور کثرت کی زندگی کو ہمارے لیے حقیقی بنائے گا۔ پس میں ایمان سے قدم اُٹھانے کی تعریف بیان کرنے سے آغاز کرتا ہُوں۔

> **ایمان سے قدم اُٹھانا**
>
> جب آپ کسی ایک وقت کے کسی ایک لمحے میں ایمان سے خُدا کی زندگی اور قُدرت سے جُڑتے ہیں تو اِسے ایمان سے قدم اُٹھانا کہتے ہیں۔

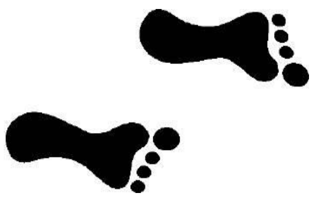

اگر آپ تھوڑے عرصہ سے ہی مسیحی ہیں لیکن آپ جانتے ہونگے کہ مسیحی چال چلن ایمان سے چلنا ہے۔ تاہم، دو ایسے اہم نکات ہیں جن پر میں ہمارے ایمان سے چلنے کے تعلق سے زور دینا چاہتا ہُوں۔ پہلا، میں چاہوں گا ہم دیکھیں کہ جب ہم ایمان سے قدم اُٹھاتے ہیں تو کیا ہوتا ہے۔ دُوسرا، ہم ہمارے ایمان کے مفعول کو دیکھیں۔

جب آپ ایمان سے قدم اُٹھاتے ہیں تو اُس لمحہ کیا ہوتا ہے؟

آپ کو سبق نمبر 1 یا 2 یاد ہو گا کہ کُلسیوں 2:9-10 کے مطابق، سچّائی یہ ہے کہ خُدا کی ساری زندگی اور قُدرت آپ کے اندر ہے۔

"کیوں کہ اُلوہیّت کی ساری معموری اُسی میں مُجّسم ہو کر سکُونت کرتی ہے اور تم اُسی میں معمور ہو گئے ہو جو ساری حکُومت اور اختیار کا سر ہے۔"

پس جب خُدا کی ساری زندگی اور قُدرت آپ کے اندر ہے تو جب آپ ایمان سے قدم اُٹھاتے ہیں تو کیا ہوتا ہے؟

جب آپ ایمان سے قدم اُٹھاتے ہیں تو خُدا کی ساری زندگی اور قُدرت آپ کے اندر آپ کی سوچ، آپ کے عقیدے، اور آپ کے روّیے کو تبدیل کرنے کا کام شروع کر دیتی ہے۔

اس سبق کے آخر میں ہم "ہمارے اندر خُدا کی جاری زندگی" کے تعلق سے مزید بات کریں گے۔ تاہم، آیئے، خُدا کی قُدرت کے بارے میں ذرا قریب سے جانتے ہیں اور یہ بھی کہ ہم میں کیا ہوتا ہے جب وہ قُدرت کام کرنا شروع کرتی ہے۔ دیکھتے ہیں کہ پولس ایمان کو خُدا کی قُدرت کے ساتھ کیسے جوڑتا ہے:

"تا کہ تمہارا ایمان انسان کی حکمت پر نہیں بلکہ خُدا کی قُدرت پر موقُوف ہو۔" [1 کرنتھیوں 2:5]

"اسی واسطے ہم تمہارے لیے ہر وقت دعا بھی کرتے رہتے ہیں کہ ہمارا خُدا تمہیں اِس بُلاوے کے لائق جانے اور نیکی کی ہر ایک خواہش اور ایمان کے ہر ایک کام کو قُدرت سے پُورا کرے۔" [2 تھسلُنیکیوں 1:11]

جب آپ ایمان سے قدم اُٹھاتے ہیں تو خُدا آپ کو اپنی زندگی اور قُدرت کا صرف تھوڑا سا حصّہ نہیں دیتا بلکہ وہ آپ کی زندگی کے ہر ایک حصّے کو تبدیل کرنے کے لئے اپنی قُدرت کی پُوری قوت کو آپ میں جاری کرتا ہے۔

کس قسم کی قُدرت خُدا کی قُدرت ہے؟

"لیکن ہمارے پاس یہ خزانہ مٹّی کے برتنوں میں رکھا ہے تاکہ یہ حد سے زیادہ قُدرت ہماری طرف سے نہیں بلکہ خُدا کی طرف سے معلوم ہو۔" [2 کرنتھیوں 4:7]

آپ کے اور میرے پاس جو خزانہ ہے وہ "خُدا کی طرف سے حد سے زیادہ قُدرت ہے۔" یہ کس قسم کی قُدرت ہے؟
دیکھیں پولس کیا کہتا ہے:

"اور ہم ایمان لانے والوں کے لیے اُس کی بڑی قُدرت کیا ہی بے حد ہے۔ اُس کی بڑی قُوّت کی تاثیر کے موافق، جو اُس نے مسیح میں کی جب اُسے مردوں میں سے جِلا کر اپنی دہنی طرف آسمانی مقاموں پر بٹھایا۔" [افسیوں 1:19-20]

اس بارے میں سوچیں!
کہ جس قُدرت نے یسوع کو مردوں میں سے زندہ کیا تھا بالکل وہی قُدرت آپ کے اندر بسی ہوئی ہے۔

اس کے ساتھ، آپ کے اندر موجود خُدا کی قُدرت وہی قُدرت ہے جس نے:

- آسمان اور زمین کو تخلیق کیا۔
- بحرِ قلزم کے دو حصّے کر دیئے۔
- ساری کائنات کو سنبھالا ہُوا ہے۔

ہمارے لیے یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہم خُدا کی قُدرت سے زندگی بسر کریں کیوں کہ اِس کے بغیر ہم خُدا کے تبدیلی کے وعدوں کا تجربہ نہیں کر سکتے۔ آپ نے غالباً اپنی مرضی کی طاقت سے گناہ کی بُری عادت پر غالب آنے کی یا گناہ نہ کرنے کی پُرزور کوشش کی ہو گی۔ اگر، ہاں! تو اس سے آپ کو کیا فائدہ حاصل ہُوا؟ سچّائی یہ ہے کہ ضروری ہے ہم ہمارے اندر بسی خُدا کی قُدرت کے وسیلہ زندگی بسر کریں تاکہ ہم حقیقی اور اہم تبدیلی کا تجربہ کر سکیں۔

آپ کے اندر بسی خُدا کی قُدرت سے زندگی بسر کرنے کے نتیجے میں خُدا کی لامحدود قُدرت آپ کی سوچ، عقیدے، فیصلہ کرنے کی قابلیت اور آپ کے روّیے کو بدل دے گی۔

سوال: کیا آپ یہاں تک یہ سمجھ چکے ہیں کہ خُدا کی عظیم قُدرت آپ کے اندر بسی ہُوئی ہے؟

دھیان و گیان غور و فکر کریں: [2 کرنتھیوں 4:7، افسیوں 20-1:19] پر غور و فکر کریں اور خُدا کی اُس عظیم قُدرت کے بارے میں سوچیں جو آپ کے اندر رہتی ہے۔

خُدا سے بات چیت کریں: خُدا سے کہیں کہ آپ میں پہلے سے موجود اپنی الٰہی قُدرت کے ذریعہ آپ کو قائل کرے تاکہ آپ جان سکیں کہ وہ کیسے آپ کو اُس قُدرت کے وسیلہ آزاد کرنا چاہتا ہے۔

جب خُدا کی قُدرت آپ میں کام کرتی ہے تو وہ قُدرت کیا کر سکتی ہے؟

خُدا کی قُدرت ہمارے اندر کیا کام کر سکتی ہے؟ پولس افسیوں 3:20 میں یہ واضح کرتا ہے۔

"اب جو ایسا قادِر ہے کہ اُس قُدرت کے موافق جو ہم میں تاثیر کرتی ہے ہماری درخواست اور خیال سے بہت زیادہ کام کر سکتا ہے۔" [افسیوں 3:20]

کچھ دیر کے لیے اِس آیت کے متعلق سوچیں۔ جب پولس یہ کہتا ہے کہ خُدا اُس قُدرت کے موافق جو ہم میں تاثیر کرتی ہے "ہماری درخواست اور خیال سے بہت زیادہ کام کر سکتا ہے" تو یہ کہتے ہوئے پولس ایک عظیم اعلان کر رہا ہے۔ پولس اِس سچّائی کا اعلان اِس لئے کر رہا ہے کیوں کہ اُس نے خُود میں اس عظیم قُدرت کا تجربہ کیا ہے یعنی اپنی زندگی میں ایسی تبدیلیوں کا تجربہ کیا ہے جن کے بارے میں اُسے ناممکن معلوم ہوتا تھا۔ اگر خُدا کی قُدرت اُس کی زندگی میں ایسا کر سکتی ہے تو آپ کو کیا لگتا ہے؟ کیا خُدا کی قُدرت آپ کی زندگی میں بھی وہ سب کچھ کر سکتی ہے؟

خُدا کی قُدرت آپ میں/آپ کو:

- آپ کی عقل کو نیا بناتی ہے تاکہ آپ اُس کی سچّائی کو قبول کر سکیں۔ [رومیوں 12:2]
- آپ کو گناہ کے قلعوں سے آزاد کرتی ہے۔ [یوحنا 8:32]
- آپ کے شِکستہ دِل کو شفاء دیتی ہے۔ [زبُور 147:3]
- آپ کو جسم، گناہ، شیطان اور دنیا پر فتح دیتی ہے۔ [1 کرنتھیوں 15:57]
- آپ کی سوچ، احساسات، فیصلہ کرنے کی قابلیت اور روّیے کو بدلتی ہے۔ [2 کرنتھیوں 3:18]
- آپ کو خُدا کے ساتھ ایک گہرے رشتے میں رکھتی ہے۔ [افسیوں 1:5]

سوال: آپ نے اپنی سوچ، اپنے عقیدے، فیصلہ کرنے کی قابلیت اور روّیے کو بدلنے کے لئے آخری بار کب خُدا کی قُدرت کا تجربہ کیا تھا؟ ان تمام مقامات میں سے کوئی سی تین چیزوں کے نام لکھیں جنھیں آپ تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔

____

____

دھیان و گیان غور و فکر کریں: افسیوں 3:20 کے متعلق سوچیں کہ کون سی ایسی تبدیلیاں ہیں جو خُدا کو آپ کی زندگی میں کرنی چاہیے تاکہ آپ پولس کے ساتھ یہ کہہ سکیں کہ "خُدا ہماری درخواست اور خیال سے بہت زیادہ کام کر سکتا ہے۔"

خُدا سے بات چیت کریں: خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کی زندگی کے اُن حصّوں کو تبدیل کرے جن میں آپ تبدیلی کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔

کئی سالوں کی خدمت کے بعد میں اِس نتیجے پر پہنچا ہُوں کہ مسیحی حقیقی طور پر خُدا کی عظیم قُدرت کو سمجھے ہی نہیں ہیں کیوں کہ اُنھوں نے ایمان سے چلنے کے لئے کوئی اتنے خاص اقدامات نہیں اُٹھائے تاکہ وہ خُدا کی قُدرت کا تجربہ کر سکیں۔

"خُدا سے کہو تیرے کام کیا ہی مُہیب ہیں۔ تیری بڑی قُدرت کے باعث تیرے دُشمن عاجزی کریں گے۔" [زبُور 66:3]

دُوسرا دِن

آپ کے اندر موجُود خُدا کی قُدرت کو یاد رکھیں اگر آپ ایمان سے نہ چلنے کا چناؤ کریں گے تو آپ کچھ بھی اچھا نہیں کر پائیں گے۔

میں نے حال ہی میں ایک لیپ ٹاپ خریدہ ہے۔ اگر اس لیپ ٹاپ کا دو سال پہلے خریدے گئے لیپ ٹاپ سے موازنہ کیا جائے تو حال ہی میں خریدے گئے لیپ ٹاپ کی طاقت اور ریم بہت زیادہ ہے۔ تمام کمپیوٹرز کی طرح اِس لیپ ٹاپ سے بھی انٹرنیٹ کے ذریعے مجھے ضرورت کی تمام معلومات تک رسائی حاصل ہے۔ تاہم، لیپ ٹاپ کی معلومات تک رسائی حاصل کرنے کی طاقت سے مجھے کچھ فائدہ نہیں ہو گا اگر میں اِس لیپ ٹاپ کو آن ہی نہ کروں۔ جب تک میں اِسے چلاؤں گا ہی نہیں تو میرے لئے وہ لیپ ٹاپ صرف ایک مہنگی اور بھاری چیز کے سِوا کچھ نہیں ہو گا۔ بالکل یہی بات خدا کی قدرت کے بارے میں سچ ہے۔ اِس وقت آپ کے اندر خُدا کی ساری قُدرت موجود ہے۔ تاہم، خُدا کی قُدرت سے آپ کو کچھ فائدہ حاصل نہیں ہو گا اگر آپ اِس قُدرت کو استعمال ہی نہیں کریں گے۔

جس طریقے سے آپ خُدا کی قُدرت کا استعمال کرتے ہیں اُسے ایمان سے قدم اُٹھانا یا ایمان سے چلنا کہتے ہیں۔

میں آپ کو ایک تصویری مثال سے وضاحت دیتا ہُوں۔ ایک پلاسٹک کی بوتل تصّور کریں کریں جو پانی سے بھری ہے اور اُس کے اُوپر ڈھکن لگا ہُوا ہے۔ اس بوتل میں موجود پانی خُدا کی ساری اُلوہیّت اور خُدا کی ساری قُدرت کی نمائندگی کرتا ہے۔ تصّور کریں، اس بھری بوتل کا مطلب ہے کہ نجات آپ کے اندر اِس قدر موجُود ہے کہ آپ نجات سے بھر چکے ہیں۔ (کیوں کہ نجات حاصل کرتے وقت آپ نے خُدا کی ساری زندگی اور قُدرت اپنے اندر حاصل کی تھی)۔

تاہم، اس بوتل کا ڈھکن ہٹائے بغیر آپ کبھی بھی اُس پانی یعنی خُدا کی قُدرت کو پی نہیں سکتے، نہ اُس سے کچھ نکال سکتے ہیں۔ جیسے ہی آپ ایمان سے قدم اُٹھاتے ہیں خُدا اُس ڈھکن کو ہٹا دیتا ہے اور آپ کی سوچ، عقیدے اور روّیے کو بدلنے کے لیے خُدا کی قُدرت آپ میں کام کرتی ہے۔

وہ فتح کی موجُودگی میں شکست خوردہ لوگوں جیسی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ لیکن جو قُدرت اُنھیں آزاد کر سکتی ہے، شفا دے سکتی ہے اور تبدیل کر سکتی ہے وہ اُس قُدرت کا استعمال ہی نہیں کر رہے۔ وہ خُدا کی قُدرت کے وسیلہ سے زندگی بسر کرنے کی بجائے اپنی صلاحیت، اپنی عقل اور اپنی مرضی کی طاقت پر مبنی زندگی یعنی ایک غیر ایماندار کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں۔

بغیر ایمان کے آپ خُدا کی قُدرت میں نہیں بہہ سکتے اور اس طرح آپ کبھی کسی اہم تبدیلی کا تجربہ حاصل نہیں کر پائیں گے۔

خُدا کی قُدرت آپ میں ایک مافوق اُلفطرت کام کرے گی۔

ایک لفظ جو ہماری زندگیوں میں خُدا کے کام کو سمجھنے کے لئے بہت ضروری ہے وہ لفظ "مافوق اُلفطرت" ہے۔ لفظ "مافوق اُلفطرت" کو سمجھنا اس لیے ضروری ہے کیوں کہ خُدا جو کچھ بھی ہماری کی زندگیوں میں کرتا ہے وہ "مافوق اُلفطرت" کام ہوتا ہے۔

تاہم،اِس سے پیشتر کے ہم مزید آگے بڑھیں، میں "مافوق اُلفطرت" کی تعریف بیان کرنا چاہتاہُوں:

ایک "مافوق اُلفطرت" کام

ایک "مافوق اُلفطرت "کام خُداکاوہ کام ہے جو وہ ہمارے ایمان کے ذریعہ کرتا ہے،اُس کام میں کوئی بھی فطری یاانسانی وضاحت نہیں ہوتی۔

میں آپ کو"مافوق اُلفطرت "کام پر مبنی ایک کہانی کے ذریعے وضاحت پیش کرتاہُوں، یہ کہانی یریحو کی دیوار کے گرنے کے بارے میں ہے۔ [یشوع 5- 6:3]

"سو تم سب جنگی مرد شہر کو گھیر لو اور ایک دفعہ اُس کے چوگرد گشت کرو۔ چھ دن تک تم ایسا ہی کرنا۔اور سات کاہن صندوق کے آگے آگے مینڈھوں کے سینگوں کے سات نرسنگے لیے ہُوئے چلیں اور ساتویں دن تم شہر کے چاروں طرف سات بار گھومنا اور کاہن نرسنگے پُھونکیں۔اور یوں ہو گا کہ جب وہ مینڈھے کے سینگ کو زور سے پُھونکیں اور تم نرسنگے کی آواز سُنو تو سب لوگ نہایت زور سے للکاریں۔تب شہر کی دیوار بِالکل گر جائے گی اور لوگ اپنے اپنے سامنے سیدھے چلے جائیں۔"

میں چاہوں گا کہ آپ اِن آیات کو دوبارہ پڑھیں اور اس کہانی میں خُود کو دیکھیں۔ کیا ہوتا اگر خُدا آپ سے کہتا کہ سات دن کے لیے یریحو کی دیوار کو گھیر لو اور ساتویں دن نرسنگے پُھونکنا، للکارنا اور تب دیواریں گر جائیں گی؟[میں آپ کو بتانا چاہتاہُوں کہ خُدا نے اُنھیں یہ نہیں کہا کہ کرین لاؤ] ہم جانتے ہیں کہ اُنھوں نے کیا کیا جس سے اُس شہر کی دیواریں برباد ہو گئیں۔ ہمارے سمجھنے کے لیے اہم نکتہ یہ ہے کہ خُدا نے اُنھیں صرف اُس شہر کو "گھیرنے، نرسنگے پُھونکنے اور للکارنے "کو کہا تھا۔ یہ سب اُنھوں نے ایمان سے کیا۔ تاہم،اِن میں سے کسی چیز کے سبب سے دیواریں نہیں گریں۔ تاہم، میں وہ دیواریں گرنے کا سبب انسانی طاقت یا کوئی بھی دنیاوی چیز نہیں تھی۔ خُدا کے مقرّرہ وقت پر، خُدا نے اپنی مافوق اُلفطرت قُدرت سے اُن دِیواروں کو گرادیا۔

اس متعلق سوچیں: کیا یہ ممکن ہے کہ خُدا ایسا ہی کوئی مافوق اُفطرت کام آپ کے اندر بھی کرنا چاہتا ہو؟ کیا اُس نے وعدہ نہیں کیا کہ وہ آپ کے جھوٹے عقیدوں، گناہ، اور آپ کے زخموں کی دِیواروں کو گرادے گا؟ تاہم، آپ کا کام ایمان سے چلنا اور خُدا کی مافوق اُلفطرت قُدرت پر بھروسا کرنا ہے، پھر جیسے وہ کہتا ہے وہ کرے گا۔ مثال کے طور پر جب دیواریں گر گئیں تو یہودی خُدا کے کلام میں کھڑے تھے۔

<u>سوال:</u> آپ کون سا مافوق اُلفطرت کام چاہتے ہیں کہ خُدا آپ کی زندگی میں کرے؟ کیا یہ اندرونی جدوجہد پر فتح پانے کے بارے میں ہے؟ گناہ کی عادت سے آزادی یا جسمانی روّیے کی تبدیلی ہے؟

<u>دھیان وگیان/غور وفکر کریں:</u> [یشوع 5- 6:3] پر توجہ فرمائیں اور اس سوال کے متعلق سوچیں، "اگر خُدا یریحو کی دُنیاوی دیواروں کو گرا سکتا ہے،" پھر اگر آپ ایمان سے چلیں تو کیا وہ آپ کے جُھوٹے عقیدے کی دیواروں، گناہ کی دیواروں اور مضبوط قلعوں کو نہیں ڈھا سکتا؟"

<u>خُدا سے بات چیت کریں:</u> ایمان سے قدم اُٹھانا شروع کریں اور خُدا سے کہیں کہ وہ اُن دیواروں کو گراتا جائے۔

<u>خُدا کے مافوق اُلفطرت کام کے متعلق ہمیں کیا سمجھنے کی ضرورت ہے۔</u>

غالباً یہ کہنا آسان ہے کہ زیادہ تر مسیحی سمجھتے ہیں، خُدا کی قُدرت مافوق اُلفطرت ہے۔ تاہم جب میں کہتاہُوں کہ خُدا اُن میں مافوق اُلفطرت کام کرنا چاہتا ہے، تو انھیں یہ بات سمجھنے میں بہت مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پس جب خُدا کی قُدرت کے بارے میں ہمارے اندر کام کرنے کا ذکر ہو تو مافوق اُلفطرت کا کیا مطلب ہے؟ اس سوال کا جواب جاننے کے لئے آئیں دو اہم سچّائیاں دیکھتے ہیں۔

1: ممکن ہے کہ آپ زیادہ تر خُدا کی قُدرت کو اپنے اندر کام کرتے ہوئے محسوس یا تجربہ نہ کرتے ہوں۔

اگر آپ تھوڑی دیر کے لئے میرے ساتھ شامل ہوں گے تو میرا خیال ہے کہ میں آپ کو دکھا سکتا ہوں کہ میں نے جو کہا اس سے میرا کیا مطلب ہے۔ میرے ساتھ ابھی ایمان سے قدم اُٹھائیں۔ صرف یہ کہیں، "خُداوند، میں اس وقت تجھ پر بھروسا کر رہا ہوں کہ تیری قُدرت مجھ میں ہے"۔ اگر آپ نے ایمان سے یہ کہا ہے، تو کیا آپ کو کچھ محسوس ہو رہا ہے؟ کیا آپ خُدا کی کثرت کی قُدرت کو اپنے اندر کام کرتے ہوئے تجربہ کر رہے ہیں؟ زیادہ تر یُوں ہوگا کہ جب آپ ایمان سے چلیں گے تو آپ خُدا کی قُدرت کو اپنے اندر محسوس نہیں کریں گے۔ ایسا کیوں ہے؟ جواب کے لیے 2 کرنتھیوں 5/7 کو دیکھیں۔

"کیوں کہ ہم ایمان سے چلتے ہیں نہ کہ آنکھوں دیکھے پر۔"

اس آیت میں پولس ہمیں بتا رہا ہے کہ ہم ایمان سے چلتے ہیں یعنی ہم اپنے احساسات یا تجربات سے نہیں صرف ایمان سے چلتے ہیں۔ اکثر ایسا ہوگا کہ آپ خُدا کی زندگی اور قُدرت کو اُسی وقت محسوس یا تجربہ **نہیں** کر پائیں گے اور یہ کیوں مایوس کن ہو سکتا ہے؟ انسان ہونے کے طور پر ہم زندگی کو ہر وقت اپنی پانچ حسّوں (حواسِ خمسہ) کے ذریعے محسوس اور تجربہ کرتے ہیں۔ پس محسوس کرنا اور تجربہ کرنا ہماری زندگی کے بہت اہم حصّے ہیں، اسی لیے یہ شامل کر دینا آسان ہے کہ ہم جب ایمان سے چلیں گے تو خُدا کے کام کو محسوس اور تجربہ کریں گے۔

سچّائی یہ ہے کہ جب آپ ایمان سے چلتے ہیں تو آپ خُدا کی زندگی اور قُدرت کے بہاؤ کو اپنے اندر اتنا زیادہ محسوس یا تجربہ نہیں کرتے۔

ایک شخصی مثال

میں نے اپنے ایمان کا سفر شروع کیا اور میری چند خواہشوں میں سے ایک خواہش یہ تھی کہ خُدا مجھے اُن زخموں سے شفا دے جو مجھے میرے جسمانی باپ سے لگے تھے۔ شفا کی راہ پر چلنے کے لئے میں نے ایمان سے قدم کچھ اس طرح سے اُٹھایا۔ "خُداوند مجھے میرے جسمانی باپ کی طرف سے لگے زبانی، جذباتی اور جسمانی زخموں سے شفا دے۔" اُسی لمحہ خُدا کی ساری قُدرت مجھے شفا دینے کے لئے میرے اندر جاری ہو گئی تھی۔ تاہم میں خُدا کی شفائیہ قُدرت کو کسی بھی طرح سے محسوس نہیں کر رہا تھا۔ حتیٰ کہ ہمیں خُدا کی قُدرت محسوس نہ بھی ہو، خُدا کی سچّائی ہمیں کیا بتاتی ہے؟ چاہے مجھے محسوس ہو یا نہ ہو، خُدا کی قُدرت میرے اندر ہی جاری تھی۔ سچّائی یہ ہے، اگرچہ میں خُدا کی شفائیہ قُدرت کو اپنے اندر محسوس نہیں کر رہا تھا تو اس سے یہ سچّائی نہیں بدل جاتی کہ خُدا میری شفا کے لئے مجھ میں کام کر رہا تھا۔

تاہم، ایمان سے چلنے کی اہم سچّائی یہ ہے:

ایمان سے چلنے کی ایک اہم سچّائی:

یقین کریں کہ جب آپ ایمان سے قدم اُٹھاتے ہیں تو خُدا آپ میں کام کر رہا ہوتا ہے۔ ایمان سے چلتے ہوئے ضروری نہیں کہ آپ اُسی وقت خُدا کی قُدرت کو کام کرتے ہوئے محسوس یا تجربہ کریں۔

سوالات: کیا آپ نے ماضی میں کبھی ایمان سے چلنے کی کوشش کی تھی؟ لیکن آپ نے صرف اس لیے ہار مان لی یا ایمان سے چلنا چھوڑ دیا کیوں کہ آپ خُدا کی قُدرت کو اپنی زندگی میں کام کرتے ہوئے تجربہ یا محسوس نہیں کر رہے تھے؟ کیا یہ جاننے سے آپ کو ایمان سے چلنے کے متعلق بہتر سمجھ حاصل ہُوئی کہ چاہے آپ خُدا کی قُدرت کو کام کرتے ہُوئے محسوس یا تجربہ کریں یا نہ کریں پھر بھی سچ یہی ہے کہ خُدا کی قُدرت آپ کے اندر کام کر رہی ہے؟

دھیان و گیان غور و فکر کریں: اس سچّائی پر توجہ فرمائیں کہ چاہے ہم خُدا کی قُدرت کو کام کرتے ہوئے محسوس یا تجربہ کریں یا نہ کریں سچّائی یہی ہے کہ جب ہم ایمان سے چلتے ہیں تو اُس کی قُدرت ہمارے اندر کام کر رہی ہوتی ہے۔

خُدا سے بات چیت کریں: خُدا سے کہیں وہ آپ کو گہرا مکاشفہ عطا کرے کہ جب آپ ایمان سے قدم اُٹھاتے ہیں تو اگر آپ خُدا کی زندگی اور قُدرت اُسی لمحہ کام کرتے ہوئے محسوس یا تجربہ نہ بھی کریں پھر بھی آپ اس سچّائی پر قائم رہیں کہ اُس کی قُدرت اور زندگی آپ کے اندر کام کر رہی ہے۔ اپنی زندگی کے جن حِصّوں میں آپ تبدیلی چاہتے ہیں اُن حِصّوں میں ایمان سے قدم اُٹھانا شروع کریں۔ ہو سکتا ہے آپ کو تبدیلی محسوس نہ ہو رہی ہو اس لیے خُدا سے کہیں کہ آپ کو قائل کرے کہ وہ کام کر رہا ہے۔

اس بنیادی سچّائی کو نہ جاننے یا اس پر ایمان نہ رکھنے کی وجہ سے لوگ ایمان سے چلنا چھوڑ دیتے ہیں۔

تیسرا دِن

2: آپ یہ نہیں جان سکتے کہ خُدا کی قُدرت آپ میں کس طرح کام کر رہی ہے۔

"اپنی راہ خُداوند پر چھوڑ دے اور اُس پر توکّل کر۔ وہی سب کچھ کرے گا۔" [زبور 37/5]

اس کے علاوہ، ہم نہیں جان سکتے کہ خُدا کی قدرت کیسے ہم میں کام کرتی اور ہمیں تبدیل کرتی ہے۔ فوج کا ایک جملہ ہے جو میں اکثر استعمال کرتا ہُوں اور وہ یہ ہے، "آپ کو بنیاد جاننے کی ضرورت ہے"۔ خُدا کے ساتھ بھی ایسا ہی ہے۔ پس جب خُدا ہمیں یہ نہیں بتا رہا کہ وہ ہمیں کیسے بدلتا ہے تو ہمیں یہ جاننے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ یہ بہت ہی مایوس کن ہو سکتا ہے کیوں کہ ہم ہمیشہ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کوئی چیز یا ہر چیز کیسے کام کرتی ہے۔ تاہم، خُدا آپ کو نہیں بتائے گا کہ وہ کیسے کام کر رہا ہے۔ جب آپ ایمان سے چلتے ہیں تو خُدا اپنے وعدہ کے مطابق آپ میں کام کرتا ہے۔

مافوق اُلفطرت کا بھی یہی مطلب ہے کہ خُدا آپ کو نہیں بتاتا، وہ کیسے آپ کی زندگی میں تبدیلی کا کام کرتا ہے۔

چند بڑی مشکلات میں سے ایک مشکل یہ ہے کہ جو سچّائیاں میں آپ سے بانٹ رہا ہُوں ان کے ساتھ میں یہ بیان نہیں کر سکتا کہ خُدا آپ کی زندگی میں تبدیلی کا کام کیسے کرتا ہے، نہ ہی خُدا بتاتا ہے اور [نہ ہی بتائے گا] کہ وہ اپنا کام کیسے کرتا ہے۔ وہ صرف چاہتا ہے کہ آپ اُس میں ہو کر ایمان سے قدم اُٹھائیں اور یہ ایمان رکھیں کہ وہ اپنا مافوق اُلفطرت کام آپ میں کر رہا ہے۔ اسی لئے ایمان سے چلنے کے بارے میں کوئی فارمولا یا تقاضوں کی فہرست نہیں ہے جسے آپ نے پُورا کرنا ہے۔ خُدا کا آپ میں کام کرنے کا ایک انوکھا طریقہ ہے جو آپ یا کوئی دُوسرا معلوم نہیں کر سکتا۔

کیوں کہ خُدا کا کام مافوق اُلفطرت اور انفرادی طور پر عجیب ہوتا ہے اس لئے ہم مسیحی زندگی کو کوئی فارمولا یا تقاضوں کی فہرست نہیں بنا سکتے۔

اس سوال کے بارے میں سوچیں: کیا یہ ممکن ہے کہ خُدا ہمارے ایمان کی ترقی کے لیے ہمیں یہ نہ بتا رہا ہو کہ وہ کیسے کام کر رہا ہے؟

سوالات: آپ ایسا کیوں سوچتے ہیں کہ ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ خُدا ہماری زندگیوں میں کیسے کام کر رہا ہے؟ اگر ہم یہی جاننے کی ضرورت پر قائم رہیں گے تو اس کے کون سے منفی نتائج ہو سکتے ہیں؟

____

____

کیا آپ کو بہتر سمجھ ہے کہ کیوں مسیحی زندگی بسر کرنے کے لئے ہم کوئی فارمولا یا تقاضوں کی فہرست نہیں بنا سکتے تاکہ ان کی پیروی کریں؟

دھیان و گیان غور و فکر کریں: زبور 37/5 پر توجہ فرمائیں اور خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کو یہ جاننے کی ضرورت سے دُور کرے کہ خُدا آپ کی زندگی میں کیسے کام کر رہا ہے۔

خُدا سے بات چیت کریں: جب آپ زندگی کے اُن حصّوں میں ایمان سے قدم اُٹھاتے ہیں جن میں آپ تبدیلی کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں تو خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کو اطمینان دے تاکہ آپ اس متعلق فکرمند نہ ہوں کہ خُدا کیسے کام کرتا ہے یا کرے گا۔

اس کا ہر گز مطلب یہ نہیں کہ آپ تبدیلی کا تجربہ نہیں کریں گے۔

آپ شاید خُدا کے کام کو محسوس یا تجربہ نہ کرتے ہوں لیکن آخرکار آپ اپنی سوچ، عقیدے، رائے اور فیصلہ کرنے کی قابلیت میں تبدیلی کا تجربہ کریں گے۔

خُدا چاہتا ہے کہ آپ ان تبدیلیوں کا تجربہ کریں جو وہ آپ کی زندگی میں کرنا چاہتا ہے اور کرے گا۔ تاہم، ایسا ہو سکتا ہے کہ اصل تبدیلی کے آنے سے پہلے آپ کو کچھ بھی محسوس یا تجربہ نہ ہو رہا ہو۔

مثال کے طور پر، آپ ایمان سے خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کو ناکامی کے ڈر سے آزاد کرے۔ جیسے ہی آپ ایمان سے چلتے ہیں خُدا کی قدرت آپ کو آزاد کرنے کیلئے آپ کے اندر کام کرنا شروع کر دیتی ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ اس آزادی کے سارے عمل کو آپ محسوس یا تجربہ نہ کر پائیں۔ تاہم، خُدا کے مقرّرہ وقت میں آپ ایک دن ناکامی کے ڈر سے آزادی کا تجربہ کریں گے۔ کُنجی یہ ہے کہ آپ ضرور ہی ایمان سے چلتے رہیں تاکہ اُس تبدیلی کا تجربہ کر سکیں جس کا آپ تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔

تاہم، آپ کے ایمان سے چلنے کے تعلق سے کلیدی سوال یہ ہے:

کیا آپ اپنی زندگی میں تبدیلیوں کا تجربہ کرنے کے لیے زیادہ دیر تک ایمان سے چلیں گے؟

ہم نہیں جانتے (اور نہ خُدا ہمیں بتا رہا ہے) کہ تبدیلی کا تجربہ کرنے کے لیے ہمیں کتنی دیر تک ایمان سے چلتے رہنا ہے، پس ہمیں تب تک ایمان سے چلتے رہنا ہے جب تک ہم اپنی زندگی میں تبدیلی کا تجربہ نہیں کر لیتے۔ ہم بعد میں اس متعلق مزید بات کریں گے کہ ایمان سے چلتے ہوئے ہمیں کیا توقع رکھنی ہے۔ جب آپ مافوق اُلفطرت تبدیلیوں کا تجربہ کرتے ہیں تو کیا ہوتا ہے؟

تبدیلی مسیح جیسا/ مسیح پر بھروسا پیدا کرتی ہے۔

"اور مجھے اس بات کا بھروسا ہے کہ جس نے تم میں نیک کام شروع کیا ہے وہ اُسے یسوع مسیح کے دن تک پُورا کر دے گا۔" (فلپیوں 1/6)

پالوس کس قسم کے بھروسے کی بات کر رہا ہے؟ وہ خُود پر بھروسے کی بات نہیں کر رہا اس کے برعکس، پالوس ایسے خُدا پر بھروسے کی بات کر رہا ہے جس سے خُدا ہم میں مسیح جیسا بھروسا پیدا کرتا ہے۔ کیوں؟ پولس اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ اُس نے خُود پر یا اپنی کسی صلاحیت پر نہیں بلکہ خُدا پر بھروسا رکھنے کی وجہ سے کئی مافوق اُلفطرت تبدیلیوں کا تجربہ کیا ہے۔ یعنی پولس خُدا کی صلاحیت پر مسیح جیسا بھروسا رکھنے کے بارے میں بات کر رہا ہے۔

مسیح جیسا یا مسیح پر بھروسا رکھنے کے نتائج یہ ہیں کہ آپ اپنی زندگی میں مافوق اُلفطرت تبدیلیوں کا تجربہ کرنا شروع کرتے ہیں۔

میں یہ ایمانداری سے کہوں گا کہ میں نے بہت کم مسیحی ایسے دیکھے ہیں جو خُدا پر بھروسا کرتے ہوں کیوں کہ زیادہ تر مسیحی مافوق اُلفطرت تبدیلیوں کا تجربہ کرنے کے لیے زیادہ دیر تک ایمان سے چلتے ہی نہیں ہیں۔ تاہم، میں آپ کی حوصلہ افزائی کروں گا کہ زیادہ سے زیادہ ایمان سے چلتے رہیں تاکہ آپ مسیح جیسے بھروسے کا تجربہ کریں اور ایک دن پولس کے ساتھ کہہ سکیں:

"اب جو ایسا قادِر ہے کہ اُس قُدرت کے موافق جو ہم میں تاثیر کرتی ہے ہماری درخواست اور خیال سے بہت زیادہ کام کر سکتا ہے۔" [افسیوں 3/20]

تاہم، یاد رکھیں کہ مسیح جیسا بھروسا رکھنا ایک تکمیل پانے والا عمل ہے۔ پولس کے یہ الفاظ [میں نے یقین کیا ہے۔ Persuaded] 2 تیمتھیس 1/12 میں ایک تکمیل پانے والے عمل کو ظاہر کرتے ہیں۔

"اِسی باعث سے میں یہ دُکھ بھی اُٹھاتا ہُوں لیکن شرماتا نہیں کیوں کہ جس کا میں نے یہ یقین کیا ہے اُسے جانتا ہُوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری امانت کی اُس دن تک حفاظت کر سکتا ہے۔"

جیسے ہی ہم ایمان سے چلتے ہیں تو ہمارے لیے بھی یہی سچ ہو گا تا کہ ہم اپنی زندگیوں میں خُدا کے تبدیلی کے کام کا تجربہ کر سکیں۔ پولس کی طرح، ہمیں یقین کرتے رہنا ہو گا، خُدا کے ارادہ اور صلاحیت کے متعلق کہ خُدا ہماری زندگیوں میں کام کر رہا ہے۔

تاہم، جب ہم تبدیلی کا تجربہ کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ ایمان سے چلتے ہیں ہمارا بھروسا خُدا پر بڑھتا جاتا ہے۔

سوال: اگر آپ وہ تبدیلیاں تجربہ کر سکیں جن کا خُدا نے وعدہ کیا ہے تو خُدا کی صلاحیت اور آپ کی زندگی کو تبدیل کرنے کی خواہش آپ کے خُدا پر بھروسے کے لیے کیا کرے گی؟
دھیان و گیان/غور و فکر کریں: (2 تیمتھیس 1/12) پر توجہ فرمائیں اور پاک رُوح سے کہیں کہ وہ خُدا پر بھروسے کی گہرائی کو آپ پر عیاں کرے۔
خُدا سے بات چیت کریں: خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کو اپنی صلاحیت اور آپ کی زندگی تبدیل کرنے کی خواہش کے تعلق سے آپ کو مائل کرے۔ اُس سے کہیں کہ وہ آپ کو اس متعلق کہ وہ کون ہے اور کیا کرنے کا وعدہ کرتا ہے آپ کے ایمان کو پختہ کرے۔
مثال: "خُداوند تجھ پر میرا بھروسا اتنا پختہ نہیں ہے، میں چاہتا ہوں کہ تُو میری زندگی کو تبدیل کرتا کہ میں تیری اس صلاحیت پر بھروسا کر سکوں جو میری زندگی تبدیل کر سکتی ہے۔

چوتھا دِن

مسیح کے وسیلہ سے زندگی بسر کرنا (آپ کی خاص زندگی کے طور پر)

ہم نے اس سچائی کو جانا کہ جب ہم ایمان سے چلتے ہیں تو خُدا کی قُدرت ہمارے اندر کام کرتی ہے۔ اس کے علاوہ، جب ہم ایمان سے قدم اُٹھاتے ہیں تو ہمارے اندر مسیح کی زندگی جاری ہو جاتی ہے۔ تاہم، اس حصّہ میں، میں چاہتا ہُوں کہ ہم "مسیح ہماری زندگی ہے" اور اُس کی زندگی ہم میں جاری ہونے کے گہرے مطلب اور اس کے عملی اطلاق کو سمجھیں۔
آپ کو یہ دو آیات یاد ہوں گی جو ہم نے سبق نمبر 1 میں پڑھیں تھیں۔ جس سے یہ وضاحت ملتی ہے کہ مسیح ہماری زندگی ہے؟

"مسیح جو آپ کی زندگی ہے۔" [کلسیوں 3:4]

"راہ حق اور زندگی میں ہُوں۔" [یوحنا 14/6]

اس کا کیا مطلب ہے کہ مسیح آپ کی زندگی ہے؟

مسیح آپ کی زندگی کے طور پر مسیح آپ کی زندگی ہے اس کا کیا مطلب ہے کہ آپ کو مافوق الفطرت، مسیح کی خصوصیات حاصل ہیں جو صرف مسیح کی طرف سے ہی فراہم کی جا سکتیں ہیں۔

مسیح کی خصوصیات کی مثالیں حاصل کرنے کے لیے ،آئیں مندرجہ ذیل آیات کو دیکھتے ہیں:

"مگر رُوح کا [مسیح کا] پھل محبّت۔ خُوشی۔ اطمینان۔ تحمُّل۔ مِہربانی۔ نیکی ایمانداری۔ حِلم۔ پرہیزگاری ہے۔" [گلتیوں 23-5:22]

"پس خُدا کے بر گزیدوں کی طرح جو پاک اور عزیز ہیں دردمندی اور مہربانی اور فروتنی اور حِلم اور تحمُّل کا [مسیح کا] لباس پہنو۔ اگر کسی کو دوسرے کی شکایت ہو تو ایک دوسرے کی برداشت کرے اور ایک دوسرے کے قصور معاف کرے جیسے خُداوند نے تمھارے قصور معاف کئے ویسے ہی تم بھی کرو۔ اور ان سب کو اُوپر محبّت کو جو کمال کا پٹکا ہے باندھ لو۔" [کلسیوں 14-3:12]

"غرض خُداوند میں اور اُس کی قُدرت کے زور میں مضبوط بنو۔" [افسیوں 6/10]

گلتیوں 23-5:22 میں روح کا پھل، کلسیوں 14-3:12 ہمیں خُود کو کون سالباس پہنانا ہے، (دردمندی، مہربانی، فروتنی۔۔) اور افسیوں 6/10 میں لکھا ہے کہ مسیح میں "مضبوط" بنو یہ سبھی مسیح کی خصوصیات کی مثالیں ہیں۔

آئیں سبق نمبر 1 میں مسیح آپ کی زندگی ہے، اس کے مطلب اور اس کے متعلق مسیح کی خصوصیات کی فہرست کو دوبارہ دیکھتے ہیں۔

مسیح آپ کی زندگی ہے اِس کا مطلب ہے کہ مسیح آپ کی:

[غیر مشروط محبت، آزادی، معافی، امتیاز کرنا، فتح، صبر، سمجھ، قابل، بے غرض، حلم، زور، خاکساری، آرام، پرہیز گاری، قبولیت، اطمینان، بے خوفی، بھروسا، ترس، وفاداری، ایمان، قدرت، حکمت، دلیری، حوصلہ، خوشی ہے۔]

کچھ دیر کے لیے اس بارے میں سوچیں: مذکورہ بالا فہرست میں موجود ہر خصوصیت ہر وقت مسیح میں آپ کے لیے دستیاب ہے۔ تاہم، آپ دوبارہ اس فہرست کو توجہ سے دیکھیں۔
ان میں سے کون سی ایسی خصوصیات ہیں جو آپ سب سے زیادہ تجربہ کرنا چاہتے ہیں؟

مسیح کی زندگی کی خصوصیات میں اور انسانی خصوصیات میں کیا فرق ہے؟

مسیح کی خصوصیات کے متعلق بہتر طور پر سمجھنے کے لئے ہمیں پہلے یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ رُوحانی ہونے کے ساتھ ساتھ انسان کی کچھ انسانی خصوصیات بھی ہوتی ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ انسانی عالم میں ہم اطمینان، صبر اور مضبوط ہونے کا تجربہ بھی کرتے ہیں تاہم، آئیں مسیح کی زندگی کی خصوصیات اور انسانی خصوصیات کا موازنہ کرتے ہیں:

انسانی خصوصیات: احساسات اور تجربات انسان سے پیدا ہوتے ہیں جو کہ ہمارے حالات اور رشتوں کے سبب سے بدل سکتے ہیں۔

مثال کے طور پر، فرض کریں کہ آپ کا آج کا دن بہت اچھا گزر رہا ہے۔ آپ انسانی اطمینان، خوشی اور محفوظ محسوس کر رہے ہیں۔ تاہم، جب آپ اپنے گھر آئے تو آپ نے دیکھا کہ آپ کے گھر میں سب کچھ ٹوٹا پھُوٹا پڑا ہُوا ہے، ایک پائپ کے ٹوٹنے کی وجہ سے ایسے جیسے گھر میں پانی کا سیلاب آیا ہے اور آپ کا 2 سال کا بیٹا شدید درد کے عالم میں چِلا رہا ہے۔

یہ سب دیکھنے کے بعد فوراً ہی آپ کے انسانی اطمینان، خوشی اور محفوظ محسوس ہونے والے احساسات کا کیا ہو گا؟ وہ سب ہوا ہو جائیں گے۔ مسیح کی زندگی کی خصوصیات پر مبنی زندگی بسر کرتے ہوئے اگر ایسی کسی حالت کا سامنا ہو تو کیا ہو گا؟ اس سوال کا جواب دینے سے پہلے میں مسیح کی زندگی کی خصوصیات کی تعریف بیان کرنا چاہتا ہُوں۔

مسیح کی خصوصیات: مسیح کی مافوق اُلفطرت خصوصیات جو کہ خُود مسیح فراہم کرتا ہے، حالات یا رشتوں کے سبب سے بدل نہیں سکتیں۔

"اب میں اُن دُکھوں کے سبب سے خُوش ہُوں جو تمھاری خاطر اُٹھاتا ہُوں۔۔۔۔" [کُلسیوں 1:24]

پولس ایمان سے چلتے چلتے اس مقام پر آ چکا تھا جہاں وہ اپنی مصیبتوں میں بھی خوشی کا تجربہ کر رہا ہوتا تھا یہ انسانی خوشی نہیں تھی کیوں کہ یہ ناممکن ہے کہ انسان جب مصیبت سے گزر رہا ہو تو اُسی وقت وہ خوشی کا تجربہ کر رہا ہو۔ پولس مسیح کی خوشی کا تجربہ کر رہا تھا جسے کوئی مصیبت کبھی چُرا نہیں سکتی تھی۔

مذ کورہ بالااُس مثال کو استعمال کرتے ہوئے، چلیں فرض کریں کہ جب آپ کا سامنا ڈکیتی، سیلاب یا کسی روتے ہوئے بچے سے ہوتا ہے تو آپ کو غصّہ، مایوسی یا بے صبری کا احساس ہونے لگتا ہے۔ اُسی لمحہ میں آپ ایمان سے مسیح کی خصوصیات یعنی اطمینان، خوشی اور صبر کو حاصل کر سکتے ہیں۔ (یادرکھیں کیوں کہ آپ کے اندر مسیح کی معموری ہے تو آپ کے اندر مسیح کی سبھی خصوصیات بھی موجود ہیں۔) یہ عملی طور پر کیسا معلوم ہوتا ہے؟

"خُداوند میں اپنی انسانی خوشی سے محروم ہو رہی/رہاہُوں اور مجھے غصّہ، مایوسی اور بے صبری محسوس ہونا شروع ہو رہی ہے۔ میں دُعا کرتی/کرتاہُوں کہ تیری قُدرت میرے ان احساسات کو اسی وقت مسیح کے اطمینان، خوشی اور صبر میں بدل دے"

اسی لمحے میں پاک رُوح کی قُدرت آپ کے غصّے، مایوسی اور بے صبری کو دبادے گی کیوں کہ مسیح آپ میں اپنا اطمینان اور صبر ڈال رہا ہے۔ ممکن ہے کہ آپ یہ فوراً محسوس نہ کر پائیں لیکن جب آپ مسیح کے اطمینان اور صبر پر توجہ کرتے رہیں گے تو آپ کے غصّے اور بے صبری کے احساسات کم ہو جائیں گے۔

مسیح کی خصوصیات اور انسانی خصوصیات میں اہم فرق یہ ہے کہ حالات یا رشتے آپ کو مسیح کی خصوصیات کا تجربہ کرنے سے نہیں روک سکتی اور نہ وہ ان خصوصیات کو چُرا سکتے ہیں۔

<u>سوال:</u> اگر آپ مسیح کی خصوصیات یعنی اطمینان، آرام، خوشی، صبر اور معافی سے زندگی بسر کریں گے تو اس سے آپ کو درپیش جدوجہد اور تنازعات پر کیسا اثر پڑے گا؟

<u>دھیان و گیان غور و فکر کریں:</u> کہ اگر آپ مسیح کی خصوصیات جن کی آپ خواہش رکھتے ہیں تجربہ کریں تو آپ کی زندگی کس طرح مختلف ہو گی۔

<u>خُداسے بات چیت کریں:</u> ایمان سے قدم اُٹھانا شروع کریں اور خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کو بدلے تاکہ آپ مسیح کے اطمینان، خُوشی اور معافی کا تجربہ کر سکیں۔

<u>مثال:</u> "خُداوند میری خواہش ہے کہ میں تیرے اطمینان میں چلوں۔ میں تُجھ پر بھروسا کرتا ہُوں کہ تُو میری زندگی بدلے گا اور میں تیرے اطمینان کا تجربہ کروں گا۔"

آئیں مزید اس بات کو دیکھیں کہ جس جدوجہد کا ہمیں ہر روز سامنا کرنا پڑتا ہے اس میں مسیح کو اپنی زندگی سمجھتے ہوئے کیسے زندگی بسر کریں۔

<u>اندرونی و بیرونی جدوجہد کے درمیان مسیح کی زندگی کے وسیلہ سے زندگی بسر کریں۔</u>

اس سے پیشتر کے ہم مسیح کو اپنی زندگی مانتے ہُوئے اُس کی زندگی کے وسیلے سے زندگی بسر کرنے کے متعلق بات کریں، میں اُن تمام جدوجہد کے متعلق آپ سے چند اہم خیالات بانٹنا چاہتا ہُوں۔ سب سے پہلے:

خُدا آپ بُرے حالات یا مشکلوں کو استعمال کر کے آپ کو یاد دلائے گا کہ آپ کو آپ کی ہر ضرورت کے لئے مسیح کی ضرورت ہے جو آپ کی زندگی ہے۔

جب میں کسی کو انفرادی طور پر یا کسی جوڑے کو شاگرد کی طرح سکھاتا ہُوں تو وہ صرف اپنے ماضی کی جدوجہد اور دَرد پر اپنی توجہ مرکوز رکھنا چاہتے ہیں جس کے نتیجے میں وہ ہمیشہ جدوجہد ہی کرتے رہتے ہیں۔ تاہم، یہ جاننا ضروری ہے کہ خُدا ان کی جدوجہد کو استعمال کر رہا ہوتا ہے تاکہ وہ دوبارہ خُدا پر انحصار کریں اور وہ ان حالات میں مسیح کو اپنی زندگی جان کر اُس کی خصوصیات کا تجربہ کریں۔ اگر ہم اس طرح کے حالات میں یہ نہیں سمجھتے کہ مسیح جو ہماری زندگی ہے ہمیں اس کی ضرورت ہے تو پھر ہم اپنی ہی صلاحیت کو استعمال کر کے کسی مشکل کا حل یا ماضی کی جدوجہد سے آزاد ہونے کی کوشش شروع کر دیں گے۔

ہماری جدوجہد کے بارے میں مجھے یہ بتانا بہت پسند ہے:

ممکن ہے کہ خُدا آپ کو وہ مشکل حل کرنے دے جس کو آپ حل نہیں کر سکتے کیوں کہ وہ چاہتا ہے آپ اُس پر ایمان رکھیں، اِنحصار کریں کہ آپ جس مشکل کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اس کو آپ نہیں لیکن صرف خُدا ہی حل کر سکتا ہے۔

سوال: کیا آج آپ اپنی اندرونی جدوجہد، آپ کے رشتوں یا مخالف حالات میں سے کسی مشکل کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن آپ اس کو حل کرنے میں ناکام ہیں؟

(پانچواں دِن)

جس (مسیح) نے کہا "میں ہُوں" اُس سے حاصل کریں۔

تمام کوششیں ایک ضرورت کو پیدا کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر آپ کی کوشش، اطمینان، صبر اور حکمت۔۔۔ کے لئے ایک ضرورت کو پیدا کر سکتیں ہیں۔ پولس کے ذریعہ خُداوند فلپیوں 4:19 میں کہتا ہے:

"میرا خُدا اپنی دولت کے موافق جلال سے مسیح یسوع میں تمھاری ہر ایک احتیاج رفع کرے گا۔"

پولس کہہ رہا ہے کہ یسوع مسیح ہماری تمام ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے۔ وہ ہماری تمام ضرورتوں کو اپنی ہی زندگی سے پورا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، یسوع نے یوحنا 14:6 میں کہا:

"راہ اور حق اور زندگی میں ہُوں۔"

جب مسیح نے ہماری تمام ضرورتوں کو پُورا کرنا ہوتا ہے، تو وہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ "میں ہُوں" تمہاری ہر ضرورت کو پورا کرنے والا، میں ہی پورا کر سکتا ہُوں اور کروں گا۔ اس کا مطلب سمجھنے کے لئے برائے مہربانی اس سبق کے آخری صفحہ پر "میں ہُوں" کہ نام سے ایک عنوان موجود ہے اُسے دیکھیں۔ جیسے کے آپ اس فہرست سے دیکھ سکتے ہیں کہ ہماری ہر ضرورت کے لئے مسیح ہم سے کہتا ہے "میں ہُوں"۔ میں آپ کو اس کی چند ایک عملی مثالیں دینا چاہتا ہُوں اور یہ کہ مسیح کی "میں ہُوں" کے طور پر کیا مناسبت ہو سکتی ہے۔

مثال نمبر 1: فرض کریں کہ آپ اپنے شوہر یا اپنی بیوی سے نامقبولیت کا تجربہ کر رہے ہیں۔ تو آپ کو مسیح کی قبولیت کی ضرورت ہے۔ یسوع آپ سے کہتا ہے، "میں تمہاری قبولیت ہُوں"۔ تاہم، آپ مسیح کی قبولیت کا کیسے تجربہ کر سکتے ہیں یہ اس کی ایک مثال ہے: "خُداوند، میں اپنے شوہر/اپنی بیوی سے نامقبولیت کا تجربہ کر رہا/رہی ہُوں۔ میں تجھ پر بھروسا کر رہا/رہی ہُوں کہ تُو میری قبولیت ہے۔"

مثال نمبر 2: فرض کریں کہ آپ جس کمپنی میں نوکری کرتے ہیں وہاں پر کام کی کمی کے سبب سے آپ کی نوکری چلے جانے کا خطرہ ہے۔ آپ بہت فکر مند ہیں۔ پس آپ کو مسیح کے اطمینان کی ضرورت ہے۔ یسوع آپ سے کہتا ہے، "میں تمہارا اطمینان ہُوں۔" تاہم، یہ ایک مثال ہے کہ آپ کیسے مسیح کے اطمینان کا تجربہ کر سکتے ہیں، "خُداوند میں اپنی نوکری چلے جانے کے متعلق پریشان اور فکر مند ہُوں۔ میں تجھ پر بھروسا کر رہا ہُوں کہ تو میرا اطمینان ہے۔"

دھیان و گیان غور و فکر کریں: اس سچّائی پر غور و فکر کریں کہ مسیح ہی "میں ہُوں" ہے۔

مشق: آج آپ کیسے بھی حالات میں ہیں اور مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں اُس کی اندرونی اور بیرونی جدوجہد میں آپ کو کس بنیادی چیز کی ضرورت ہے؟ "میں ہُوں" عنوان میں موجود فہرست کو دیکھیں اور آپ کی جدوجہد پر اطلاق ہونے والا "میں ہُوں" تلاش کریں۔

خُدا سے بات چیت کریں: مسیح سے کہیں کہ آپ کی جدوجہد کے متعلق جس چیز کی بھی آپ کو ضرورت ہے وہ اُسے پُورا کرے۔ جدوجہد کی شدّت کے باعث آپ کو مستقل طور اپنی توجہ مسیح پر مرکوز کرنی ہے تاکہ آپ کی صورتحال سے متعلق مسیح آپ کے لیے وہ فراہم کر سکے جس کی آپ کو ضرورت ہے۔

مسیح کے متعلق حتمی بیان کہ وہ ہماری زندگی ہے:

میں نے مسیحیوں کو کہتے سنا ہے کہ مسیح سے کہیں کہ وہ آپ کو صبر یا اطمینان ۔۔۔ دے۔ یہ ایسا ہے جیسے کسی دواساز سے ایک نسخے کے لئے کہا جا رہا ہے۔ تاہم، کُلسیوں 2/9 کے مطابق، جب مسیح مکمل طور پر ہمارے اندر رہے اور اس کا اطمینان، خوشی اور آرام بھی ہمارے اندر رہے تو پھر کیا واقعی ہمیں اُس چیز کو حاصل کرنے کے لیے کہنے کی ضرورت ہے جو پہلے ہی ہمارے پاس موجود ہے؟ دُوسرے الفاظ میں، یسوع کوئی رُوحانی دواساز نہیں ہے جو ہمیں ہماری ضرورت کی چیزیں دیتا ہے بلکہ، وہ تو کہہ رہا ہے "میں ہُوں" جس کی تمہیں ضرورت ہے۔ مثالیں: (میں تمہارا اطمینان ہُوں، خوشی ہُوں اور آرام ہُوں)۔ تاہم، جیسے کہ ہم نے مذکورہ بالا مثالوں میں دیکھا، آپ کو مسیح سے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ اپنا اطمینان ، خوشی اور حکمت آپ کو "دے"۔ آپ کو صرف مسیح پر "بھروسا" کرنا ہے کہ وہ آپ کا اطمینان، خوشی اور حکمت ہے۔

سچّائی یہ ہے کہ مسیح آپ کی زندگی ہے۔ وہ آپ کو قوانین و ضوابط نہیں دے رہا بلکہ وہ مسلسل اپنی ہی زندگی آپ کو فراہم کر رہا ہے۔

ایمان سے قدم اُٹھائیں تاکہ جب آپ بُرے حالات کا سامنا کریں تو مسیح خُود آپ کی ضرورت پُوری کرے۔

آئیں کچھ مثالیں دیکھتے ہیں کہ آپ اگر اپنے کام کی جگہ پر، شادی میں اور حالات میں مسیح کو "میں ہُوں" مانتے ہُوئے اُس پر بھروسا کریں گے تو کیا ہو گا۔

آپ کے کام کی جگہ

مثال نمبر 1: فرض کریں کہ آپ کی نوکری انتہائی ذہنی دباؤ والی نوکری ہے۔ (کیا سب کی نوکری ایسی نہیں؟) آپ ایک دن کام پر گئے اور آپ کو معلوم ہُوا کہ یہ ذہنی دباؤ تو ایسے جیسے آپ کا مالک بن گیا ہے، یہ آپ سے اُس اطمینان اور آرام کو جو آپ کو مسیح میں حاصل ہے چُرا رہا ہے۔
مسیح کو اپنی زندگی مانتے ہوئے ایمان سے اُٹھایا ہُوا قدم کچھ ایسا ہو گا:

ایمان کا قدم: "خُداوند میری نوکری کا یہ بھاری ذہنی دباؤ مجھ پر حکومت کر رہا ہے۔ میں تجھ پر بھروسا کرتا ہوں کہ تُو میرا اطمینان ہے۔"

اہم سچّائی: اس سے پیشتر کے آپ کا سارا ذہنی دباؤ سچ میں ختم ہو اور آپ مسیح کے اطمینان کا تجربہ کریں، ممکن ہے کہ آپ کو ایمان کے کئی اقدام اُٹھانے پڑیں، لیکن آخرکار آپ اُس کے اطمینان کا تجربہ کریں گے۔

مثال نمبر 2: فرض کریں آپ نے اپنی نوکری کھو دی ہے اور آپ نے صرف مایوسی اور غصّہ محسوس کرنا شروع کر دیا ہے اور آپ کو مسیح کی دلیری اور ہمت کی ضرورت ہے۔

ایمان کا قدم: "خُداوند میں نے اپنی نوکری کھو دی ہے۔ میں مایوس اور پریشانی محسوس کر رہا ہوں۔ میں تجھ پر بھروسا کر رہا ہوں کہ اس بُری حالت میں تُو میرا اطمینان اور آرام ہے۔"

مشق: "میں ہُوں" صفحہ کو دیکھیں۔ آپ کا اپنی نوکری کھونا ایک ضرورت کو پیدا کر رہا ہے۔ اب کیا مسیح جو آپ کے لئے "میں ہُوں" ہے آپ کی ضرورت کو پُورا کر سکتا ہے؟ یہ کہنا شروع کریں کہ مسیح آپ کی ضرورت کو پورا کرنے والا "میں ہُوں" ہے۔

آپ کی شادی میں:

مثال نمبر 1: میں فرض کریں کہ آپ اپنے شوہر/اپنی بیوی سے مسیح کی محبت کے وسیلہ سے محبت کرنا چاہتے ہیں۔ (اگر نہیں، تو آئیں بات کریں۔) آپ جانتے ہیں کہ آپ کچھ بھی کر لیں لیکن آپ مسیح کی غیر مشروط محبت کو خُود سے پیدا نہیں کر سکتے۔ وہ محبت جسے آپ کے زندگی کے ساتھی کو ضرورت ہے۔ تاہم، اپنی زندگی کے ساتھی کے لیے مسیح کی محبت کو حاصل کرنا کچھ اس طرح ہو سکتا ہے:

ایمان کا قدم : "خُداوند میں اپنی زندگی کے ساتھی کے لئے غیر مشروط محبت پیدا نہیں کر سکتا۔ میں ایمان سے چاہتا ہوں کہ تُو مسیح کی غیر مشروط محبت سے میرے ذریعے میرے زندگی کے ساتھی سے محبت کر۔"

یادرکھیں: جیسے ہی آپ یہ دُعا کرتے ہیں تو ممکن ہے کہ آپ اپنے اندر مسیح کی محبت کا بہاؤ محسوس نہ کر پائیں لیکن آپ جانتے ہیں کہ ایمان سے ایسا ہو گیا ہے۔ یاد رکھیں کہ جب آپ ایمان سے چلتے ہیں، تو خُدا سچ میں مافوق اُلفطرت طور پر آپ کے ذریعے سے آپ کے زندگی کے ساتھی سے محبت کرتا ہے۔

چیلنج: جب بھی آپ کو یاد آئے آپ زیادہ سے زیادہ ایمان کے اقدام اُٹھائیں اور آپ نے اس بات پر غور کرنا ہے کہ آپ اپنے زندگی کے ساتھی کو کیسے دیکھتے ہیں یا وہ آپ کو کیسے دیکھتا/دیکھتی ہے۔ آپ اپنی ازدواجی زندگی میں مافوق اُلفطرت تبدیلی دیکھنا شروع ہو جائیں گے۔

مثال نمبر 2: فرض کریں کہ آپ کی زندگی کے ساتھی نے کچھ ایسا کیا ہے جس سے اُس نے آپ کا صبر چُرا لیا ہے۔ ایسی حالت میں آپ ایمان سے قدم اُٹھا کر مسیح کے صبر کا تجربہ کر سکتے ہیں۔

ایمان کا قدم: "خُداوند، میری بیوی/میرا شوہر میرے صبر کا امتحان لے رہا/رہی ہے۔ میں اقرار کرتی/کرتا ہُوں کہ تُو میرا صبر ہے۔" نوٹ: کیا آپ نے دیکھا میں یہ نہیں کہہ رہا، "یسوع میری مدد کر تاکہ میں صابر بنوں؟" وہ خُود ہی آپ کا صبر ہے۔

مشق: آپ اپنی ازدواجی زندگی کو دیکھیں اور سوچیں کہ آپ کو اپنی ازدواجی زندگی کے جھگڑوں میں مسیح سے جو آپ کی زندگی ہے کس چیز کی ضرورت ہے۔ ایمان سے قدم اُٹھانا شروع کریں اور مسیح یعنی "میں ہُوں" کی زندگی کا تجربہ کریں۔ ایک بار پھر آپ اُس "میں ہُوں" کے صفحے کو دیکھ سکتے ہیں۔

آپ کے حالات پر اطلاق:

ایمان کا قدم: "خُداوند میں بہت پریشان اور فکر مند ہُوں کہ میں کیسے گھر کے سب بِل ادا کروں گا۔ میں تیری حاکمیت پر بھروسا کر رہا ہُوں اور اقرار کرتا ہُوں کہ تُو میرا اطمینان اور اعتماد ہے اور تُو ہی میری ہر ضرورت کو پورا کرے گا۔"

ایمان کا قدم: "خُداوند میں بہت پریشان اور فکر مند ہُوں کہ میں کیسے گھر کے سب بِل ادا کروں گا۔ میں تیری حاکمیت پر بھروسا کر رہا ہوں اور اقرار کرتا ہُوں کہ تُو میرا اطمینان اور اعتماد ہے اور تُو ہی میری ہر ضرورت کو پورا کرے گا۔"

مثال نمبر 2: فرض کریں آپ کو ڈاکٹر کے دفتر جا کر اس سے پتہ چلا کہ آپ کو کوئی بیماری ہے اور آپ کے اندر خوف بڑھنا شروع ہو گیا لیکن آپ کو ایمان سے قدم اُٹھانے کا فیصلہ کرنا ہے۔

ایمان کا قدم: "خُداوند میں خوف زدہ ہُوں اور میں نہیں جانتا کہ اس حالت میں میرے ساتھ کیا ہو گا۔ میں تُجھ پر بھروسا کر رہا ہُوں کہ تُو میری طاقت اور ہمت ہے تاکہ یہ خوف میرے اندر سے نکل جائے۔"

مشق: کسی بھی بُری یا مخالف صورتحال کو دیکھیں (مالی، یا صحت وغیرہ) اور تعین کریں کہ اُس صورتحال کے سبب سے کون سی ضروریات پیدا ہو رہی ہیں۔ دوبارہ "میں ہُوں" کے صفحے پر جائیں اور اس طرح کے حالات و واقعات میں ایمان سے قدم اُٹھائیں۔

جب آپ مسیح کو اپنی زندگی اپنی زندگی مان کر بھروسا کریں تو یہ اہم نکات یاد رکھیں۔

1: جب آپ مسیح پر بھروسا کرتے ہیں تو جن چیزوں کی آپ کو ضرورت ہوتی ہے وہ سب آپ کو مسیح کی زندگی اور اُس کی معموری سے (اُس کا مکمل اطمینان، طاقت، اور غیر مشروط محبت۔۔۔) اُسی لمحہ حاصل ہوتی ہے۔

2: یاد رکھیں کہ مسیح کا اپنی زندگی آپ کے اندر اُنڈیلنا ایک مافوق اُلفطرت عمل ہے۔

3: پس جب یہ مافوق اُلفطرت ہے تو (اطمینان، آرام اور صبر۔۔۔) جس کے لئے آپ مسیح پر بھروسا کر رہے ہیں ممکن ہے کہ اِن سب کا آپ کو فوراً احساس یا تجربہ نہ ہو۔

4: تاہم،اس سے یہ سچّائی بدل نہیں جاتی کہ مسیح آپ کے اندر اپنی معموری میں سے (اطمینان، صبر ۔۔۔) جاری کر رہا ہے۔

5: ہمارے دُعا کرنے کے بعد ہم اُسی لمحہ مسیح کی زندگی کا تجربہ کریں یا نہ کریں، ہم ایمان سے یہ جانتے ہیں کہ وہ اپنا اطمینان، صبر ۔۔۔ فراہم کر رہا ہے۔

سبق نمبر 3 کا خلاصہ:

1: ایمان سے قدم اُٹھانا خُدا کی قُدرت کو آپ کے اندر جاری کرتا ہے۔

2: ہمارے اندر جو قُدرت بسی ہوئی ہے یہ بالکل وہی قُدرت ہے جس نے یسوع کو مرُدوں میں سے زندہ کیا تھا۔

3: اس قُدرت کے ہمارے اندر جاری ہونے سے ہم اپنی عقل کا نیا ہونے کا، فتح کا، آزادی کا اور تبدیلی کا تجربہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

4: خُدا کی قُدرت ایک مافوق اُلفطرت قُدرت ہے پس اسی قُدرت کے باعث پیدا ہونے والی تبدیلیوں کے حوالے سے کوئی بھی انسان وضاحت نہیں دے سکتا۔

5: مافوق اُلفطرت کا مطلب ہے کہ یہ ضروری نہیں ہم خُدا کی قُدرت کو فوراًہی محسوس یا تجربہ کریں اور نہ ہی ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ خُدا کیسے کام کر رہا ہے۔

6: تاہم، حتیٰ کہ ہم خُدا کی قُدرت کو کام کرتے ہوئے محسوس نہیں بھی کر رہے لیکن آخر کار ہم اس تبدیلی کا تجربہ کریں گے جس کا خُدا نے وعدہ کیا ہے۔

7: جیسے ہی ہم ان تبدیلیوں کا تجربہ حاصل کریں گے خُدا ہم میں اپنے جیسا اعتقاد پیدا کرے گا۔

8: جن مسائل کا ہم اپنے کام کی جگہ ،ازواجی زندگی، خاندان یا کسی بھی مخالف صورتحال میں سامنا کرتے ہیں ان سب میں ہم آہستہ آہستہ مسیح کی خصوصیات کا تجربہ کر سکتے ہیں۔

"میں تمہاری زندگی ہُوں"

جب ضروریات آپ کی زندگی میں پیدا ہوتی ہیں تُو مسیح "میں ہُوں" ہے جو آپ کی تمام ضروریات کے لئے کافی ہے۔ آپ اپنی شخصی ضروریات کے بارے میں لکھیں اور فہرست میں تلاش کریں کہ کیسے مسیح آپ کے لیے کافی ہے۔

آپ کی ضرورت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ یسوع نے کہا، "میں ہُوں تمہارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

میں تمہاری محبّت ہُوں۔ گلتیوں 5/22
میں تمہاری حِکمت ہُوں۔ 1 کرنتھیوں 1/30
میں تمہارا آرام ہُوں۔ متی 11/28
میں تمہاری معموری ہُوں۔ کُلسیوں 2/10
میں تمہاری پہچان ہُوں۔ 2 کرنتھیوں 5/17
میں تمہارا بھروسا ہُوں۔ 2 کرنتھیوں 3/4
میں تمہارا فتح سے بڑھ کر غلبہ ہُوں۔ رومیوں 8/37
میں تمہاری استقامت ہُوں۔ عبرانیوں 2/12
میں تمہاری حاکمیت ہُوں۔ 1 تیمتھیس 6/15
میں تمہاری فروتنی ہُوں۔ متی 11/29
میں تمہاری ضرورت کی فراہمی ہُوں۔ فلپیوں 4/19
میں تمہارا حِلم ہُوں۔ گلتیوں 5/23
میں تمہاری کامیابی ہُوں۔ رومیوں 8/37
میں تمہاری نجات ہُوں۔ زبور 27/1
میں تمہارا چرواہا ہُوں۔ زبور 23/1
میں تمہاری اُمید ہُوں۔ کُلسیوں 1/27

میں تمہاری خُوشی ہُوں۔ یوحنا 15/11
میں تمہارا راستہ ہُوں۔ یوحنا 14/6
میں تمہاری عقل ہُوں۔ 1 کرنتھیوں 2/16
میں تمہاری پاکیزگی ہُوں۔ 1 کرنتھیوں 1/30
میں تمہاری پناہ ہُوں۔ امثال 1/33
میں تمہاری شفقت ہُوں۔ زبور 25/6
میں تمہارا صبر ہُوں۔ عبرانیوں 10/36
میں تمہاری تسلی کا چشمہ ہُوں۔ رومیوں 15/5
میں تمہاری قُربت ہُوں۔ زبور 139/3
میں تمہاری قُبولیت ہُوں۔ رومیوں 15/7
میں تمہارا چُھڑانے والا ہُوں۔ زبور 18/2
میں تمہارا تحمّل ہُوں۔ گلتیوں 5/22
میں تمہاری پاکیزگی ہُوں۔ کُلسیوں 3/12
میں تمہاری اُمید گاہ ہُوں۔ یرمیاہ 17/7
میں تمہارا مددگار ہُوں۔ یوحنا 14/16
میں تمہاری زندگی ہُوں۔ یوحنا 14/6

میں تمہاری لیاقت ہُوں۔ 2 کرنتھیوں 3/5
میں تمہاری سچّائی ہُوں۔ یوحنا 14/6
میں تمہاری خواہش ہُوں۔ زبور 73/25
میں تمہارا مقصد ہُوں۔ افسیوں 1/10
میں تمہاری نیکی ہُوں۔ گلتیوں 5/22
میں تمہاری معافی ہُوں۔ دانی ایل 9/9
میں تمہاری صُلح ہُوں۔ افسیوں 2/14
میں تمہاری طاقت ہُوں۔ رومیوں 6/10
میں تمہاری مہربانی ہُوں۔ گلتیوں 5/22
میں تمہاری ایمانداری ہُوں۔ گلتیوں 5/22
میں تمہاری فتح ہُوں۔ 1 کرنتھیوں 15/57
میں تمہارا حوصلہ ہُوں۔ یوحنا 16/33
میں تمہاری تربیت ہُوں۔ کُلسیوں 1/7
میں تمہارا ہادی ہُوں۔ زبور 48/14
میں تمہارا ابّا ہُوں۔ گلتیوں 4-6:4

سبق نمبر 4

خُدا کے فتح، آزادی اور شفاء کے وعدوں کا تجربہ کریں۔

پہلا دِن

سبق نمبر 4 کا عمومی جائزہ

- "ایمان رکھنے" بمقابلہ تبدیلی کے تجربہ کو سمجھنا۔
- خُدا کا اپنی سچّائی سے ہماری عقلوں کو نیا بنانے کا عمل۔
- گناہ کی طاقت، قلعوں اور شکست پر فتح اور آزادی کا تجربہ۔
- خُدا کا ہمیں ہمارے ماضی اور حال کے زخموں سے شفا کا عمل۔

تعارف

مطالعہ کے اس نکتہ پر آکر، مجھے یقین ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کے اُن اہم حصّوں میں ایمان سے قدم اُٹھانا شروع کر دیا ہے جہاں آپ تبدیلی کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ نے ایمان سے قدم اُٹھانا شروع کر دیا ہے تو مجھے اُمید ہے کہ آپ نے اپنے خیالات، احساسات یا چناؤ کرنے کی قابلیت میں کسی حد تک تبدیلی کا تجربہ ضرور کیا ہوگا۔ اس سبق میں ہم دیکھیں گے کہ کیسے ہمارے ایمان سے چلنے سے یہ مندرجہ ذیل تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں:

- خُدا کے کلام کی سچّائی سے عقل کا نیا ہونا بمقابلہ ہمارے جُھوٹے عقیدے۔[رومیوں 12/2]
- ہمارے جسمانی روّیے اور گناہ سے شکست کے قلعوں سے آزادی اور فتح کا تجربہ کرنا۔1[کرنتھیوں 15/57]
- ماضی کے زخموں سے شفاء کا تجربہ کرنا۔[زبور 147/3]

اس سے پیشتر کے ہم ان معاملات پر بات کریں میں آپ سے آپ کے ایمان کے متعلق ایک مبصرانہ سچائی بانٹنا چاہتا ہُوں۔

"ایمان سے چلتے رہنا" بمقابلہ تجربہ کرنا

میرا ماننا ہے کہ اس پُورے مطالعہ کا یہ حصّہ بہت ہی زیادہ اہم ہے۔ تاہم، آپ کچھ وقت لیں اور جو آپ پڑھنے کو ہیں اس کے بارے میں سوچیں اور غور و فکر کریں۔

یاد رکھیں کہ جب آپ ایمان سے چلنا شروع کریں گے تو زیادہ تر آپ خُدا کی زندگی اور قُدرت کو، اپنی زندگی کے جس حصّہ میں تبدیلی دیکھنا چاہتے ہیں وہاں، کام کرتے ہوئے فوراً محسوس یا تجربہ نہیں کر پائیں گے۔ تاہم کچھ عرصہ تک ایمان سے چلنے کے بعد آپ اپنی سوچ، عقیدے، چناؤ کرنے کی قابلیت اور روّیے میں تبدیلی کا تجربہ کرنا شروع ہو جائیں گے۔ میں ایمان سے چلنے کے بارے میں کہتا ہُوں کہ تب تک ایمان سے چلتے رہیں جب تک آپ سچ میں اس ایمان سے تبدیلی کا تجربہ حاصل نہیں کر لیتے۔ "ایمان سے چلتے رہنے کا کیا مطلب ہے؟"

"ایمان سے چلتے رہنا"

ایمان سے چلتے رہنے کا مطلب ہے کہ تب تک ایمان سے چلتے رہیں جب تک آپ تبدیلی کا تجربہ نہیں کرتے، آپ کو چاہیے فوراً محسوس، تجربہ ہو یا نہ ہو پھر بھی مسلسل ایمان رکھیں کہ خُدا آپ کے اندر کام کر رہا ہے۔

ایمان سے چلنے کی کنجی یہ ہے کہ آپ جب تک اپنے خیالات، چناؤ کرنے کی قابلیت، عقیدے اور روّیے میں تبدیلی کا تجربہ نہیں کرتے تب تک "مسلسل ایمان سے چلتے رہیں"، ایمان پر قائم رہیں۔ میں اس بات کی وضاحت کے لئے ایک مثال پیش کرتا ہُوں۔

فرض کریں کہ آپ کسی سے محبت کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں جیسے کہ آپ گزشتہ سبق میں سیکھ چکے ہیں کہ آپ کے پاس مسیح کی کامل محبت موجود ہے۔ تاہم، آپ مسیح کی محبت کا تجربہ حاصل کرنے کے لیے ایمان سے قدم اُٹھانا شروع کرتے ہیں۔

آپ کچھ اس طرح ایمان سے قدم اُٹھا سکتے ہیں، "خُداوند، میں اس شخص سے محبت نہیں کر سکتا۔ میں تیری محبت کو حاصل کرتا ہُوں جس کے وسیلہ سے میں اس شخص سے محبت کر سکوں۔"

اس عمل میں پہلے پہل آپ کو مسیح کی محبت کا احساس یا تجربہ نہیں ہو گا۔ تاہم، اگر آپ ایمان سے چل رہے ہیں، تو جو آپ جانتے ہیں کیا وہ سچ ہے؟ مسیح آپ کے اندر اپنی محبت کی فراہمی مسلسل جاری رکھتا ہے تاکہ آپ اس شخص سے محبت کر سکیں۔ پس اگر ابھی تک آپ مسیح کی محبت کا تجربہ حاصل نہیں کر پائے، تو میں اسے "ایمان" کی محبت کہتا ہُوں۔ تاہم، اگر آپ "ایمان سے چلتے رہنا جاری رکھیں" گے تو پھر آخر کار آپ اُس مقام پر آئیں گے جہاں آپ پاک رُوح کا مافوق اُلفطرت کام تجربہ "کرنا شروع کر دیں گے۔ نیچے دی گئی ایک مثال سے سیکھایا گیا ہے کہ ایمان سے تجربہ کی جانب کیسے بڑھتے ہیں۔

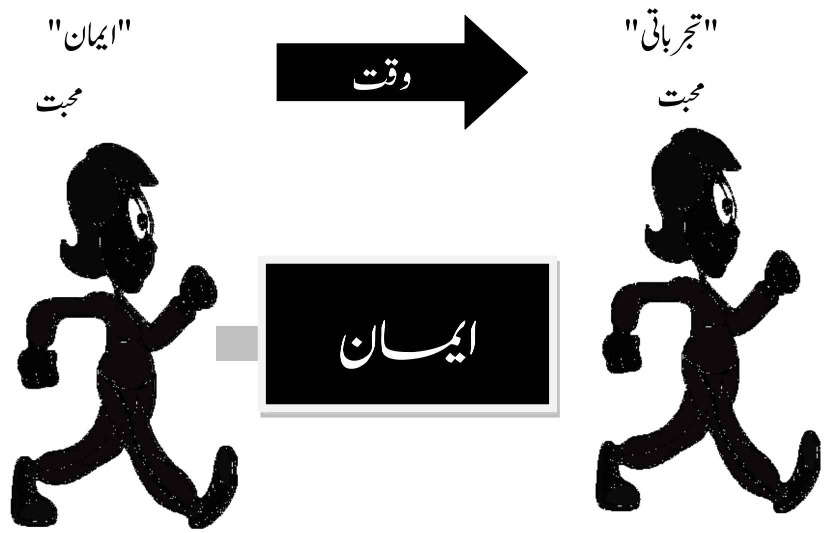

<u>ایمان سے تجربے کی جانب بڑھنے کا عمل</u>

شخصی کہانی

میں آپ کو ایک شخصی کہانی بتانا چاہتا ہُوں کہ کیسے خُدا مجھے ایمان پر مبنی محبت سے تجرباتی محبت کی طرف لے کر آیا۔ میرا ایک رشتہ دار تھا، جس سے میں محبت نہیں رکھتا تھا۔ اُس شخص کے متعلق کچھ ایسی باتیں تھیں جن کے سبب سے جب بھی میں اُسے دیکھتا تھا میں اپنے دل کو سخت کر لیتا تھا۔ کیا آپ بھی کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جس سے آپ محبت نہیں کر سکتے؟ یہ سچّائیاں سکھانے کے کچھ عرصہ بعد خُدا اُس شخص کو میرے ذہن میں لایا اور پھر خُدا نے یہ خیالات میرے ذہن میں ڈالے: "تمہارے اُس رشتے دار کے بارے میں کیا جس سے تم محبت نہیں کرتے؟ جو تم دُوسروں کو سکھا رہے ہو کیا اُس کا اطلاق تم اُس شخص پر کرو گے؟" میرا پہلا جواب تھا مجھے نہیں لگتا کہ میں ایسا کر سکتا ہُوں۔ میرا مسئلہ یہ تھا کہ میں اُس رشتے دار سے محبت رکھنا ہی نہیں چاہتا تھا۔ پھر خُدا نے ایک اور خیال میرے دل میں ڈالا: "میں جانتا ہُوں کہ تم اُس شخص سے محبت نہیں رکھنا چاہتے لیکن کیا تم مجھے اِجازت دو گے کہ میں تمہارے ذریعے اُس شخص سے محبت رکھوں؟" میں نے کہا، "ہاں خُداوند، میں چاہُوں گا کہ تُو میرے ذریعے سے اُس شخص سے محبت رکھ۔"

تاہم، میں نے ایمان سے قدم اُٹھایا اور مسلسل ایمان سے چلتا رہا اور خُداوند پر بھروسا کرتا رہا کہ وہ میرے رشتہ دار سے میرے ذریعے سے محبت کرے۔ مسلسل ایمان سے چلنے کا عمل 18 ماہ تک چلتا رہا اور اس سارے گزشتہ وقت میں میں نے اُس شخص کے لئے اپنے اندر کوئی محبت محسوس نہیں کی۔ لیکن میں نے ایمان سے چلنا جاری رکھا۔ اس کہانی کا دلچسپ حصّہ یہ ہے کہ 18 مہینوں میں میں نے اُس شخص کو میرے ساتھ تعلقات میں بدلہ ہُوا دیکھا۔ وہ میرے ساتھ محبت سے اور پہلے سے بہتر طور پر پیش آ رہا تھا۔ میں حیران تھا کیوں کہ میں ابھی تک اُس شخص کے لیے اپنے اندر کوئی محبت محسوس نہیں کر رہا تھا۔

تاہم، 18 ماہ کے بعد، ایک دن جب میں اُس رشتے دار کے گھر گیا، مجھے اُس شخص کے لئے خُدا کی غیر مشروط محبت کا احساس ہوا۔ جب تک میں زندہ ہوں، اُس دن کو نہیں بھول سکتا ہوں کہ میں نے اپنی زندگی میں خُدا کے ایک مافوق اُلفطرت کام کا تجربہ کیا تھا۔ میں خُدا کی تبدیل کرنے والی قُدرت سے دنگ رہ گیا تھا۔ کیا آپ تصوّر کر سکتے ہیں کہ اُس شخص میں اور مُجھ میں اس تبدیلی کے آنے کی وجہ سے میرا خُدا پر اعتقاد کتنا بڑھ گیا تھا؟

سوال: کیا آپ کی زندگی میں کوئی ایسا شخص ہے جس کے بارے میں آپ کو لگتا ہے کہ آپ اس سے محبت نہیں رکھ سکتے؟ کیا آپ رضامند ہیں کہ خُدا آپ کے ذریعے سے اس شخص سے محبت کرے؟ اگر ہاں تو، ایمان سے قدم اُٹھانا شروع کریں اور اگر مسلسل ایمان سے چلتے رہیں گے تو آپ اس شخص کے لئے مسیح کی محبت کو محسوس کریں گے [جس طرح میں نے بھی کیا تھا]۔ اگر آپ خُدا سے یہ کہنے کے لیے رضامند نہیں کہ وہ آپ کے ذریعہ سے اس شخص سے محبت رکھے، تو خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کی مرضی کو بدلے تا کہ آپ رضامند ہو کر خُدا کو اپنے ذریعہ سے اس شخص سے محبّت کرنے دے سکیں۔

دو وجوہات کہ کیوں ہم "مسلسل ایمان رکھنے" میں جدوجہد کرتے ہیں

1: ہم ایک ایسی ثقافت میں رہتے ہیں جہاں سب فوراً نتیجہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

"مسلسل ایمان سے چلنے" میں جدوجہد کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہم ایک ایسی ثقافت کا حصّہ ہیں جہاں ہر کسی کو فوراً نتیجہ حاصل کرنا ہے۔ یعنی، "میں یہ چاہتا ہُوں" اور "میں یہ ابھی" چاہتا ہُوں!۔ میں اسے مائیکرو ویو ثقافت کہتا ہُوں۔ ہم وہی نظام اپنی مسیحی زندگی میں لے آئے ہیں، ہم تبدیلی کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں اور فی الفور کرنا چاہتے ہیں۔ سچّائی یہ ہے کہ آپ کا ایمان سے چلنے کا زیادہ تر حصّہ ایک سفر کی مانند ہے۔ یہ کوئی تیزی سے ختم ہونے والا عمل نہیں ہے۔ اس سے پیشتر کے آپ تبدیلی کا تجربہ کریں، ہو سکتا ہے کہ اس کے لئے کچھ وقت درکار ہو۔

میں آپ کے ساتھ ایمانداری سے پیش آؤں گا۔ میرا ماننا ہے کہ یہی نمبر 1 وجہ ہے جس کے سبب سے زیادہ تر مسیحی مافوق اُلفطرت تبدیلی کا تجربہ نہیں کر پاتے۔ وہ اتنی تیزی سے تبدیلی کا تجربہ کرنے کی خواہش رکھتے ہیں کہ وہ اس تبدیلی کے تجربہ کو حاصل کرنے کے لیے اپنی رضامندی سے ایمان سے زیادہ دیر چلتے ہی نہیں ہیں۔

اس لیے آپ کے ایمان سے چلنے کے متعلق اہم سوال یہ ہے:

کیا آپ تبدیلی کا تجربہ کرنے کے لیے "مسلسل ایمان سے" چلیں گے؟

2: شیطان آپ کو آزمائے گا تاکہ آپ ایمان سے چلنا چھوڑ دیں۔

"مسلسل ایمان" میں نہ چلنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ شیطان آپ پر حملہ کرتا ہے اور اُس کا آپ پر آخری حملہ اس لئے ہوتا ہے کہ آپ ایمان سے چلنا چھوڑ دیں تاکہ آپ تبدیلی اور آزادی کا تجربہ نہ کر سکیں۔ تاہم، جب آپ "مسلسل ایمان" رکھتے ہیں تو شیطان آپ کی آزمائش کرے گا اور اپنے خیالات آپ کے ذہن میں بھیجنے کی کوشش کرے گا تاکہ آپ شک کریں اور حوصلہ شکنی کا شکار ہو کر ایمان سے چلنا چھوڑ دیں۔ جب آپ خُدا پر شک کرتے ہیں اور آپ کا حوصلہ پست ہو جاتا ہے، تب آپ مسلسل ایمان سے چلنا چھوڑ دیتے ہیں۔ ہم سبق نمبر 5 میں مزید بات کریں گے کہ ہمیں ایمان سے ہٹانے میں شیطان کا کیا کردار ہے۔

اس موضوع پر ایک آخری بیان:

> جب تک آپ تبدیلی کا تجربہ نہیں کرتے، یاد رکھیں کہ تب تک آپ کو مسیح کے صبر و استقامت کے وسیلہ سے چلتے رہنا ہے۔

میں جانتا ہُوں کہ ایمان سے چلتے ہوئے بعض اوقات میں بے صبر ہو جاتا ہُوں یا میں ایمان سے چلنا چھوڑ دینا چاہتا ہُوں کیوں کہ مجھے کچھ بھی تیزی سے تبدیل ہوتا ہوا نظر نہیں آ رہا ہوتا۔ اور جب ایسی چیزیں آئیں اور (آئیں گی) تب میں مسیح کے صبر و استقامت کو حاصل کرتا ہُوں۔ اس بات کو سمجھنے کے لیے یہ مثال دیکھیں:

مثال: "خُداوند میں اب تک ایمان سے چلتا آ رہا تھا لیکن مجھے کسی تبدیلی کا تجربہ نہیں ہُوا۔ مجھے بے صبری کا احساس ہو رہا ہے۔ میں تجھ پر بھروسا کر رہا ہُوں کہ تُو میرا صبر اور استقامت ہے۔ میری مرضی کو بدل دے تاکہ میں ایمان سے چلتا رہوں۔"

کاش میں آپ کو بتا سکتا کہ تبدیلی کا تجربہ کرنے کے لیے ہمیں کب تک ایمان سے چلنے کی ضرورت ہے لیکن میں نہیں بتا سکتا۔ (اگر خُدا آپ کو بتائے تو براہ مہربانی مجھے بھی بتائیے گا۔) ایک چیز جو میں نے سیکھی ہے وہ یہ کہ جب ہم تبدیل ہونے کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں تب خُدا ہمارے ایمان کو بڑھا رہا ہوتا ہے۔ تاہم، جب آپ مکمل طور پر اس سبق میں سے گزریں گے تو مسلسل ایمان رکھنے کی سچّائی کا اطلاق کریں تاکہ آپ خُدا کے تبدیلی کے کام کا تجربہ کر سکیں۔ اس سے پیشتر کہ ہم جُھوٹے عقیدوں، گناہ، شکست اور زخموں کے حوالے سے اس سچّائی کے اطلاق کرنے کی طرف بڑھیں۔ آئیں "ایمان" کے لیے قلیدی لفظ دیکھتے ہیں جسے میں نے اپنی زندگی میں بار بار استعمال کیا ہے۔

دوسرا دِن

تبدیلی کے عمل میں ایمان کے لیے استعمال ہونے والا قلیدی لفظ: "سُپرد/سُپرد کرنا"

"نہ وہ گالیاں کھا کر گالی دیتا تھا اور نہ دُکھ پا کر کسی کو دھمکاتا تھا بلکہ اپنے آپ کو سچّے انصاف کرنے والے کے سُپرد کرتا تھا۔" [1 پطرس 2:23]

اگر آپ ایک مسیحی ہیں تو آپ ایمان پر مبنی الفاظ جیسے کہ بھروسا اور دُعا کرنے سے واقف ہوں گے۔ تاہم، میرا ماننا ہے کہ لفظ ایمان کو مزید تحریک دینے والا لفظ "سُپرد" ہے اور ہم لفظ "سُپرد" کو لفظ ایمان کے متبادل بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ "سُپرد" کا مطلب کیا ہے؟

> **سُپرد**
>
> جب آپ کسی چیز یا شخص کی حفاظت خُود کرنے کی بجائے اُسے خُدا کی حفاظت میں دے دیتے ہیں تو اسے "سُپرد" کرنا کہتے ہیں۔

بہت سے مسیحیوں کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ وہ خاندانی جھگڑوں اور حالاتی جدوجہد کو خُود تھامے ہوئے ہیں جب کہ خُدا کااُن کے لیے کبھی یہ ارادہ نہیں تھا۔ جس کے نتیجے میں مسلسل جاری رہنے والا درد، مسائل اور دِل کیا کادَورہ پڑنے جیسے اَمراض بھی جنم لیتے ہیں۔ خُدا نے کبھی نہیں چاہا کہ آپ اپنی جدوجہد کا خُود ہی مقابلہ کریں، بلکہ اُس کی خواہش یہ ہے کہ آپ اپنی ہر جدوجہد، ہر جھگڑا اور تمام مخالف حالات اُس کے سُپرد کر دیں ۔ کیوں کہ صرف وہی ایک ہے جو آپ کی جدوجہد کو ختم کر سکتا ہے۔

ایک مثال جو میں اکثر و بیشتر اِس اہم نکتہ کے لئے استعمال کرتا ہُوں۔ میرا ایک پسندیدہ (میکسیکن) ریسٹورنٹ ہے جہاں جانا مجھے پسند ہے۔ جب وہ کھانا لاتے ہیں اُنھوں نے گرم پیڈ پہنے ہوتے اور مجھے بتایا جاتا ہے کہ پلیٹ گرم ہے۔ تاہم، ایک دن میں بھول گیا اور میں نے گرم پلیٹ کو پکڑ لیا۔ اور مجھے دَرد محسوس ہونے میں ذرا بھی دیر نہ لگی۔ تصور کریں کہ یہ گرم پلیٹ ہر اُس اندرونی و بیرونی جدوجہد کی طرح ہے جس کا آپ تجربہ کر رہے ہیں ۔ کیا ہو گا، اگر آپ اُس پلیٹ کو پکڑیں گے ؟ آپ اُس گرم پلیٹ کو پکڑنے کے سبب سے دَرد کو مسلسل محسوس کرتے رہیں گے۔ اہم نکتہ یہ ہے کہ آپ اپنی ہر جدوجہد، ہر جھگڑے کے ساتھ اس گرم پلیٹ کی طرح پیش آئیں۔ خُدا نہیں چاہتا کہ آپ اس گرم پلیٹ کو تھامے رکھیں بلکہ وہ چاہتا ہے کہ آپ اُس کے سُپرد کر دیں، تاکہ وہ آپ کے لئے مسائل کے حل پیدا کرے۔

سچّائی یہ ہے کہ آپ کو اپنی اندرونی و بیرونی جدوجہد کا مالک ہونے کے لیے نہیں بنایا گیا تھا۔ خُدا کا مقصد یہ تھا کہ آپ اُن میں سے ہر ایک معاملے کو خُدا کے سُپرد کریں۔

اس پُورے سبق کا تعلق اِس سے ہے کہ خُدا چاہتا ہے آپ اپنے جُھوٹے عقیدوں، گناہ سے بار بار شکست اور اپنے ماضی کے زخموں کو خُدا کے سُپرد کر دیں تاکہ وہ آپ کے لیے سب کچھ تبدیل کرے۔ جب ہم خُدا کے تبدیلی کے وعدوں کے لئے ایمان سے اپنے اُٹھائے گئے اقدام دیکھتے ہیں تو میں اُن وعدوں کے اطلاق کے لئے لفظ "سُپرد" استعمال کروں گا۔

خُدا کے تبدیلی کے وعدوں کا تجربہ کرنے کے لیے ایمان سے اُٹھایا گیا قدم کیسا ہو گا؟

اِس پُورے سبق میں اور اگلے سبق میں ہم یہ دیکھیں گے کہ ایمان سے چلنا کیسا ہوتا ہے تاکہ خُدا کی قُدرت کا تجربہ کر کے:

- اپنے جُھوٹے عقیدوں کی بجائے، سچّائی پر قائم رہنے کے لیے اپنی عقلوں کو نیا بنائیں۔[رومیوں 12:2]
- اپنی جسمانی روّیے اور گناہ کی عادت سے آزادی اور اُس پر فتح پائیں۔[1کرنتھیوں 57/15 + یوحنا 8:32]
- اپنے زخموں سے شفا پائیں۔[زبور147:3]

ایمان سے چلنے اور خُدا کے وعدوں کے متعلق اہم سچّائیاں

اس سے پیشتر کہ ہم ایمان سے چلنے کا خُدا کے وعدوں پر اطلاق کریں یہ ضروری ہے کہ ہم ایمان سے چلنے کی چند اہم سچّائیوں اور اُن وعدوں کو سمجھ لیں جن کا ہم مطالعہ کرنے کو ہیں۔ میں اس پورے سبق میں بار بار دُہراتا رہوں گا۔

1: یہ سمجھنا انتہائی ضروری ہے کہ ایمان ایک مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے، یہ ایک سفر ہے، جلدی سے ختم ہونے والی دوڑ نہیں ہے۔
2: اس سے پیشتر کے آپ اپنی سوچ، احساس اور فیصلہ کرنے کی قابلیت یا روّیے میں تبدیلی کا تجربہ کریں، ممکن ہے کہ آپ کو ایمان پر مبنی سے کئی اقدام اُٹھانے پڑیں۔
3: یاد رکھیں! جب آپ ایمان سے قدم اُٹھانا شروع کریں گے تو یہ ضروری نہیں کہ آپ خُدا کی قُدرت کو اُسی وقت اپنے اندر بہتا ہُوا محسوس یہ تجربہ کریں۔
4: جب آپ خُدا کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں تو خُدا آپ کی زندگی میں تبدیلی پیدا کرنے کے لیے آپ کو ایمان کے متعلق سکھا رہا ہوتا ہے۔
5: اگر آپ ایمان کے اقدام نہیں اُٹھائیں گے تو آپ خُدا کے تبدیلی کے وعدوں کا کبھی تجربہ حاصل نہیں کریں گے۔

"اوراِس جہان کے ہم شکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صُورت بدلتے جاؤتاکہ خُدا کی نیک اور پسندیدہ اور کامل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے رہو۔"[رومیوں 12:2]

جب مسیحی زندگی کی بات ہو تو ہم سب جُھوٹے عقیدوں کے ساتھ جدوجہد کرتے ہیں۔ بہت سے مسیحی، خُدا، ایک دُوسرے، شادی اور مسیحی زندگی بسر کرنے کے بارے میں جُھوٹے عقائد رکھتے ہیں۔(اِس سبق کے آخر پر مذکورہ چند جُھوٹے عقائد کو دیکھیں) ہمارے بُرے روّیے، شک، بے ایمانی یہ سب جُھوٹے عقائد ایمان سے چلنے میں شکست کا سبب بھی ہو سکتے ہیں۔

ایک جُھوٹا عقیدہ

جُھوٹا عقیدہ ایک ایسا یقین ہے جو خُدا کی سچّائی کے برعکس / مخالف ہوتا ہے۔

کیا آپ کو یاد ہے میں نے کہا تھا کہ "آپ اپنے یقین کے دائرہ کار سے باہر زندگی بسر نہیں کریں گے اور اگر آپ کسی جُھوٹ پر یقین کرتے ہیں تو پھر آپ اُسی کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں گے۔" اگر ہم خُدا کو اجازت نہیں دیں گے کہ وہ اپنی سچّائی سے ہماری عقلوں کو نیا بنائے تو پھر ہم اپنے جُھوٹے یقین کی قید میں قیدی رہیں گے اور جُھوٹا عقیدہ ہمیں مسلسل غلط سوچ، غلط فیصلے اور جسمانی روّیے میں باندھے رکھتا ہے۔ تاہم، خُدا کا مقصد یہ ہے کہ وہ آپ کی عقل کو نیا بنائے تاکہ آپ کو اپنی سچّائی کے وسیلہ سے اُن جُھوٹے عقیدوں کی قید سے آزاد کرے۔ جب وہ ایسا کرتا ہے تو اِس سے آپ کی سوچ، فیصلہ کرنے کی قابلیت اور آپ کے جسمانی روّیے میں تبدیلی آتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ رومیوں 12:2 کے مطابق ہماری عقلوں کو نیا بنانے کا وعدہ ہماری تبدیلی اور ایمان سے چلنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس مطالعہ کو مزید جاری رکھنے سے پہلے آپ کے لئے ایک اہم سچّائی کو سمجھنا ضروری ہے۔

اہم سچّائی:

آپ خُود ہی اپنی عقل کو خُدا کے کلام کے لئے نیا نہیں بنا سکتے۔ صرف خُدا ہی آپ کی عقل کو نیا بنا سکتا ہے اور آپ کو تبدیلی کا تجربہ دے سکتا ہے۔

یہ بہت اہم نکتہ ہے کیوں کہ بہت سے مسیحی سمجھتے ہیں کہ وہ خُود اپنی عقلوں کو نیا بنا سکتے ہیں ۔ سچ یہ ہے کہ صرف خُدا ہی ایسا کر سکتا ہے یہ وہی بات ہے جو یسوع نے یوحنا 15:5 میں کہی تھی؛"مجھ سے جُدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے۔" تاہم، آئیں جُھوٹے عقیدوں کی چند مثالیں دیکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ کونسے ایسے ایمان پر مبنی اقدام ہیں جنھیں اُٹھانے سے خُدا اپنی قُدرت سے ہماری عقلوں کو نیا بنائے گا۔

مثال نمبر1: چلیں فرض کریں کہ آپ اب تک اِس جُھوٹ پر یقین کرتے آئے ہیں کہ آپ نے خُدا کی مدد کے ساتھ اور اپنی صلاحیتوں سے خاص مسیحی زندگی بسر کرنی ہے۔ لیکن اب آپ اس سچّائی واقف ہیں کہ گلتیوں 2:20 کے مطابق مسیح مجھ میں ہے اور صرف وہی یہ خاص مسیحی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ آپ ایمان سے خُدا سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنی سچّائی سے آپ کی عقل کو نیا بنائے۔

ایمان کا قدم: "خُداوند، میں اِس جُھوٹ پر یقین کر رہا تھا کہ میں اپنی صلاحیتوں اور تیری مدد کے ساتھ خاص مسیحی زندگی بسر کر سکتا ہوں۔ سچ یہ ہے کہ میں خاص مسیحی زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ تاہم، میں اپنا یہ جُھوٹا عقیدہ/یقین تیرے سُپرد کرتا ہُوں اور تُو اپنی سچّائی سے میری عقل کو نیا کر تاکہ صرف تُو ہی مجھ میں اور میرے ذریعہ خاص مسیحی زندگی بسر کرے۔"

مثال نمبر 2: فرض کریں کہ آپ اِس جُھوٹ پر یقین کرتے آئیں ہیں کہ جب آپ ناکام ہوتے ہیں یا گناہ کرتے ہیں تو خُدا آپ کی عدالت کرتا اور آپ کو مُجرم ٹھہراتا ہے۔ رومیوں 8:1 کے مطابق سچ تو یہ ہے کہ خُدا کی طرف سے آپ کے ماضی، حال اور مستقبل کے گناہوں کو لے کر آپ پر کسی قسم کی سزا کا حکم نہیں ہے! کیوں کہ آپ کے سارے گناہ معاف ہو چکے ہیں۔ یسوع مسیح کی موت سے آپ کے سارے گناہوں کی پُوری پُوری قیمت ادا کی جا چکی ہے۔ آپ معاف کر دیئے گئے ہیں اور اب خُدا آپ کے گناہوں کو یاد نہیں کرتا۔

ایمان کا قدم: "خُداوند، میں جب ناکام ہوتا ہُوں یا مجھ سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو اُس وقت میں اِس جُھوٹ پر یقین کر رہا ہوتا ہُوں کہ تُو مجھے مُجرم ٹھہرا رہا ہے۔ میں اِس گناہ سے توبہ کرتا ہُوں اور اِس جُھوٹے عقیدے/یقین کو تیرے سُپرد کرتا ہُوں۔ میں تجھ پر بھروسا کر رہا ہُوں کہ تُو اپنی اِس سچّائی سے میری عقل کو نیا بنا کہ جب میں گناہ کرتا ہُوں تو تُو میری عدالت نہیں کرتا اور نہ ہی مجھے مُجرم ٹھہراتا ہے۔"

ضروری نوٹ: جب آپ گناہ کرتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ آپ اِقرار کریں کہ آپ نے جو گناہ کیا ہے مسیح نے اُس کی پُوری پُوری قیمت چکائی ہے۔ اِس سے آپ اُس کے ساتھ متفق ہوتے ہیں جو مسیح نے آپ کے لئے کیا ہے اور احساسِ گناہ سے آزاد ہو کر اُس گناہ پر غلبہ حاصل کرتے ہیں۔

مثال نمبر 3: فرض کریں کہ آپ اِس جُھوٹ پر یقین کرتے آئے ہیں کہ یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ اپنے شوہر/اپنی بیوی سے غیر مشروط محبت کریں۔ ہم خُود سے تو یہ کبھی نہیں کر سکتے کیوں کہ ہم ایک دوسرے کو صرف تب ہی قبول کرتے ہیں جب ہم ایک دوسرے کی مخصوص توقعات پر پُورے اُترتے ہیں۔ سچ یہ ہے کہ ہماری غیر مشروط قبولیت صرف اور صرف مسیح سے آتی ہے۔

ایمان کا قدم: "خُداوند، میں اِس جُھوٹ پر یقین کر رہا تھا کہ مجھے غیر مشروط طور پر قبول کرنا میری بیوی پر منحصر ہے۔ میں اِس جُھوٹے عقیدے/یقین کو تیرے سُپرد کرتا ہُوں اور میں چاہتا ہُوں کہ میری عقل کو اِس سچّائی سے نیا بنا کہ غیر مشروط قبولیت کی ضرورت کو صرف تُو ہی پُورا کر سکتا ہے۔"

مشق: اِس سبق کے آخر پر مذکورہ "جُھوٹے عقیدوں/یقین کی فہرست کو دیکھیں۔ اُن میں سے کچھ جُھوٹے عقیدوں کا چناؤ کریں، جن کے متعلق آپ اپنی عقل کو نیا بنانا چاہتے ہیں اور خُدا سے کہیں کہ آپ پر اُس مخصوص جُھوٹے عقیدے/یقین کو ظاہر کرے، جس سے وہ آپ کو آزاد کرنا چاہتا ہے۔ پھر ایمان سے چلنا شروع کریں تاکہ وہ آپ کی عقل کو نیا بنائے۔ آپ نیچے دی گئی مثال کو استعمال کر سکتے ہیں۔

مثال: "خُداوند، میں اِس جُھوٹ پر یقین کر رہا تھا کہ ۔۔۔۔۔۔۔۔ میں اِس جُھوٹے عقیدے/یقین کو تیرے سُپرد کر رہا ہُوں اور چاہتا ہُوں کہ تُو اپنی سچّائی کے وسیلہ سے مجھے اِس جُھوٹ کی قید سے آزاد کر۔

جب آپ خُدا سے کہیں کہ وہ اپنی سچّائی سے آپ کی عقل کو نیا بنائے۔ اُس سے یہ بھی کہیں کہ وہ آپ کے خیالات و عقائد اور فیصلہ کرنے کی قابلیت میں جو تبدیلیاں پیدا کر رہا ہے وہ آپ پر ظاہر کرے۔

آپ کے ایمان سے چلنے اور عقل کو نیا بنانے کے متعلق اہم سچّائیاں

1: یاد رکھیں کہ آپ کی عقل کو نیا بنانا ایک مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے یہ ایک ہی رات میں نہیں ہو جائے گا۔

2: آپ کے کچھ جُھوٹے عقائد زیادہ مضبوط ہوتے ہیں کیوں کہ آپ نے اُنہیں زیادہ لمبے عرصے تک اپنے عقیدے/یقین کا حصّہ بنائے رکھا ہوتا ہے۔

3: تاہم، ممکن ہے کہ اپنی سوچ اور روّیے میں تبدیلی کا تجربہ کرنے سے پہلے آپ کو کچھ عرصہ تک ایمان سے چلتے رہنا ہو گا۔

4: ممکن ہے کہ آپ اپنے کچھ جُھوٹے عقائد سے واقف بھی نہ ہوں۔ اِس لئے خُدا سے کہیں کہ وہ آپ پر آپ کے جُھوٹے عقائد عیاں کرے۔

5: جب آپ اپنی عقل کو نیا بنانے کے لیے خُدا پر اِنحصار کر رہے ہوں تب خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کی سوچ، فیصلہ کرنے کی قابلیت اور روّیے میں پیدا ہونے والی تبدیلیاں آپ پر ظاہر کرے۔ یہ اہم ہے کیوں کہ کچھ تبدیلیاں آپ کی سمجھ سے باہر ہو سکتیں ہیں۔

تیسرا دِن

آپ کا مضبوط قلعوں اور جسمانی روّیوں سے فتح اور آزادی کا تجربہ کرنے کے لیے ایمان سے چلنا

"جو کوئی خُدا سے پیدا ہُوا ہے وہ دُنیا پر غالب آتا ہے اور وہ غلبہ جس سے دُنیا مغلوب ہوئی ہے ہمارا ایمان ہے۔" [1 یوحنا 5:4]

ہم سب گناہ کی عادت اور جسمانی روّیوں پر فتح اور اُن سے آزادی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تاہم، ہمارا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم اپنی قابلیت کی بنیاد پر فتح اور آزادی کو حاصل کریں۔ کیا یہ دلچسپ بات نہیں کہ مذکورہ بالا آیت میں یوحنا نے یہ ہر گز نہیں کہا کہ آپ نے اپنی طاقت، قابلیت اور اپنی مرضی کی قوت سے فتح حاصل کی ہے۔ فتح ایمان سے آتی ہے۔ مسیح ہماری فتح اور آزادی ہے۔ جب ہم اُس پر بھروسا کرتے ہیں تو وہ ہمیں گناہ کی عادت اور جسمانی روّیوں پر فتح دیتا ہے۔ اِس سے پیشتر کہ ہم خُدا کے فتح اور آزادی دینے والے عمل کو دیکھیں میں چاہُوں گا کہ ہم جسمانیت، جسمانی روّیے اور مضبوط قلعوں کے مطالب کو دیکھیں۔

جسمانیت یا جسمانی ہونا کیا ہے؟

پولس نے رومیوں 7 باب میں اپنے جسم کو کچھ ان طریقوں سے بیان کیا ہے:

"کیوں کہ ہم جانتے ہیں کہ شریعت تو رُوحانی ہے مگر میں جسمانی اور گناہ کے ہاتھ بِکا ہُوا ہُوں۔" [رومیوں 7:14]

"کیوں کہ میں جانتا ہُوں کہ مجھ میں یعنی میرے جسم میں کوئی نیکی بسی ہوئی نہیں البتّہ ارادہ تو مجھ میں موجود ہے مگر نیک کام مجھ سے بن نہیں پڑتے۔" [رومیوں 7:18]

ہم جسمانیت یا جسمانی ہونے کی تعریف کیسے بیان کر سکتے ہیں؟

بائبل میں "جسمانی ہونے" کا مطلب انسان کی یہ خواہش ہونا ہے کہ میں خُود ہی سر چشمہ کے طور پر اپنی زندگی بسر کروں گا یعنی خُود مختار ہو کر اور خُدا کو سر چشمہ مانے بغیر زندگی بسر کروں گا۔

اس سے پیشتر ہم نے سیکھا کہ جس طرح نجات کے لئے ہم نے مسیح پر انحصار کیا اُسی طرح اپنی مشکلات، زندگی کے معاملات اور کامیاب ہونے کے لیے بھی خُود (جسم) پر نہیں بلکہ خُدا ہی پر انحصار کرنا ہے۔ ہم اپنی زندگی اپنے ذرائع جیسے کہ اپنی (تعلیم، عقل، شخصیت، ظاہری حُلیہ، صلاحیت، خوبی، قابلیت، ذاتی نظم و ضبط اور ذاتی طاقت) کے ذریعے بسر کر رہے تھے۔ جس کا مطلب ہُوا کہ ہم خُدا کو اپنا سر چشمہ مانے بغیر زندگی بسر کر رہے تھے۔ جب ہم نے ایسا کیا تو اِس سے یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میری زندگی کے لئے میں ہی سر چشمہ ہُوں۔

جب ہم نے نجات پائی تھی تو اُس نجات میں خُدا کے دو مقاصد تھے۔ پہلا مقصد یہ کہ وہ ہمیں ہمارے گناہوں سے نجات دینا چاہتا تھا۔ دوسرا مقصد یہ تھا کہ وہ اپنی قُدرت اور زندگی ہمارے اندر رکھنا چاہتا تھا تا کہ وہ ہمیں ہماری خُودی سے، "خُود مختار زندگی" سے جسے بائبل جسمانی ہونا یا جسمانیت قرار دیتی ہے، چُھڑا سکے۔ میں "خُود مختار زندگی" کی سادہ سی تعریف یُوں بیان کروں گا کہ یہ ایک ایسا روّیہ ہے جو کہتا ہے، "سب کچھ مجھ پر منحصر ہے۔"

نوٹ: اس بات میں کوئی اختلافِ رائے نہیں کہ خُدا ہی نے ہم میں سے ہر ایک کو عقل، قابلیت اور مختلف صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ تاہم، خُدا کا یہ ارادہ کبھی نہ تھا کہ ہم خُدا کی بجائے اپنی قابلیت اور صلاحیت پر انحصار کریں۔

اپنے جسم سے زندگی بسر کرنا خُدا کے بغیر زندگی بسر کرنے کی خواہش کو پیدا کرتا ہے۔ پس جب ہم خُدا پرانحصار کر کے زندگی بسر کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں تو اگر ہم اپنے جسم سے زندگی بسر کرنے کا فیصلہ کریں گے تو ہم کبھی بھی اُس زندگی کا تجربہ نہیں کر پائیں گے جس کا خُدا نے ہم سے وعدہ کیا ہے۔

میں آپ سے دو سوال پوچھنا چاہتا ہُوں۔"کیا یہ ممکن ہے کہ آپ خُدا کے بغیر، خُدا کے دیے گئے تحائف، خوبیوں، صلاحیتوں اور اپنی مرضی کی طاقت کو استعمال کرتے ہوئے اپنی بیرونی پریشانیوں، اندرونی جدوجہد اور زندگی کے مختلف معاملات کا سامنا کر سکیں؟" کیا آپ اپنی "کوشش" سے خاص مسیحی زندگی بسر کرنے کی "کوشش" کر رہے ہیں؟ اگر ہاں تو آپ کے لیے میرے پاس ایک اور سوال ہے:

"یہ آپ کے لیے کتنے اچھے سے کام کر رہا ہے؟"

شاید ہم سے کچھ کو یُوں لگتا ہو کہ یہ کام کر رہا ہے لیکن سچ یہ ہے:

خُدا نے واضح کیا ہے کہ جب تک آپ خُود کو خُدا پرانحصار نہیں کرتے تو یہ زندگی آپ کے لئے سچ میں کبھی کوئی کام نہیں کرے گی۔

<u>جسمانیت/جسمانی ہونے کی خصوصیات</u>

جسمانیت/جسمانی ہونے کے بارے میں بہتر طور پر سمجھنے کے لئے آئیں اِس کی چند ایک خصوصیات کو جانتے ہیں۔

<u>جسمانیت</u>/جسمانی ہونا ایک ایسا <u>خُود مختار روّیہ</u> ہے جو ہمیشہ کہتا ہے:

- میں پرہیز گار ہو سکتا ہُوں۔
- میں اپنی ضروریات خُود ہی پُوری کر سکتا ہُوں۔
- میں تمام پریشانیوں پر غلبہ پا سکتا ہُوں۔
- میں شادی شُدہ زندگی، خاندانی، نوکری اور مالی معاملات کا سامنا کر سکتا ہُوں۔
- میں کامیاب ہو سکتا ہُوں۔
- میں آپ ہی اپنا خُدا بن سکتا ہُوں۔

کیوں کہ جسم میں زندگی بسر کرنے کی خواہش بہت طاقتور ہوتی ہے۔ جسمانی خواہشات ہمیں ہمیشہ اُس مقام پر لاتی ہیں جہاں ہم خُدا کے بغیر "میں کر سکتا ہوں" پر مبنی زندگی بسر کریں۔

<u>جسم کے مطابق زندگی بسر کرنا جسمانی روّیے کو پیدا کرتا ہے۔</u>

جب آپ جسم کے مطابق زندگی بسر کریں گے تو اِس کا نتیجہ جسمانی روّیہ ہو گا۔

"اب <u>جسم کے کام</u> تو ظاہر ہیں یعنی <u>حرامکاری</u>۔ <u>ناپاکی</u>۔ <u>شہوت پرستی</u>۔ <u>بُت پرستی</u>۔ <u>جادوگری</u>۔ <u>عداوتیں</u>۔ <u>جھگڑا</u>۔ <u>حسد</u>۔ <u>غصّہ</u>۔ <u>تفرقے</u>۔ <u>جُدائیاں</u>۔ <u>بدّعتیں</u>۔ <u>نشہ بازی</u>۔ <u>ناچ رنگ</u> اور اَور <u>اِن کی مانند</u>۔ اِن کی بابت تمہیں پہلے سے کہے دیتا ہُوں جیسا کہ پیشتر جتا چُکا ہُوں کہ ایسے کام کرنے والے خُدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے۔" [گلتیوں 21-5:19]

جسم کے مطابق زندگی بسر کرنے کا ایک منفی پہلو ہے، اِس سے صرف "جسم کے کام پیدا ہوتے ہیں۔" یعنی وہ <u>جسمانی کام</u> یا <u>جسمانی روّیے</u> جن کی [گلتیوں 21-5:19] میں فہرست دی گئی ہے۔ میں جسمانی روّیے کی سادہ سی تعریف یوں بیان کرتا ہُوں۔

جسمانی روّیہ:
جسمانی روّیہ وہ روّیہ ہے جو خُود مختار ہو کر، خُدا پر اِنحصار کیے بغیر زندگی بسر کرنے کے نتیجہ میں ظاہر ہوتا ہے۔

جسمانی کام یا روّیے آپ کے جُھوٹے عقیدوں/یقین سے پیدا ہوتے ہیں اور یہ کام دو طرح کی صورتوں میں آتے ہیں؛ مثبت اعتبار سے جسمانی ہونا اور منفی اعتبار سے جسمانی ہونا۔ مثبت اور منفی جسمانیت یا جسمانی ہونے کے متعلق چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

منفی جسمانیت کی مثالیں: غصّہ، احساسِ کمتری، معاف نہ کرنا، بغض، دباؤ ڈالنا، خوف اور فکر وغیرہ۔

مثبت جسمانیت کی مثالیں: خُود اعتمادی، خُود پر اِنحصار کرنا، خود کفالت، اپنی کوشش پر مبنی کامیابی اور خُود میں مضبوط ہونا۔

نوٹ: مثبت جسمانیت کو پہچاننا مشکل ہوتا ہے کیوں کہ یہ دیکھنے میں تو بہت اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن پھر بھی یہ جسمانیت یا جسمانی ہونا ہی ہے۔ جسمانیت کی تعریف بیان کرنے کے لیے کُلیدی لفظ "خُود/خُودی" ہے۔

مشق: اِس سبق کے آخر میں جسمانی روّیوں کی فہرست پر جائیں اور وہ پانچ جسمانی روّیے لکھیں جن کا زیادہ تر آپ پر اطلاق ہوتا ہے۔

____
____
____
____
____

چوتھا دِن

جسم کے مطابق زندگی بسر کرنے کے نتائج کیا ہیں

اگر ہم اپنے جسم کے مطابق زندگی بسر کرنے کا فیصلہ کریں تو [رومیوں 8:6] میں لکھا ہے کہ اِس کا نتیجہ "موت" ہے۔

"اور جسمانی نیّت موت ہے مگر رُوحانی نیّت زندگی اور اِطمینان ہے۔"

اس "موت" کو (سٹرونگ لیکزیکن) نے "گناہ کے نتیجے میں ہماری جان کی بدحالی" کے طور پر بیان کیا ہے۔ اگر آپ نے اپنے جسمانی روّیے سے زندگی بسر کرنا جاری رکھا تو آخر میں نتیجہ ہماری جان کی "بدحالی" ہوگا۔

جان کی "بدحالی" کی چند مثالیں کیا ہیں؟

احساسِ گناہ، ناخوشی، خُود ترسی، نااہلی، دباؤ، غصّہ، احساسِ کمتری، الزام، خوف، رَدّ کیا گیا محسوس کرنا، شرمندگی، تکبر، بے چینی، عدم تحفظ، معاف نہ کرنا، مایوسی بے، اطمینانی۔

سوال: آپ نے مذکورہ بالا فہرست "جان کی بدحالی کی نُمایاں صفات" میں سے کس کا تجربہ کیا ہے؟

جب میں جسمانی روّیے سے چلتاہُوں تو تھوڑی دیر کے لئے وہاں رہتاہُوں۔ میں اِسے "مسرف بیٹے کا سُوَر کی گندی جگہ پر جانا کہتاہُوں۔" یاد رکھیں کہ مسرف بیٹے نے خُود مختار ہو کر زندگی بسر کرنے کا فیصلہ کیا اور آخر میں سُوروں کی گندی جگہ کا تجربہ کیا۔ یہی ہمارے ساتھ ہوتاہے۔ جب ہم جسمانی طور پر زندگی بسر کرتے ہیں تو ہم بھی آخر میں مسرف بیٹے کی طرح اپنے جسم کے دَلدَل اور گندگی میں پھنس جاتے ہیں۔ پطرس نے (2 پطرس 2:22) میں اِس سچّائی کو یُوں بیان کیا ہے۔

"اُن پر یہ سَچّی مثل صادِق آتی ہے کہ کتّااپنی قے کی طرف رجُوع کرتاہے اور نہلائی ہوئی سُورنی دَلدَل میں لوٹنے کی طرف۔"

کتّے کا اپنی قے کی طرف اور نہلائی ہُوئی سُورنی کا دَلدَل کی طرف رجُوع کرنا بہت واضح تصاویر ہیں جو جسم کے مطابق زندگی بسر کرنے سے مطابقت رکھتی ہیں۔ اگر یہ معاملہ ہے تو ہم کیوں بار بار جسمانی طور پر زندگی بسر کرنا شروع ہو جاتے ہیں؟ یہ اس لیے ہوتاہے کیوں کہ ہم اس کے عادی ہو چکے ہوتے ہیں۔ چاہے یہ سُننے میں کتناہی بُرا کیوں نہ لگے لیکن ہم نے گھر پر رہنا اور اپنے جسم کی بدحالی کے ساتھ پُرسکون رہناہی سیکھا ہُوا ہے۔ کیا یہ سُننے میں تکلیف دہ ہے؟ مجھے بھی ایساہی لگتاہے۔

خُدا آپ کو جسمانی روّیوں سے آزاد کرناچاہتاہے۔ مسرف کے لیے سُوَر کی گندی جگہ سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ کہ مسرف ایمان سے چلنا شروع کردے۔

آئیں اب مضبوط قلعوں کے مطلب کو دیکھتے ہیں۔

مضبوط قلعہ - جسمانی سوچ، عقیدے، روّیے کا مضبوط ہونا اور بار بار دُہرایا جانا۔

ہم سب جسمانی روّیے رکھتے ہیں اور تمام روّیے ہماری زندگیوں پر مختلف طرح سے گرفت رکھتے ہیں۔ وہ جسمانی روّیے جو ہم پر بہت مضبوطی سے گرفت رکھتے ہیں، میں اُنھیں "مضبوط قلعے" کہتاہُوں۔ میں سادہ طور پر "مضبوط قلعوں" کی تعریف یُوں بیان کرتاہُوں:

مضبوط قلعے:

ایسے جسمانی روّیے جو آپ پر بہت مضبوطی سے گرفت رکھتے ہیں اور آپ کو لگتاہے کہ آپ اُن سے کبھی آزاد نہیں ہوسکتے وہ مضبوط قلعے ہیں۔

مضبوط قلعوں کی چند ظاہری مثالیں؛ فحاش فلمیں دیکھنا، حد سے زیادہ کھانا، اور منشیات وغیرہ۔ اِن کے علاوہ شدید خوف، مایوسی، تکبر، خُود اعتمادی، اور غصّہ۔ یہ سب مضبوط قلعوں کی مثالیں ہیں۔ آئیں اِن مضبوط قلعوں سے آزادی کے لیے خُدا کی سچّائی کو دیکھتے ہیں۔

آزادی کے لیے خُدا کا وعدہ

ہمارے جسمانی روّیے اور مضبوط قلعوں کے بارے میں خُدا کا وعدہ [یوحنا 8:32] میں موجُود ہے:

"اور سچّائی سے واقف ہوگے اور سچّائی تم کو آزاد کرے گی۔"

لفظ "واقف" اِس آیت میں صرف ذہنی علم کی طرف اِشارہ نہیں کرتاہے۔ "واقف" کا مطلب ہے کہ پاک رُوح نے آپ کو شخصی طور پر بائبلی سچّائی دی ہے۔ ذرا اس متعلق سوچیں کہ یسوع نے یوحنا 14:6 میں کہا: "میں سچّائی ہُوں۔" تاہم، جب پاک رُوح ہمیں اپنے کلام کا مکاشفہ دیتاہے اور ہم ایمان سے چلتے ہیں تو مسیح ہماری سچّائی ہوتے ہُوئے ہمیں آزاد کرے گا۔

جب ہم مسیح کی سچّائی پر اِنحصار کرتے ہوئے ایمان کے اقدام اُٹھاتے ہیں کہ خُدا کی قُدرت ہمیں آزاد کرے تو آخرکار ہم اُس آزادی کا تجربہ کریں گے جس آزادی کا ہم تجربہ کرناچاہتے ہیں۔

خُوشخبری یہ ہے کہ چاہے مضبوط سے مضبوط ترین قلعہ بھی ہو وہ خُدا کی آزاد کرنے والی قُدرت سے زیادہ بڑا نہیں ہے۔ میں اِس کی گواہی دے سکتا ہُوں کیوں کہ خُدا نے مجھے شدید خوف، فحاش فلموں، مایوسی اور انتہائی سخت اور عدالتی روّیے سے آزاد کیا ہے۔ وہ آپ کے لئے بھی ایسا کرے گا۔ آئیں جسمانی روّیوں اور مضبوط قلعوں سے آزادی کے لئے ایمان سے چلنے کی چند مثالیں دیکھتے ہیں۔

جسمانی روّیوں اور مضبوط قلعوں سے آزادی کے لیے ایمان کے اقدام

مثال نمبر 1: فرض کریں کہ آپ کا جسمانی روّیہ غصّہ ہے۔ اب خُدا کا وعدہ آپ کو غصّے سے آزاد کرنا ہے۔ تاہم، اِس جسمانی روّیے سے آزادی کا تجربہ کرنے کے لیے ایمان سے قدم کیسے اُٹھایا جا سکتا ہے؟

ایمان کا قدم: "خُداوند، میں بہت زیادہ غصّہ کرتا ہُوں اور میں اپنے اِس جسمانی روّیے یعنی غصّے کو تیرے سُپرد کرتے ہُوئے تجھ پر بھروسا کرتا ہُوں کہ تُو مجھے اِس سے آزاد کر۔

قلیدی نکتہ: جتنا زیادہ غصّے کی گرفت یا گہرائی آپ کے اندر ہو گی ممکن ہے کہ اُتنا ہی زیادہ وقت آپ کو اُس غصّے سے آزاد ہونے کے لیے دَرکار ہو۔

آئیں مضبوط قلعے کی ایک اور مثال دیکھتے ہیں اور یہ بھی کہ اِس سے آزادی کے لئے ایمان سے قدم کیسے اُٹھایا جا سکتا ہے۔

مثال نمبر 2: فرض کریں کہ آپ فحاش فلمیں دیکھنے کے مضبوط قلعے میں قید ہیں۔ اِس جدوجہد سے آزاد ہونے کے لئے ایمان سے قدم کیسے اُٹھائے جا سکتا ہے۔

ایمان کا قدم: "خُداوند، میں اِتنا طاقتور نہیں ہُوں کہ خُود کو فحاش فلموں جیسے مضبوط قلعے سے آزادی دِلا سکوں۔ تُو اپنی قُدرت سے مجھے آزاد کرنا شروع کر۔"

نوٹ: فرض کریں کہ آپ نے ایمان کے کئی اقدامات اُٹھائے لیکن آپ نے حقیقی تبدیلی کا تجربہ نہیں کیا۔ یاد رکھیں، کہ خُدا کی قُدرت ہمارے ایمان کے ذریعہ سے ہمیشہ کام کرتی رہتی ہے، چاہے ہم ہر لمحہ اُس کی قُدرت کو محسوس اور تجربہ کریں یا نہ کریں۔ ایسے وقت میں کچھ اِس طرح سے ایمان سے قدم اُٹھایا جائے گا۔

ایمان کا قدم: "خُداوند، میں نے ایمان کے کئی اقدام اُٹھائے لیکن میں فحاش فلموں کی جدوجہد سے آزاد نہیں ہو پا رہا، میں دُعا کرتا ہُوں کہ تُو میری قُوت اور تحَفُظ ہو تا کہ میں ایمان کے اقدام اُٹھانا جاری رکھ سکوں۔"

اس عمل میں مزید ایمان سے یُوں قدم اُٹھایا جا سکتا ہے:

ایمان کا قدم: خُداوند، اگرچہ میں تیری قُدرت کو کام کرتے ہُوئے محسوس نہیں کر پا رہا میں دُعا کرتا ہُوں کہ مجھے یقین دِلا کہ تُو مجھے فحاش فلموں کے قلعے سے آزاد کرنے کے لیے کام کر رہا ہے۔

جیسے جیسے آپ ایمان سے چلتے رہیں گے آپ خُود کو فحاش فلموں سے آزاد دیکھیں گے۔ تاہم، ممکن ہے کہ آپ پھر سے اُس روّیے کے دباؤ میں آ جائیں اور واپس وہ مضبوط قلعہ آپ پر اختیار رکھنا شروع کر دے۔ جب ایسا ہو گا تو آپ نے یاد رکھنا ہے کہ جس طرح کسی اور روّیے کے ساتھ جدوجہد کے دَوران آپ کبھی کبھی ناکام ہو جاتے ہیں تو ممکن ہے کہ اِس میں بھی ایسا ہو۔ لیکن باوجُود اِس کے آپ پھر بھی کسی نہ کسی حد تک تبدیلی کا تجربہ ضرور کرتے ہیں۔ جب آپ ناکام ہو جائیں تو خُود کو ماریں مت۔ کیوں کہ ایسا ہو بھی سکتا ہے کہ آپ کبھی کبھی ناکام ہو جائیں۔ ہم اگلے سبق میں اِس کے متعلق مزید بات بھی کریں گے۔ جب آپ تھوڑی سی کامیابی کے بعد پھر سے ناکام ہو جائیں تو آپ دوبارہ کچھ اس طرح سے ایمان سے قدم اُٹھا سکتے ہیں:

ایمان کا قدم: "خُداوند، میری آزادی کے آغاز کے لیے میں تیرا شُکر کرتا ہُوں۔ تاہم، میں ناکام ہو گیا اور واپس فحاش فلموں کی طرف چلا گیا۔ میں اقرار کرتا ہُوں کہ میں اب بھی تیری قُربانی کے وسیلہ سے راستباز ہُوں۔ تُو مجھے مسلسل یاد دِلاتا رہ کہ آزادی کی طرف جانا ایک سفر ہے اور مکمل طور پر آزادی کے لئے کچھ وقت درکار ہو گا۔"

ایمان سے چلنے اور مسیح کی آزادی کا تجربہ کرنے کے متعلق اہم سچّائیاں

1: گناہ کی آپ کو شکست دینے کی گرفت یا جسمانی روّیے کی گہرائی، اِس بات کا تعین کرے گی کہ آپ کو اُن روّیوں سے آزادی کا تجربہ یا احساس ہونے میں کتنی دیر لگے گی۔

2: آپ کو ایسا محسوس ہو گا کہ گناہ کی عادت یا جسمانی روّیے آپ کے ایمان سے چلنے کے باوجود آپ کو شکست دے رہے ہیں۔ایسی صورت میں آپ کو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں، کیوں کہ آپ فی الفور تبدیلی کی توقع نہیں کر سکتے۔جب آپ گناہ کرتے ہیں تو اُن لمحات میں یاد رکھیں کہ آپ کی اصل شناخت کیا ہے اور ایمان سے چلتے رہیں۔

3: یہ سچ ہے کہ تبدیلی کے حقیقی تجربے سے پہلے آپ کئی بار ناکام ہوں گے۔تاہم، جیسے جیسے آپ ایمان سے چلتے رہیں گے، آپ مسیح کی تبدیلی کا کثرت سے تجربہ کریں گے۔

4: رُوحانی طور پر خبردار رہیں اور خُدا سے کہیں وہاں پر ظاہر کرے کہ وہ آپ کو کیسے آزاد کر رہا ہے۔

میری ذہنی بے چینی سے آزادی کی شخصی کہانی۔

میں چالیس سال تک ذہنی بے چینی کا شکار رہا تھا۔ایمان سے اُٹھائے گئے کئی اقدام کے بعد میں نے آزادی کا تجربہ کرنا شروع کیا۔میں نے خُدا کی سچّائی کو جاننے سے شروع کیا اور اُس پر یقین کیا کہ وہ میرا اطمینان ہے۔پھر آہستہ آہستہ میری ذہنی بے چینی کم ہونے لگی۔اِس عمل کے دوران میں کئی بار ذہنی بے چینی کے سبب سے طرح طرح کے جذبات سے بھر جاتا تھا۔ایسے اوقات میں میں نے اِقرار کیا کہ مسیح میرا اطمینان ہے اور ایمان کے اقدام اُٹھانے جاری رکھے۔

جیسے جیسے خُدا نے مجھے قائل کرنا جاری رکھا کہ وہ میرا اطمینان، حاکم اور ہر چیز پر قادِر ہے تو میں نے مزید یہ یقین کرنا چھوڑ دیا تھا کہ مجھے اِس ذہنی بے چینی کے ساتھ ہی ساری زندگی بسر کرنی ہوگی۔اِس کا مطلب یہ نہیں کہ میں مخصوص حالات میں بے چینی محسوس نہیں کرتا تھا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ میں سخت ذہنی بے چینی، روّیے یا حالت میں مزید زندگی بسر نہیں کر رہا تھا۔یہ ایک سفر تھا لیکن جس آزادی کا میں آج تجربہ کر رہا ہُوں یہ مسلسل ایمان سے چلنے کا سبب ہے۔

مشق: آپ اپنے تین ایسے جسمانی روّیے اور مضبوط قلعے لکھیں جن سے آپ آزاد ہونا چاہتے ہیں۔

خُدا سے بات چیت کریں: ایمان سے چلنا شروع کریں اور خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کو آزاد کرنا شروع کرے۔جب آپ شکست قبول کر لیتے ہیں یا خُدا پر یقین نہیں کرتے کہ خُدا کام کر رہا ہے تو ایسے لمحات میں خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کی طاقت، صبر اور استقامت بنے اور وہ اُن چھوٹی چھوٹی تبدیلیوں سے آپ کو آگاہ کرے جو آپ کو آزاد کرنے کے دوران رُونما ہوئی ہوں گی۔

زخموں کی شفا کے تجربے کے لیے ایمان سے چلنا

"وہ شکستہ دِلوں کو شفا دیتا ہے اور اُن کے زخم باندھتا ہے۔"[زبور 147:3]

"کیوں کہ میں پھر تجھے تندرُستی اور تیرے زخموں سے شفا بخشوں گا۔"[یرمیاہ 30:17]

بہت سے مسیحی آج اپنی زندگیوں میں کسی نہ کسی زخم یا زخمی حالت سے گزر رہے ہیں۔زخم بہت سی صورتوں میں آ سکتے ہیں:

- ناجائز فائدہ حاصل کرنا: اِس سے مراد کسی سے جسمانی، جذباتی، جنسی اور زبانی طور پر ناجائز فائدہ حاصل کرنا ہے۔
- مجروح کرنا: اِس سے مراد طلاق، موت یا کنارہ کشی کرنا ہے۔
- حادثات کا ہونا: اِس سے مراد صحت یا نقل و حرکت کے مسائل پیدا ہونا۔

زخم یا زخمی حالت کو سمجھنے کی کُنجی یہ ہے کہ یہ کوئی واقعہ یا واقعات نہیں ہیں جن کے سبب سے مسائل ہیں بلکہ یہ جُھوٹا عقیدہ ہے جس کے سبب سے یہ زخم واقع ہے۔

میں آپ کو ایک مثال دینا چاہتا ہُوں میں ایک خاتون کو شاگرد بنا رہا تھا جو جنسی طور پر زیادتی کا شکار ہوئی تھی۔اُس زیادتی کے سبب سے وہ یہ یقین رکھتی ہُوئی آئی کہ وہ نجس اور بے کار ہے۔پھر وہ ایک مسیحی شخص سے ملی اور اُس سے شادی کر لی۔اُس نے کہا کہ اُس کا شوہر بہت وفادار ہے اور اُس کے ساتھ اچھے سے پیش آتا ہے۔تاہم، کیوں کہ وہ اِن جُھوٹے

عقائد کو سچ مان رہی تھی کہ وہ نجس اور بے کار ہے۔ پس اس سبب سے اُس نے کبھی بھی کسی طرح کی جنسی قربت کا تجربہ نہیں کیا تھا۔ جس سے آخر کار اُس کی شادی ناکام ہو گی کیوں کہ اُس جنسی زیادتی کے بعد اُس نے ابھی تک اپنے متعلق اُن جُھوٹے عقیدوں/یقین سے شفا حاصل نہیں کی تھی۔

خُدا اپنی سچّائی سے آپ کو نیا کرنے، آپ کو آپ کے زخموں سے شفا دینے اور آپ کو آپ کے جُھوٹے عقیدوں سے آزاد کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔

تاہم، آئیں خُدا کے شفائیہ عمل کو دیکھیں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ زخم لگنے والا وہ واقعہ اب مسئلہ نہیں بلکہ وہ جُھوٹا عقیدہ مسئلہ ہے جو اُس واقعہ سے پیدا ہوتا ہے۔

پانچواں دِن

آپ کے زخموں کی شفا کے تعلق سے ایمان کے اقدام

مثال نمبر 1: فرض کریں کہ آپ نے کچھ ایسے زخموں کا تجربہ کیا جو آپ کے ماں باپ نے آپ کی پرورش کرتے ہُوئے آپ کو دیئے تھے اور اُن زخموں کی وجہ سے آپ نے یہ یقین کر لیا کہ آپ نامقبول اور رَدّ کیے گئے ہیں۔ نیچے چند ایک ایمان کے اقدامات دیئے گئے ہیں تاکہ آپ خُدا کی قُدرت کو لیں اور اُس سے شفا کا تجربہ کریں۔

ایمان کا قدم: "خُداوند، میں بچپن میں لفظی اعتبار سے بدسلوکی کا شکار ہُوا تھا اور مجھے اس سے جذباتی طور پر گہرے زخم لگے ہیں۔ نتیجتاً میں نے یہ یقین کر لیا کہ میں نامقبول اور رَدّ کیا گیا ہُوں۔ میں اپنے زخم تیرے سُپرد کرتا ہُوں اور میں ایمان سے دُعا کرتا ہُوں کہ تُو اپنی سچّائی سے میری عقل کو نیا کرتا کہ میں یقین کروں کہ تُو مجھے غیر مشروط طور پر قبول کرتا ہے اور یہ بھی کہ اب میں اِس بات کا یقین نہ کروں کہ میں نامقبول اور رَدّ کیا گیا ہُوں۔"

مثال نمبر 2: شاید آپ نے اپنے شوہر یا اپنی بیوی کی بدسلوکی کے روّیے کے سبب سے طلاق کا تجربہ کیا ہو۔

ایمان کا قدم: "خُداوند، میں شادی اور پھر طلاق کے سبب سے ٹُوٹا ہُوا اور بیکار محسوس کر رہا ہُوں۔ میں تجھ پر بھروسا کر رہا ہُوں اور اقرار کرتا ہُوں کہ تُو میری شفا ہے اور مجھے قائل کر کے میری قدر و قیمت صرف تجھ میں ہی ہے۔"

یاد رکھیں: اگر آپ سالوں سے کسی زخم کا تجربہ کر رہے ہیں تو خُدا کی شُفا کا تجربہ اور اُسے محسوس کرنے کے لیے وقت دَر کار ہو گا۔ اگر آپ آج ایسی حالت میں ہیں جو کسی طرح کا زخم پیدا کر رہی ہے تو پھر دانشمندی اِس میں ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ ایمان کے اقدام اُٹھائیں اور خُدا سے کہیں کہ وہ اس زخمی حالت میں آپ کی حفاظت اور طاقت بنے۔

خُدا سے بات چیت کریں: کیا آپ نے اپنے ماضی میں کسی طرح کے زخم کا تجربہ کیا ہے؟ اگر ہاں تو ایمان سے چلنا شروع کریں تاکہ خُدا آپ کے جُھوٹے عقیدے کو مٹا کر سچّائی کے وسیلہ سے آپ کی عقل کو نیا کرے اور آپ اپنے زخموں سے شفا کا تجربہ حاصل کریں۔

ضروری نوٹ: ممکن ہے کہ آپ اپنے زخموں سے جُڑے جُھوٹے عقیدے کو نہ جانتے ہوں لیکن خُدا جانتا ہے۔ تاہم، خُدا کا یقین کریں کہ وہ آپ کی عقل کو نیا کرے گا اور آپ کو آزاد کرے گا۔

زخم یا زخمی حالت اور معاف نہ کرنا

جب آپ کسی دوسرے شخص کی وجہ سے زخمی/دُکھی ہوتے ہیں تو وہ زخم/دُکھ اور معاف نہ کرنے کا روّیہ ایک ساتھ چلتے ہیں کیوں کہ وہ زخم بہت گہرا ہوتا ہے۔ پس یہ جُھوٹ پیدا ہوتا ہے کہ آپ اُس شخص کو جس نے آپ کو دُکھ پہنچایا معاف نہیں کر سکتے۔ تاہم، یہ ایک جُھوٹ ہے کیوں کہ مسیح کی معاف کرنے والی خصوصیت مکمل طور پر آپ کے اندر موجود ہے۔ اِس لیے آپ اُس شخص کو جس نے آپ کو دُکھ پہنچایا ہے معاف کر سکتے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ آپ معاف کرنے کے لیے رضامند نہیں ہوتے اور میں یہ اِس لئے جانتا ہُوں کیوں کہ میں 48 سال تک اپنے والد کو معاف کرنے کے لیے رضامند نہ ہُوا تھا۔ تاہم، خُدا مجھے مافوق اُلفطرت انداز میں اپنی صلاحیت سے معاف نہ کرنے سے معاف کرنے کی طرف لایا۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہُوں کہ خُدا نے کیسے مجھے شفا دی۔

میرے والد کو معاف نہ کرنے کی میری شخصی مثال:

میرے والد کی مجھ پر لفظی، جسمانی اور جذباتی اعتبار سے کی گئی زیادتی کے سبب سے مجھ میں غصّہ اور کڑواہٹ بھر گئی تھی اور میں اپنے والد کو معاف کرنے کے لیے بالکل بھی راضی نہ تھا۔ خُدا یقیناً جانتا تھا کہ میں معاف کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ تاہم، خُدا نے میرے خیالوں کے ذریعے مجھ سے بات کی اور کہا کہ "میں جانتا ہُوں کہ تم اپنے والد کو معاف کرنے کے لئے تیار نہیں ہو! کیا تم رضامند ہو کہ میں تمہارے ذریعے سے تمہارے والد کو معاف کروں؟" اب تک میں اپنے والد کو معاف کرنے کے لئے تیار نہ تھا لیکن میں راضی تھا کہ خُدا میرے ذریعہ میرے والد کو معاف کرے۔ ایمان سے اُٹھائے گئے میرے اقدام یہ ہیں:

ایمان کا قدم: "خُداوند، میں اپنے والد کو جس نے مجھے زخم دیئے اور بدسلوکی کو معاف نہیں کر سکتا۔ میں چاہتا ہُوں کہ تُو میرے ذریعہ میرے والد کو معاف کر! میں دُعا کرتا ہُوں کہ تُو مجھے معاف نہ کرنے کی طرف سے معاف کرنے کی طرف مائل کر۔"

18 ماہ سے زائد تک میں نے ایمان سے خُدا پر اِنحصار کیا تا کہ وہ میرے ذریعہ سے میرے والد کو معاف کرے اور حقیقی طور پر خُدا نے میرے روّیے کو بدلنا شروع کر دیا تھا۔ اُس نے مافوق اُلفطرت طریقے سے میری مرضی کو بدلا اور ایک وقت آیا کہ 18 ماہ کے بعد خُدا نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں اپنے والد کو معاف کرنے کے لئے رضامند ہُوں؟ میں نے کہا "جی ہاں!" جب میں اپنے والد کو مسلسل معاف کرتا رہا (یہ کوئی ایک رات کا واقعہ نہیں تھا۔) تو خُدا نے میرے اندر سے غصّے اور کڑواہٹ کو نکال کر مجھ میں اپنی محبت کو جاری کر دیا۔ پس میں نے نہ صرف اپنے والد کو معاف کیا بلکہ اب میں اپنے والد سے محبت کرتا ہُوں کیوں کہ پاک رُوح نے میرے دِل کو بدل دیا ہے۔ یہ کام اُن بڑے کاموں میں سے ایک کام ہے جو خُدا نے میری زندگی میں کیے ہیں کیوں کہ میں نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ میرے والد نے جو میرے ساتھ کیا ہے اُس کے لیے میں اُسے کبھی معاف کر پاؤں گا۔ اِس سے فرق نہیں پڑتا کہ آپ کا تجربہ کیا گیا زخم کتنا گہرا ہے، خُدا نے جو میرے لئے کیا ہے وہ آپ کے لئے بھی کرے گا۔

اہم سچّائی خُدا آپ کے معاف نہ کرنے والے روّیے کو تبدیل کرے گا تا کہ آپ اپنی مرضی سے معاف کریں۔

نوٹ: معافی کے متعلق یہ چند اہم باتیں آپ کو یاد رکھنی ہیں۔ میرے والد نے جو میرے ساتھ کیا، میں یا خُدا اُس سے بخوبی واقف تھے، وہ سب حقیقی تھا اور دردناک تھا۔ تاہم، رومیوں 8:28 میں خُدا کہتا ہے کہ وہ سب میں سے میرے لئے بھلائی پیدا کرے گا۔ بھلائی یہ تھی کہ اُس نے میری مرضی کو بدلا تا کہ میں اِس مقام پر آ سکوں جہاں دُوسروں کو معاف کر سکوں۔ اب بھی اُس زخم کے اثرات موجُود ہیں لیکن خُدا نے مجھے زیادہ تر حصّوں سے اور میرے اِردگرد موجُود جُھوٹے عقیدوں سے آزاد کر دیا ہے۔

خُدا سے بات چیت کریں: کسی ایسے شخص کے بارے میں سوچیں جس کو آپ معاف نہیں کر سکتے۔ کیا آپ خُدا پر بھروسا کرنے کے لئے تیار ہیں کہ وہ آپ کے ذریعہ اُس شخص کو معاف کرے؟ تو پھر جیسے میں نے اُوپر ذکر کیا، میری طرح ایمان سے قدم اُٹھانا شروع کریں اور خُدا سے دُعا کریں کہ وہ آپ کے ذریعے سے اُس شخص کو معاف کرے۔ خُدا پر یہ بھی بھروسا کرنا شروع کریں کہ وہ آپ کی مرضی کو بدلے تا کہ آپ اپنی مرضی سے اُس شخص کو معاف کر سکیں۔

حتمی بیان کسی کو معاف نہ کرنا آپ میں مسیح کی زندگی کے بہاؤ کو روک دیتا ہے۔

ایمان سے چلنے اور زخموں سے شفاء کے متعلق اہم سچّائیاں

1: یاد رکھیں کہ ہمارا بڑا مسئلہ زخمی ہونے والا واقعہ یا واقعات نہیں ہیں۔ بڑا مسئلہ وہ جُھوٹا عقیدہ ہے جو اُس واقعہ سے پیدا ہوتا ہے۔

2: طویل مدّتی زخم "فوری" طور پر ٹھیک نہیں ہوتا۔ ممکن ہے کہ آپ جس زخم کو سالوں سے لئے ہوئے ہیں اُسے ٹھیک ہونے میں طویل وقت درکار ہو۔
3: شفائیہ عمل کے دَوران آپ کو مسیح کے صبر اور استقامت کو حاصل کرتے رہنا ہے۔
4: ممکن ہے کہ خُدا کو آپ کی مرضی بدلنے میں وقت دَرکار ہو۔ خصوصاً اگر آپ ایک طویل مدّت تک معاف نہ کرنے کے روّیے کے ساتھ زندگی بسر کرتے رہیں ہوں۔
5: تاہم، جیسے جیسے خُدا آپ کی عقل کو نیا بناتا جائے گا آپ اُس کی شفاء کا تجربہ کرنا شروع ہو جائیں گے۔

ایمان سے چلنے کے ابتدائی مرحلے میں آپ کو مضبوطی سے ڈٹے رہنے کی ضرورت ہو گی۔

جب آپ ایمان سے چلنا شروع کرتے ہیں تو آپ کو مضبوطی سے ڈٹے رہنے کی ضرورت ہو گی، تاکہ آپ **مسلسل** ایمان سے چلتے رہیں۔

اس کے حوالے سے متی 7/8 کو دیکھیں:

" جو ڈُھونڈتا ہے وہ پاتا ہے ---- "

لفظ "ڈُھونڈتا" کہ زمانے کا مطلب "مسلسل جاری رہنے والا عمل" ہے۔ دُوسرے الفاظ میں اِس آیت میں یسوع نے کہا ہے کہ آپ کا ڈُھونڈنا لازمی طور پر **مسلسل** اور رضاکارانہ ہونا چاہیے۔ میں اپنے ایمان سے چلنے کے ابتدائی مرحلے میں ایمان کے اقدام کے حوالے سے مضبوطی سے ڈٹا رہا تھا۔

میں آپ کو وضاحت دینے کے لیے شخصی مثال پیش کرتا ہُوں۔ جب میں نے پہلی بار یہ سچّائیاں سیکھیں جو میں آپ سے بانٹ رہا ہُوں۔ میری زندگی کے متعلق ایک چیز ایسی تھی جو میں چاہتا تھا کہ خُداوند بدل دے اور وہ میرا نکتہ چینی اور فوری طور پر کسی بھی متعلق فیصلہ لینے والا روّیہ تھا۔ تاہم، جب جب میرے ذہن میں یہ بات آتی، میں ڈٹا رہا اور خُداوند سے کہتا رہا کہ میرے نکتہ چینی کرنے والے اور کسی بھی چیز کے متعلق فوری طور پر فیصلہ لینے والے روّیے کو بدل دے۔ ڈٹے رہنے کی تعریف کچھ اس طرح سے بھی کی جا سکتی ہے کہ میں مضبوط مرضی رکھتا ہُوں کہ خُدا مجھے اُن حصّوں میں تبدیل کرے۔

اس کی تمثیل یہ ہو سکتی ہے کہ جب آپ نے پہلی بار گاڑی چلانی سیکھی تھی۔ شروع شروع میں آپ کو بریک، اسٹیرنگ پر بہت دھیان دینا ہوتا ہے اگر کہیں مڑنا ہو تو انتہائی احتیاط سے گاڑیوں کو دیکھ کر آہستہ آہستہ مڑتے ہیں اور اس سارے کام میں آپ کو تمام چیزوں کے بارے میں **مسلسل** سوچتے رہنا اور دھیان رکھتے رہنا ہوتا ہے۔ تاہم، یہ **مسلسل** کرتے رہنے سے خُود بخُود ہمیں سب چیزوں کی عادت ہو جاتی ہے۔ یہی خُدا بھی آپ کے ایمان کے ابتدائی اقدام میں آپ کے لئے کرنا چاہتا ہے۔ وہ آپ میں ایک "مقدّس عادت" پیدا کرنا چاہتا ہے تاکہ آپ اپنی زندگی کی کسی بھی تبدیلی کے لئے صرف خُدا پر اِنحصار کریں۔

تاہم، چاہے مسیح کو زندگی کے طور پر ڈُھونڈنا ہو، عقل کو نیا بنانا ہو، آزادی، فتح یا شفاء کو ڈُھونڈنا ہو۔ یہ ضروری ہے کہ آپ **مسلسل** رہنے والے اور مضبوط روّیے یا مقدّس عادت پیدا کرنے کے لئے مسیح پر اِنحصار کرتے رہیں۔

ایمان سے چلنے کے متعلق حتمی سچائیاں

- ایمان سے چلنے کے ذریعے ہی آپ سیکھتے ہیں کہ ایمان سے زندگی کیسے بسر کرنی ہیں۔
- ایمان سے چلنے کے ذریعے آپ کے لئے ایمان سے زندگی بسر کرنے کی حقیقت آپ کے احساسات اور تجربات سے بھی زیادہ بڑی حقیقت بن جائے گی۔
- جتنا زیادہ ایمان سے چلیں گے اُتنا ہی زیادہ آپ حالات کو خُدا کی آنکھوں سے دیکھیں گے اور اِس کے نتیجے میں آپ کو خُدا کے مقاصد کی بہتر سمجھ حاصل ہو گی۔
- جتنا زیادہ آپ ایمان سے چلیں گے، آپ اُتنا ہی اِس بارے میں پُر سکون رہیں گے کہ آپ کی زندگی میں آگے کیا ہو گا کیوں کہ آپ خُدا پر اور اُس کی حاکمیت پر بہت بھروسا کرتے ہیں۔
- اگر آپ ایمان کے اقدام اٹھانے کے لئے ڈٹے رہیں گے، تو آپ خُدا کے مافوق اُلفطرت کام کا تجربہ کریں گے۔ جو آپ کی سوچ، عقیدے، فیصلہ کرنے کی قابلیت اور روّیے کو تبدیل کرے گا۔
- جب آپ ایمان سے چلنا جاری رکھیں گے تو آپ خُدا کے ساتھ اپنے رشتے کو مزید گہرا پائیں گے جس کے نتیجے میں آپ اُس کی حضوری میں رہنے سے لُطف اُٹھائیں گے اور آپ خُدا کے منصوبے، مقصد اور اپنی زندگی میں اُس کی مرضی کے ساتھ جُڑے رہیں گے۔

خلاصہ:

1: خُدا آپ کو فوری طور پر فتح آزادی یا شفا دے سکتا ہے یا آپ کو یہ چیزیں تجربہ کرنے میں طویل مدّت درکار ہو سکتی ہے، (زیادہ تر ایسا ہی ہوتا ہے)۔

2: چاہے آپ کو محسوس ہو یا نہ ہو، ایمان سے جانیں کے خُدا آپ کو آزاد کرنے کے لئے کام کر رہا ہے تاکہ وہ آپ کو فتح ، شفاء اور آپ کی زندگی میں تبدیلی لا سکے۔

3: ممکن ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ آپ خُدا کے مقررہ وقت کے سے بے صبر ہونا شروع ہو جائیں۔ خُدا سے کہیں کہ وہ اس طرح کے وقت میں آپ کا صبر اور آپ کی استقامت بنے۔

4: رُوحانی اعتبار سے واقف رہیں کہ خُدا آپ کی زندگی میں کام کر رہا ہے۔ شاید آپ کو اپنی زندگی کے چھوٹے چھوٹے حصّوں میں تبدیلی رُونما ہوتی ہوئی نظر آئے گی۔ خُدا سے کہیں کہ آپ کو اُن تبدیلیوں سے واقفیت دے جو تبدیلیاں وہ آپ میں پیدا کر رہا ہے۔

جُھوٹے عقیدے/یقین

خُدا کے متعلق جُھوٹے عقیدے:

ذہنی دباؤ کی حالت میں میں یقین رکھتا تھا کہ خُدا مجھ سے:

غصّہ ہے،افسردہ ہے،جُدا ہے،بے پرواہ ہے، سچ میں قادر مطلق نہیں ہے،جلد بازی میں نتیجہ اخذ کرتا ہے،مُجرم ٹھہراتا ہے،سزا دیتا ہے،خیال نہیں رکھتا،پیار نہیں کرتا،کرنا نہیں چاہتااور اُسے ترس نہیں آتا۔

دُوسروں کے بارے میں جُھوٹے عقیدے:

میرے پاس حق ہے کہ میں دُوسروں کو معاف نہ کروں، دُوسروں کو لازمی طور پر میری ضرورتیں پوری کرنی ہیں،لازم ہے کہ دُوسرے مجھ سے غیر مشروط محبت رکھیں،مجھے لازمی طور پر دُوسروں کی منظوری اور قبولیت کو کمانا ہے،دُوسروں کی رائے میری اہلیت کا تعین کرتیہے اور اگر دُوسرے لوگ میری نظر میں قبول ہونا چاہتے ہیں تو لازمی ہے کہ وہ میرے معیار پر پُورا اُتریں۔

خاص مسیحی زندگی بسر کرنے کے متعلق جُھوٹے عقیدے

1: لازم ہے میں خُدا کے لئے کام کروں تاکہ:

- خُدا کی محبت حاصل کر سکوں۔
- خُدا کو خوش کر سکوں۔
- خُدا کی منظوری کما سکوں۔
- خُدا کی سزا سے بچ سکوں۔
- اپنے بارے میں اچھا محسوس کر سکوں۔
- دُوسروں کو خُوش کر سکوں۔

2: (خُدا کی مدد کے ساتھ) یہ مجھ پر منحصر ہے کہ اپنی عقلمندی اور صلاحیت استعمال کروں تاکہ:

- اُس کے حکموں پر عمل کر سکوں۔
- اُس کے وعدوں کو اپنی زندگی میں حقیقی بنا سکوں۔
- خُود کو بدل سکوں۔
- خُوش رہ سکوں۔
- کامیاب ہو سکوں۔

جسمانی روّیے

مہربانی اور ترس کی کمی

سمجھ، مہربانی، محبت، دفاعی بننا۔

خُودراست ہونا [اپنے آپ کو راست ماننا]

بہانے بنانا (اپنی عقل کے مطابق)

اپنی غلطیوں کو چھپانا۔ اپنا نکتہ/نظریہ ثابت کرنا۔ یہ فرض کر لینا کہ میں خُود کبھی کسی مسئلے کا سبب نہیں ہو سکتا۔ کسی اور چیز/شخص پر الزام دینا۔مشکلوں یا ناکامیوں کی ذمہ داری لینے سے انکار کرنا۔

ان میں مشکلات درپیش آنا : معافی مانگنے میں، یہ ماننے میں کہ میں غلط ہُوں، مدد کے لئے کہنے میں، اظہارِ تشکر کہ میرا ایک اعلیٰ درجہ ہے (کہنے کے اثرات)
" میں جانتا ہُوں کہ بہتر کیا ہے۔"
" میرا راستہ صحیح راستہ ہے۔"

تنقیدی روّیہ رکھنا[نتیجہ اخذ کرنے میں جلدبازی کرنا]۔

دُوسروں میں خامیاں تلاش کرنا۔خُود میں اور ارد گرد کی ہر چیز پر نکتہ چینی کرنا۔متعصب ہونا [برداشت نہ کرنا] بہت زیادہ شکایت کرنا۔ [کبھی اتنا اچھا نہیں ہوتا]۔

خُود اعتماد ہونا

(خُود پر بھروسا رکھنا)

بے حِس ہو کر دُوسروں ملنا:

[بے پرواہ، ہمدرد نہ ہونا، لاتعلق یا بے فکر]

خُود مطمئن ہونا (بے غرض)

ایسے الفاظ کہنا، " کوئی بات نہیں" یا "اس سے فرق نہیں پڑتا"

ضبطِ نفس ہونا [خُود پر اِنحِصار کرنا]:

خُود کی اور دُوسروں کی کارکردگی کی بنیاد پر قبولیت، کامل ہونے کی کوشش، غلطی کرنے کا ڈر۔
ناکام نہ ہونے کی بھرپور کوشش کرنا،

اُصول پرست ہونا:

" کتاب کے مطابق "زندگی بسر کرنا، پابند محسوس کرنا (یہ ہونا چاہیے، یہ کرنا ہے) دُوسروں پر اور خُود پر انتہائی سخت ہونا، خُود کے اور دُوسروں کے لیے غیر حقیقی معیار قائم کرنا۔

اِن سب کے ساتھ جنونی ہوجانا:

کامیابیاں۔ جان پہچان/حیثیت۔مادی چیزوں کو حاصل کرنا۔دُوسرے میرے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔جسمانی طور پر میں کیسا دکھتا ہُوں۔میری جسمانی صحت۔ ماضی [بالخصوص ماضی کی ناکامی دُکھ دیتی ہے] کسی لالچ پر مبنی عبادت، اُصول و ضوابط پر چلنا۔

حکمران ہونا:

حکمران ہونا (حاکمانہ روّیہ)، تقاضہ کرتے رہنا (زور زبردستی سے)، دُوسروں کو دبانا۔ (قابض ہونا)، دُوسروں کو ڈرانا، معافی مانگنے سے انکار کرنا۔

اِن کے ذریعہ دُوسروں کو دھمکانا:

ناجائز فائدہ اُٹھانا[دھمکی دینا]۔احساسِ جُرم۔ہمدردی، خاموشی اور چاپلوسی کے استعمال سے۔زبردستی[جسمانی دھمکیاں]۔ تحقیر دین [قسم کھانا]۔غیر متحرک ہونا۔

محوِے ذات ہونا:

حد سے زیادہ خُود شناس ہونا۔خُود کے لیے دُکھی ہونا۔افسُردہ ہونا۔خُود کو مارنا۔ مظلوم کا کردار نبھانا۔اپنی مصیبتوں پر توجہ دلا کر لوگوں کی توجہ اور ہمدردی حاصل کرنا۔کسی دُوسرے کی خُوشی اور کامیابی سے حسّد کرنا۔

جُدا [خُود کو دوسروں سے دُور کردینا]:

دُور رہنا(خُود کو دُور رکھنا)۔خُود کو دُوسروں سے فاصلے پر رکھنا۔دُوسروں سے کترانہ (تنہا رہنا)۔ناقابلِ رسائی ہو جانا۔دُوسرے کے سامنے خاموش رہنا۔بات کرنے سے منع کر دینا۔

بھاگنا (ڈرد/دباؤ) استعمال کرتے ہُوئے:

آزاد جنسی تعلقات رکھنا۔شراب پینا۔ منشیات اور نشے جیسی چیزوں کا عادی ہونا۔ باتیں کرتے ہوئے مصروف رہنا۔اسکول تفریح/ شوق کھیل۔ کمپیوٹر۔ذہنی تصور، ٹی-وی۔ فلمیں۔ فحاش فلمیں دیکھنا۔ سونا۔ زیادہ کھانا۔مذہب۔ کام/مستقبل اور جنسی تعلق۔

بے چین رہنا [فکرمند اور پریشان]:

خوف زدہ رہنا۔اطمینان اور آرام کی کمی۔ معذور ہوجانا (بے حِس)۔ دماغی خلل ہونا (زیادہ مشکوک)۔ کچھ مثبت نہ دیکھنااور بُرا نتیجہ اخذ کرلینا۔

ان سب سے رہنمائی حاصل کرنا:

علمِ نجوم/جنم کنڈلی۔قسمت کا حال بتانا یا جادُو ٹُونا وغیرہ۔

جذباتی اعتبار سے بے عزّتی محسوس کرنا

لوگوں سے دُور رہنا۔احساسات یا اپنی رائے کا اظہار کرنے میں مشکل ہونا۔جذبات کو دبا دینا۔رُکے رہنا۔(خُود کو روکے رکھنا)

احساسات سے زندگی بسر کرنا

یہ یقین کرنا کہ جو مجھے محسوس ہوتا ہے وہی سچ ہے۔تنقید کے لئے بہت حسّاس ہونا۔انتہائی حسّاس۔جلدی ناراض ہونا،خوف، غصّہ، شکوک و شبہات اور عدم تحفظ کے قبضہ میں رہنا۔خُود کوخُود سے ہی مسترد مان لینا۔

دُوسروں کو خُوش کرنے والا بننا

ہر کسی کو خُوش کرنے کی کوشش کرنا۔جھگڑوں سے بچنا، صلح کو قائم رکھنا۔وہ کہنا اور سوچنا جو دُوسرے لوگ چاہتے ہیں۔حد سے زیادہ جُھکنا۔دُوسروں کو کسی بات کے لئے "نہیں" کہنے میں مشکل محسوس کرنا۔خُود کے لیے میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔مجھے ڈر ہے کہ میں دُوسروں کو مایوس نہ کر دُوں۔دُوسروں کی کوئی بھی بات فوری مان جانا۔

نگران بننا(حفاظت کرنے والا)

حد سے زیادہ نگرانی کرنا۔حد سے زیادہ ذمہ دار بنا۔دُوسروں کے کاموں اور تعلقات میں آسانی سے شامل ہونا۔کسی پر قابض ہونا۔کم سُننا اور بہت زیادہ بولنا۔دُوسروں کے لیے فیصلے لینا۔

حد سے زیادہ سنجیدہ ہونا (بے حد)

زندگی کا لطف اُٹھانے کے قابل نہ ہونا۔
زندگی میں شادمانی کی کمی ہونا۔

دُوسروں سے مقابلہ کرنا

اختیار کو روکے رکھنا۔تعاون نہ کرنا (گُھمنڈی ہونا)کسی سے نہ سیکھنا (کند ذہن)الگ ہو جانا (جھگڑے کے سبب سے الگ ہو جانا) پریشان کرنا(دوسروں کو بھڑکانا)بحث کرنا۔ضدّی ہونا۔ (اپنی بات پر اڑ جانا)غیر معقول ہونا۔

حقیقت کا انکار کرنا

مشکلوں پر دھیان نہ دے کر یہ اُمید رکھنا کہ وہ چلی گئی ہیں۔کچھ بھی غلط یا بُرا ہونے کا انکار کرنا۔خُود کو اور دوسروں کو فریب دینا۔خُود سے اور دوسروں سے جُھوٹ بولنا۔کسی معاملے کو حد سے زیادہ بیان کرنا (بڑھا چڑھا کر بات کرنا)حقیقی منصوبہ چُھپا کر کھیلنا۔

دِکھاوا کرنا

جان بُوجھ کر اور سچ کو چُھپانا۔ریاکاری کرنا۔دوسروں کو خُوش کر کے اُن کی توجہ حاصل کرنا۔دھوکا دینا۔(ایسا رَدِعمل دینا جیسے میں جانتا ہُوں جبکہ اصل میں نہیں جانتا۔)نمائشی ہونا۔ (جعلی ، غیر حقیقی)دوسروں کے ساتھ زیادہ نہ گُھلنا ملنا۔(کبھی کسی کو اپنے زیادہ قریب نہ آنے دینا)

غیر متحرک ہونا (پہل نہ کرنا)

آسانی سے ہار مان لینا۔موقع حاصل نہ کرنا۔کسی کے بتانے کا انتظار کرنا کہ میں کیا سوچوں یا کیا کروں۔غیر مستقل۔(آسانی سے بدل جانا)بے یقین ہونا۔کسی بھی قیمت پر ناکامی سے بچنا۔غیر ذمہ دار ہونا۔سُست ہونا۔(بے پرواہ، شدید غفلتی)

شدّید بے چین

آرام کرنے کے لئے مشکل ہونا۔برقرار رہنا۔بے صبر ہونا۔آسانی سے گھبرا جانا۔

مایوس ہو جانا (منفی)

شک کرنا (شکی)دُوسروں پر، خُود پر ،خُدا پر، کلیسیا اور حکومت پر بھروسا نہ کرتے ہُوئے کچھ بُرا ہونے کی توقع کرنا۔خُود سے یا دُوسروں سے کبھی خُوش نہ ہونا۔کبھی مطمئن نہ ہونا۔

مخالف ہو جانا

غیروں جیسا روّیہ رکھنا۔طنز کرنا [تلخ مزاج] مُنہ پھٹ ہونا۔[تحقیر کرنا]نفرت کرنا۔[سنگدل] ظالم ہونا۔[بدنیّت] غصّہ کرنے میں جلد بازی کرنا۔غصّے کو دُور کرنے کے لئے پریشان ہونا۔جسمانی طور پر بدسُلوکی کرنا۔لفظی طور پر بدسلوکی کرنا۔چیزوں کو توڑنا۔

اپنے اندر کینہ رکھنا (ناراض رہنا)

وہمی ہونا۔[رُوٹھنا]دِل میں کڑواہٹ رکھنا۔معاف نہ کرنا۔غلطیوں کی فہرست بنا کر محفوظ رکھنا۔دُوسروں سے بدلہ لینا۔دُوسروں کے ناکام یا دُکھی ہونے کی چاہت رکھنا۔خُود کو یا دُوسروں کو سزا دینا۔

بے جا لڑائی کرنا

توَہم پَرَست ہونا۔کسی واقعہ کی غلط بیانی کرنا۔عیب جوئی کرنا۔[کسی کی پیٹھ پیچھے باتیں کرنا]بغیر کسی ٹھوس وجہ کے سخت غصّے کا روّیہ رکھنا۔خوش مزاجی کا استعمال کر کے اپنے حقیقی احساسات کو چھپانا، چیزیں بُھولنا، کسی سے بات کرنے سے منع کر دینا، دیر کرنا، ٹال مٹول کرنا وغیرہ۔

خُود پسند ہونا

فرض کر لینا کہ ہر دفعہ میرے ساتھ ہی کچھ بُرا ہوتا ہے۔حد سے زیادہ صفائیاں پیش کرنا۔خُود پر انتہائی سخت ہونا۔کامیابی سے بے سکون ہونا۔محبت، تعریف اور معافی حاصل کرتے ہوئے مشکل محسوس ہونا، خُود کو معاف نہ کرنا۔

سبق نمبر5

ایمان کی کُشتی

پہلا دِن

سبق نمبر 5 کا عمومی جائزہ

- ایمان کی کُشتی کیاہے؟
- ایمان کی کُشتی کے متعلق اہم سچّائیاں۔
- جنگ میں موجود دُشمن۔
- جسم، گناہ کی طاقت اور شیطان/بدرُوحوں پر جنگ جیتنا۔
- ایمان کی کُشتی اور آپ کے خیالات پر مبنی زندگی۔

تعارف

اگر آپ مستقل طور پر ایمان سے چل رہے ہیں تو آپ کو کسی رکاوٹ کا سامنا کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔اگر آپ پہلے سے ایمان کے اقدام اُٹھاتےرہے ہیں تو غالباً آپ جانتے ہوں گے کہ میں کس بارے میں بات کررہا ہُوں۔جب آپ اپنے اندرونی و بیرونی مخصوص دشمنوں کے خلاف چلتے ہیں تو یہی سبب ہے کہ آپ کو رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ آپ کو مزید ایمان کے اقدام اُٹھانے سے روک سکیں۔اس سبق میں ہم اُن دشمنوں کے متعلق بات کریں گے، جن کا ہم ایمان سے چلتے ہوئے سامنا کرتے ہیں اور یہ بھی کہ ہم کیسے خُدا سے بات چیت کرسکتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے اُن دشمنوں سے لڑے تاکہ اُس کے وسیلہ سے ہم ایمان کی کُشتی جیت سکیں۔

ایمان کی کُشتی کیا ہے؟

"ایمان کی اچھی کُشتی لڑ۔" [1 تیمتھیس 6:12]

میں ایمان کی کُشتی کی تعریف کچھ یُوں بیان کرتاہُوں:

ایمان کی کُشتی: آپ کے دُشمنوں کی طرف سے آئی رکاوٹ آپ کے ایمان کی کُشتی کاسبب ہے،تاکہ وہ آپ کوایمان سے چلنے سے روک سکیں۔

سچ یہ ہے کہ اپنے ایمان کے پہلے قدم پر ہی آپ رکاوٹ کا سامنا کرتے ہیں۔اس نکتہ پر میں آپ سے جو سوال پوچھناچاہتا ہُوں وہ اصل میں دو رُخی سوال ہے:

- کیا آپ واقف ہیں کہ کوئی کُشتی/جنگ ہے؟
- کیا آپ اس کُشتی/جنگ میں شامل ہیں؟

میں نے یہ دریافت کیا ہے کہ بہت سے مسیحی نہیں سمجھتے کہ ان کے خلاف ایک بڑی جنگ جاری ہے۔پطرس نے 1 پطرس 2:11 میں اس جنگ کی تصدیق کی ہے:

"اے پیارو میں تمھاری منّت کرتاہُوں کہ تم اپنے آپ کو پردیسی اور مسافر جان کر اُن جسمانی خواہشات سے پرہیز کرو جو رُوح سے لڑائی رکھتی ہیں۔"

سب سے پہلی چیز جس سے ہمیں واقف ہونا چاہیے وہ یہ ہے کہ ایک جنگ جاری ہے۔اگر ہم اس جنگ سے واقف نہیں تو ہم ایسے زندگی بسر کریں گے جیسے کوئی جنگ نہیں ہےاور نہ ہی کوئی دشمن ہے۔اس کے علاوہ اگر ہم اس جنگ سے واقف ہیں لیکن ہم ایمان کی کُشتی لڑتے ہی نہیں تو 1 تیمتھیس 6:12 کے مطابق یہ 3 نتائج ہوں گے۔

پہلا، ہم آخرکار خُدا اور ایمان سے چلنے کے حوالے سے ہار مان لیں گے۔
دوسرا، ہم خُود کو سرچشمہ مان کر خُود سے زندگی بسر کرنا شروع کر دیں گے۔
تیسرا، کوئی تبدیلی رونما نہیں ہو گی۔

تاہم، یہ ضروری ہے کہ ہم ایمان کی کُشتی کو ، جن دشمنوں کا اس لڑائی میں ہم سامنا کرتے ہیں اور یہ سمجھیں کہ یہ لڑائی کیسے جیتنی ہے۔پہلے ہم ایمان کی کُشتی کے متعلق کچھ اہم سچّائیوں کے بارے میں بات کرتے ہیں۔

ایمان کی کُشتی کے متعلق سچّائیاں:

1: آپ خود یہ کُشتی نہیں لڑ سکتے۔

"کیوں کہ خُداوند تمھارا خُدا تمھارے ساتھ ساتھ چلتا ہے تاکہ تم کو بچانے کو تمھاری طرف سے تمھارے دُشمنوں سے جنگ کرے۔" [استثنا 20:4]

ایمان سے کُشتی لڑنے کے متعلق سچّائی یہ ہے کہ آپ خُدا سے جُدا ہو کر یہ جنگ/لڑائی/ کُشتی نہیں لڑ سکتے۔ کیوں ؟ کیوں کہ آپ کی اپنی طاقت اور مرضی کی قوت، کچھ بھی نہیں بمقابلہ اُن دشمنوں کی طاقت کے جن کا آپ سامنا کریں گے۔(آپ لڑائی میں ہر بار شکست کھائیں گے، اگر آپ خُدا کے بغیر اپنے طور پر اُس لڑائی کو جیتنے کی کوشش کریں گے۔)خوشخبری یہ ہے کہ خُدا وعدہ کرتا ہے کہ خُدا خُود آپ کے سامنے آنے والے ہر دُشمن سے لڑے گا۔

خُدا کا کبھی یہ منصوبہ نہ تھا کہ آپ اُس کے بغیر کوئی جنگ لڑیں کیوں کہ خُدا کے بغیر آپ کوئی جنگ نہیں جیت سکتے۔

2: ایمان کی کُشتی/لڑائی میں آپ کا کردار۔

"خُداوند تمھاری طرف سے جنگ کرے گااور تم خاموش رہو گے۔" [خروج 14:14]

حتیٰ کہ آخر کار یہ جنگ خُدا کو ہی لڑنی ہے لیکن آپ کا بھی ایک اہم کردار ہے جو اس جنگ میں آپ نے نبھانا ہے۔"خاموش رہو" پہلی بار سُننے میں یہ بہت غیر متحرک معلوم ہوتا ہے لیکن سچ یہ ہے " خاموش رہو " یہ ایک بہت ہی متحرک فقرہ ہے جس میں آپ کو مسلسل خُداوند پر بھروسا کرتے رہنا ہے کہ وہ آپ کے لئے ایک نتیجہ خیز جنگ لڑے۔

" خاموش رہو" کا مطلب ہے کہ آپ آرام کر سکتے ہیں کیوں کہ آپ ایمان سے چلتے ہوئے دُشمن پر غالب آنے کے لئے خُدا کی قابلیت اور قُدرت پر بھروسا کر رہے ہیں۔ہم یہی سچّائی زبور 46:10 میں بھی دیکھتے ہیں۔"خاموش رہو اور جان لو کہ میں خُدا ہُوں۔"اگر میں دُشمن پر فتح پانے کے لئے خُدا کی قابلیت پر بھروسا کرتا ہُوں تو میں آرام کا تجربہ کروں گا اور وہ میرے لیے جنگ لڑے گا۔

آپ کاایمان خُداکی ایسی قُدرت کو جاری کرتاہے جوآپ کے ایمان سے چلتے ہوئے سامنے آنے والے ہر دُشمن کو نیست ونابود کردے گی۔

3: خُداکے کلام کو ایمان کی کُشتی میں ایک اہم حصّہ کے طورپر استعمال کریں۔

"غم کے مارے میری جان گُھلی جاتی ہے۔اپنے کلام کے مطابق مجھے تقویت دے۔" [زبور 119:28]

اور سچّائی سے واقف ہوگے اور سچّائی تم کو آزاد کرے گی۔" [یوحنا 8:32]

ایمان کی کُشتی کا اہم ترین حصّہ خُدا کی سچّائی سے واقف ہونا اوراس کے ساتھ آگے بڑھنا ہے۔یوحنا 8:32 میں لفظ "واقف" کا مطلب ذہنی علم سے بڑھ کرہے۔اس کامطلب "یقین کرنا"ہے۔یوحنا 14:6 کے مطابق ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ مسیح خُود ہی سچّائی ہے۔تاہم، جب ہم خُدا کی سچّائی کا یقین کرتے ہیں اور ایمان سے خُدا کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں تو وہ آپ کے ایمان سے چلتے ہوئے سامنے آنے والے دُشمنوں کوتباہ کرے گا اور آپ کو آزاد کرے گا۔اس مطالعہ کے اگلے حصّہ میں ہم دیکھیں گے کہ یہ عملی طور پر کیسے کام کرتا ہے۔

ایمان سے چلنے کی بصری مثال:

نیچے دی گئی تصویر میں ہم بائیں جانب دیکھتے ہیں، جہاں سے ہم نے مسیحی زندگی کا آغاز کیا تھا۔آغاز میں ہم زیادہ تر جسمانی اعتبار سے زندگی بسر کرتے اور گناہ کی عادت، قیدی ہونے اور حل طلب جھگڑوں کا تجربہ کرتے رہے تھے۔دائیں جانب خُدا کے تبدیلی کے وعدے ہیں جن کا ہم تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔ان دونوں کے درمیان ایمان ایک پل کی مانندہے۔اس سبق میں آگے بڑھتے ہوئے ہم اس تصویر کے متعلق بات کرتے رہیں گے۔

<u>اس جنگ میں دُشمن کون ہیں؟</u>

جب ہم ایمان سے چلنا شروع کرتے ہیں، تو ہم اندرونی اور بیرونی رکاوٹوں کا سامنا کریں گے۔ایمان کی کُشتی میں ہمارے 3 بڑے دُشمن جسم، گناہ کی طاقت، شیطان اور اس کی بدرُوحیں ہیں۔میں ان دشمنوں کو " ناپاک" تثلیث کہتا ہُوں۔نیچے دی گئی تصویر اس کی وضاحت ہے۔

"ناپاک" تثلیث

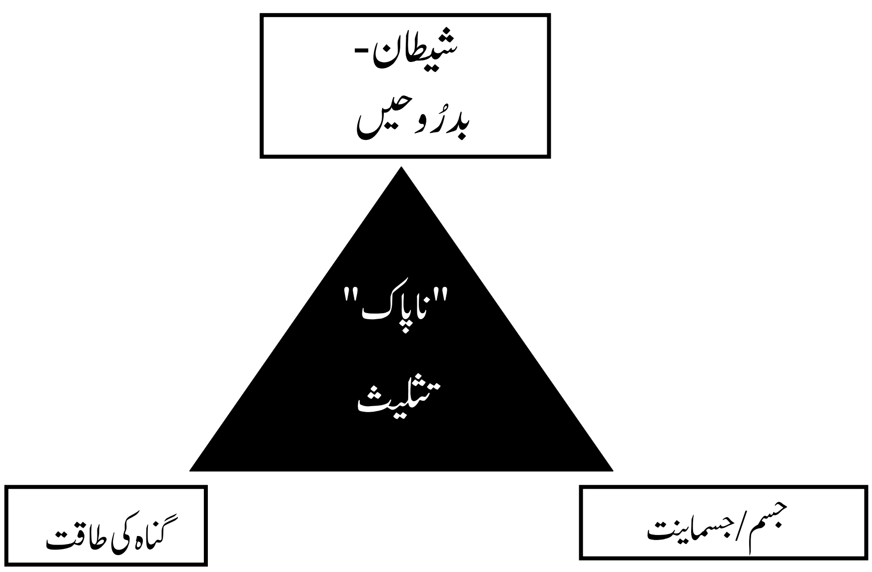

"ناپاک" تثلیث کے علاوہ ایک اور طاقتور دُشمن ہے جس کا ہم سامنا کرتے ہیں۔وہ دُشمن ہمارے اپنے خیالات اور خیالات پر مبنی زندگی ہے۔جب ہم ایمان سے چلنا شروع کرتے ہیں تو ایمان سے چلتے ہوئے ہم اِن چار دُشمنوں کا سامنا کرتے ہیں۔وضاحت کے لئے نیچے دی گئی تصویر کو دیکھیں۔

آئیں انفرادی طور پر ہر ایک دُشمن پر غور کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ہم کیسے خُدا پر اِنحِصار کرتے ہُوئے ایمان کی کُشتی جیت سکتے ہیں۔

اہم سچّائی

آپ کی اپنی قوت، قابلیت اور اپنی مرضی کی طاقت دُشمن کی طاقت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے۔خُدا کے بغیر اپنے دشمنوں کو شکست دینے کی کوشش کا نتیجہ آپ کی اپنی شکست ہوگی۔

دُوسرا دِن

دُشمن نمبر 1: جسم/جسمانیت

ہمارے گزشتہ سبق سے، آپ کو جسم/جسمانی رویّوں کے نتیجے کی بہتر سمجھ ہونی چاہیے۔اس سبق میں ہم دیکھیں گے کہ جسم کیسے ہمارے ایمان کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔

ہم [گلتیوں 5:17] میں دیکھتے ہیں۔ آپ کا جسم ہمیشہ آپ کو ایمان کے اقدام اُٹھانے سے روکے گا۔

"کیوں کہ جسم رُوح کے خلاف خواہش کرتا ہے اور رُوح جسم کے خلاف اور یہ ایک دُوسرے کے مخالف ہیں تا کہ جو تم چاہتے ہو وہ نہ کرو۔" [گلتیوں 5:17]

ہم ہمیشہ اپنی زندگی میں اپنے جسم اور اس کی خواہشوں کے ساتھ جدوجہد کرتے رہیں گے۔ بُری خبر یہ ہے کہ ہمارا اپنی جسمانیت کی طرف واپس جانا، خودمختار ہو کر زندگی بسر کرنا ہم سب کی طے شدہ حالت ہے۔ دُوسرے الفاظ میں، جسمانیت کی طرف جانا بہت آسان ہے کیوں کہ ہم اسی طرح زندگی بسر کرنے کے عادی تھے۔ تاہم، اب جب ہم مسیحی ہیں، ہمارے پاس حقِ انتخاب ہے۔ پس جب ہمارے اندر خُدا کی ساری معموری بسی ہوئی ہے تو ہم خُدا پر اِنحصار کر کے چل سکتے ہیں۔ (جس سے ہم ہمیشہ جسم پر غالب آتے ہیں۔)

ہر مسیحی کی طے شُدہ حالت جسم/جسمانیت ہے۔

ذیل میں دیئے گئے وہ طریقے ہیں جن کے ذریعے جسم/جسمانیت آپ کو ایمان سے چلنے سے روکتے ہیں۔ جسم چاہتا ہے کہ آپ:

1: خُود کو تبدیل کرنے کے لیے اپنی قابلیت کا استعمال کریں۔

2: خُدا پر شک کریں اور اُس پر بھروسا کرنا چھوڑ دیں کہ وہ اپنی قابلیت سے آپ کو تبدیل کرے گا۔

3: اپنے "جسمانی روّیے" کی طرف واپس جائیں۔

4: خُود کو گناہ، شیطان یا بدرُوحوں کی طرف سے آئی آزمائشوں میں دے دیں۔

سوالات: رومیوں 7:15 کی بنیاد پر، ایسی کون سی چند چیزیں ہیں جو آپ کرنا چاہتے ہیں لیکن نہیں کر پارہے یا اس کے برعکس کر رہے ہیں؟ کیا آپ نے کبھی اپنی مرضی کی طاقت سے کوئی کام کرنے کی یا نہ کرنے کی کوشش کی ہے؟ کیا اس سے آپ کو کوئی فائدہ ہُوا؟

ایمان کی کُشتی اور جسمانی/جسمانیت

خُدا آپ کے ایمان اور جسم کی لڑائی کے لئے تین کام کرنا چاہتا ہے۔ خُدا چاہتا ہے کہ:

1: جب آپ ایمان سے چلیں تو خُدا جسم کی رکاوٹوں کو بے نقاب کرے۔

پس ہماری طے شُدہ حالت جسم/جسمانیت ہے، ممکن ہے کہ ہم فوری طور پر نہ دیکھ سکیں کہ کب ہمارا جسم ہمارے اندر ہونے والے خُدا کے کام کو روک رہا ہے۔ تاہم، خُدا چاہتا ہے کہ وہ جسم کی طرف سے آنے والی رکاوٹوں کو بے نقاب کرے۔ ہم اس مندرجہ ذیل آیت میں دیکھتے ہیں کہ کیسے داؤد نے کہا کہ خُدا اس کی جسمانیت کو بے نقاب کرے۔

"اے خُدا تُو مجھے جانچ اور میرے دِل کو پہچان۔ مجھے آزما اور میرے خیالوں کو جان لے اور دیکھ کہ مجھ میں کوئی بُری روِش تو نہیں اور مجھ کو ابدی راہ میں لے چل۔" [زبور 139:23-24]

تاہم، آئیں دیکھتے ہیں ایمان کا قدم کیسے اُٹھایا جائے تاکہ خُدا آپ کی جسمانی رکاوٹوں کو بے نقاب کرے۔

ایمان کا قدم: "خُداوند میں دُعا کرتا ہُوں کہ مجھ پر ظاہر کر کہ کیسے میرا جسم/جسمانیت میری زندگی میں تیرے کام کو روکتی ہے۔"

2: آپ کے جسم/جسمانیت کی موت آپ کو دکھائے۔

"اور جو میں کرتا ہُوں اُس کو نہیں جانتا کیوں کہ جس کا میں اِرادہ کرتا ہُوں وہ نہیں کرتا بلکہ جس سے مجھ کو نفرت ہے وہی کرتا ہُوں۔" [رومیوں 7:15]

مسئلہ یہ ہے کہ جسمانیت دوڑخی ہے۔پہلی، ہم اپنی مرضی سے اپنی جسمانیت کو ہٹا نہیں سکتے۔دُوسری، ہمارے اندر یا ہمارے پاس ہماری اپنی کوئی بھی ایسی طاقت نہیں جس کے ذریعے ہم خود کو اپنی جسمانیت کے شکنجے سے آزاد کروا سکیں۔تاہم، اس سے پیشتر کہ خُدا ہمیں ہماری جسمانیت سے آزاد کرے وہ ہم پر ہماری جسم/جسمانیت کی موت ظاہر کرتا ہے۔[یاد رکھیں کہ جسمانیت کی "موت" جان کی اذیت ہوتی ہےاور یہ تب ہوتا ہے جب ہمارا جسم/جسمانیت خُدا کے تبدیل کرنے والے کام کو روکتی ہے۔]

آپ کو آپ کی جسمانیت کی موت دکھانے کا سادہ سا مطلب یہ ہے کہ رُوح آپ کے سامنے اس اذیت کو عیاں کرتا ہے جس سے آپ کی جسمانیت آپ کے اندر رکاوٹ کا سبب بنتی ہے۔

بہت سے مسیحیوں کے لیے مسئلہ یہ ہے کہ وہ اس اذیت میں زندگی بسر کر رہے ہیں جس کی وجہ سے ان کا جسم ایک لمبے عرصے تک متاثر ہوتا چلا آرہا ہے اور وہ یہ بھی نہیں دیکھ سکتے کہ یہ ایک اذیت ہے۔اس لیے ہم خُدا سے کہتے ہیں کہ وہ اذیت کو ظاہر کرے۔فرض کریں کہ آپ اپنے جسم میں خُدا کی خواہش کو روک رہے ہیں کہ وہ آپ کو آپ کے غصّے سے آزاد کرے۔تو خُدا آپ پر آپ کے غصّے کی"موت" کو ظاہر کرے گا اور یہ بھی کہ کیسے اس سے آپ کی زندگی میں بچوں، کام کرنے والوں اور دوستوں کے ساتھ مسلسل جاری رہنے والے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔وہ آپ پر آپ کے غصّے کو عیاں کرے گا تاکہ آپ کو اس غصّے سے آزاد کرے۔

<u>3:آپ کو آپ کے جسم/جسمانیت کی موت میں چلنے کی خواہش دے۔</u>

ایک بار جب ہم جسم/جسمانیت کی موت کو دیکھتے ہیں تو ہم اس سے ہٹ جائیں گے اور واپس خُدا پر اِنحِصار کرتے ہُوئے چلیں گے۔(2 کرنتھیوں 4:11)

"کیوں کہ ہم <u>جیتے</u> جی یسوع کی خاطر ہمیشہ موت کے حوالہ <u>کئے جاتے ہیں</u> تاکہ یسوع کی زندگی بھی ہمارے فانی جسم میں ظاہر ہو۔" [2 کرنتھیوں 4:11]

اس آیت میں پولس کہہ رہا ہے کہ خُدا مسلسل ہمارے جسم کی موت بے نقاب کر رہا ہوتا ہے تاکہ ہم اپنے جسم کی موت میں چل سکیں۔اپنے جسم کی موت میں چلنے کا مطلب ہے کہ ہم اس اذیت کو جانتے ہیں جس سے ہماری جسمانیت رکاوٹ کا سبب بنتی ہے اور پھر ہم واپس خُدا کی طرف آتے ہیں کہ وہ اپنے تبدیلی کے کام کو ہم میں جاری رکھے۔جب ہم اپنے جسم کی موت میں چلتے ہیں تو یہ[اپنی زندگی-خُودی]صلیب پر لٹکانے کی مانند ہے۔

اپنے جسم کی موت میں چلنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے جسم پر فتح حاصل کرتے ہوئے چل رہے ہیں۔

خُدا سے کہیں کہ آپ کو آپ کی زندگی کے وہ حصّے دکھائے جہاں آپ کا جسم/جسمانیت رکاوٹ بن رہی ہے اور جسم کی موت اور اذیت آپ پر ظاہر کرے اور خُدا پر بھروسا کریں کہ وہ آپ کے اندر خواہش پیدا کرے گا تاکہ آپ واپس خُدا پر اِنحِصار کریں اور ایمان سے چلنا جاری رکھیں۔

تیسرا دِن

خُدا کی قُدرت کےوسیلہ سے جسم پر فتح کا تجربہ کرنے کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں

جسم پر فتح کا تجربہ حاصل کرنے کے لیے:

1: خُدا سے کہیں کہ وہ مسلسل ہر جسمانی رکاوٹ کو بے نقاب کرتا رہے ، بالخصوص جب آپ اس کا تجربہ کر رہے ہوں۔
2: خُدا سے کہیں کہ وہ موت (اذیت) کو آپ پر عیاں کرے جس کا سبب آپ کا جسم ہے اور اس سے آپ کے ارد گرد موجود لوگ بھی متاثر ہو رہے ہیں۔
3: خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کو اپنی قُدرت سے قائل کرے کہ آپ اپنے جسمانی روّیہ کے لیے مر جائیں (انکار کریں) اور آپ کو اس روّیے سے دُور لے جائے تاکہ آپ اس سے آزاد زندگی بسر کر سکیں۔

آئیں دو مثالیں دیکھتے ہیں کہ کیسے خُدا پر ایمان رکھتے ہوئے ہم اپنے جسمانی روّیوں پر فتح کا تجربہ کر سکتے ہیں:

مثال نمبر1: فرض کریں کہ آپ ایک ایسے شخص کو معاف کرنے کے لئے جدوجہد کررہے ہیں جس نے ماضی میں آپ کو کبھی دُکھ پہنچایا تھا۔آپ نے کئی ایمان کے اقدام اُٹھائے اور پھر وہ شخص ایک دن آپ کے سامنے آگیا۔آپ کا جسم آپ کو جسمانی روّیے، غصّے، کرواہٹ اور معاف نہ کرنے کی طرف واپس لے جانے کی کوشش کرے گا اور آپ کے ایمان سے چلنے کے خلاف رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔ہم کیسے خُدا کے وسیلہ سے جسم پر فتح کا تجربہ حاصل کر سکتے ہیں؟

ایمان کی کُشتی: "خُداوند، میں اس شخص پر غصّہ کرنا شروع کر دیتا ہُوں۔میں دُعا کرتا ہُوں کہ تُو اپنی قُدرت سے میرے غصّے کی موت مجھ پر ظاہر کر اور مجھے قائل کر کہ میں اس سے دُور رہوں۔"

مثال نمبر 2: فرض کریں کہ آپ اپنی زندگی کے ساتھی کو رَدّ کر رہے ہیں لیکن اب آپ خُدا سے کہہ رہے ہیں کہ وہ آپ کی عقل کو نیا بنائے تاکہ آپ اپنی زندگی کے ساتھی کو غیر مشروط طور پر قبول کریں۔جب آپ ایمان کے اقدام اُٹھائیں گے، تو ممکن ہے آپ کی زندگی کا ساتھی (شوہر ، بیوی) کچھ ایسا کہہ دے جس سے آپ کے اندر اسے رَدّ کرنے کے احساسات پھر سے اُبھرنے لگیں۔اس لمحہ میں، ایمان کی کُشتی جاری ہوجاتی ہے۔ خُدا کا آپ کے ذریعے آپ کے لئے ایمان کی کُشتی لڑنا کیسا ہوگا؟

ایمان کی کُشتی: "خُداوند، میں اپنی زندگی کے ساتھی کو رَدّ کرنے کے احساسات رکھتا ہُوں۔میں دُعا کرتا ہُوں کہ مجھ پر اُسے(بیوی ، شوہر کو) رَدّ کرنے کے احساسات کے اسباب کی موت ظاہر کر۔میں چاہتا ہُوں کہ تُو مجھے اپنی قُدرت سے میرے اس جسمانی احساس پر غلبہ عطا کر اور مجھے قائل کر کہ میں اسے (بیوی ، شوہر کو) رَدّ نہ کروں۔"

خُدا کے وسیلہ سے اپنے جسم پر غلبہ حاصل کرنے کے متعلق حتمی خیالات

1: اگر آپ قصداً اپنے جسم کی رکاوٹ پر غلبہ پانے کے لئے خُدا پر انحصار نہیں کر رہے تو آپ ہر بار شکست کا سامنا کریں گے۔
2: آپ کی زندگی کے مخصوص حصّوں میں فتح ، آزادی اور شفاء حاصل کرنے کے ابتدائی وقت میں آپ کے جسم کی رکاوٹ بہت مضبوط ہوگی۔
3: جتنا زیادہ آپ اپنے جسم کو شکست دینے کے لئے خُدا کی قُدرت پر اِنحِصار کریں گے اُتنا زیادہ آپ وقت کے ساتھ ساتھ اپنے جسم کی رکاوٹ کو کم ہوتا ہُوا دیکھیں گے۔

اہم سچّائی:
آپ ایمان سے چلتے ہوئے کئی بار اپنے جسم کی طرف واپس جانے کا انتخاب کریں گے۔ تاہم، اُن اوقات میں خُدا آپ کے جسم کی موت کو آپ کے سامنے بے نقاب کرنا چاہتا ہے تاکہ آپ اپنے جسم کی موت میں چلیں۔

خُدا سے بات چیت کریں: اگر آپ کسی مخصوص حصّہ میں فتح اور شفاء کے لیے خُدا پر اِنحِصار کرکے ایمان سے چلتے ہوئے اپنے جسم کی رکاوٹ کا تجربہ کر رہے ہیں تو خُدا پر مسلسل اِنحِصار کرتے رہیں تاکہ وہ آپ کی جسمانی رکاوٹ کو شکست دے سکے۔

دُشمن نمبر2: گناہ کی طاقت

"پس اگر میں وہ کرتا ہُوں جس کا اِرادہ نہیں کرتا تو اُس کا کرنے والا میں نہ رہا بلکہ گناہ ہے جو مجھ میں بسا ہُوا ہے۔" [رومیوں 7:20]

گناہ کی طاقت کیا ہے؟

گناہ کی طاقت/زور:
گناہ کی اندرونی طاقت، آپ کی زندگی میں جاری رہنے والی طاقت ہے جو آپ کی آزمائش کرتی ہے تاکہ آپ خُود مختار یعنی خُدا پر اِنحِصار کیے بغیر زندگی بسر کریں۔

آپ کے اندر گناہ کی طاقت ہمیشہ آپ کی آزمائش کرتی ہے تاکہ آپ خُدا کی بجائے اپنی عقل اور اپنی صلاحیت پر مبنی زندگی بسر کریں۔
یہ وہ طاقت ہے جس پر آپ خُود سے فتح حاصل نہیں کرسکتے کیوں کہ آپ کی اپنی مرضی کی طاقت، اس طاقت کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے۔
تاہم، اگر آپ ایمان سے خُدا کی قُدرت پر اِنحِصار نہیں کرتے تو آپ ہمیشہ گناہ کی طاقت میں گریں گے۔

ایک اور اہم سچّائی یہ ہے کہ گناہ کی طاقت آپ کے جسم اور جسمانی روّیے کے ساتھ مل کر کام کرتی ہے۔ یہ دونوں کیسے کام کرتے ہیں یہ سمجھنے کے لئے تصّور کریں کہ آپ اپنے پسندیدہ ہوٹل میں کھا رہے ہیں۔ کھانا پیش کرنے والا آپ کا پسندیدہ پھل ایک پلیٹ میں لاتا ہے۔ آپ منع نہیں کرسکتے تو آپ ایک یا ایک سے زیادہ پھل کھانے کے لئے لے لیتے ہیں۔

اس مثال میں گناہ کی طاقت وہ کھانا پیش کرنے والا شخص ہے۔ اگر آپ خُدا کی قُدرت پر اِنحِصار نہیں کریں گے تو آپ ہر بار اس جسمانی روّیے میں گرجائیں گے اور آپ اس جسمانی روّیے کو ظاہر کرنے کا فیصلہ کریں گے۔ آئیں چند ایک مثالیں دیکھتے ہیں کہ گناہ کی طاقت کیسے کام کرتی ہے اور ہمیں کیسے خُدا کی قُدرت پر اِنحِصار کرنا ہے تاکہ وہ گناہ کی طاقت پر ہمیں غلبہ دے سکے۔

خُدا کی قُدرت کےوسیلہ گناہ کی طاقت پر فتح کا تجربہ حاصل کرنے کی مثالیں:

مثال نمبر1: آپ آج آفس میں داخل ہوئے اور آپ کو معلوم ہُوا کہ جس ترقی کے لئے آپ کمپنی میں سخت محنت کر رہے تھے وہ ترقی یا پروموشن کسی اور کو دے دی گئی ہے۔ایسے وقت میں گناہ کی طاقت آپ کو غصّہ اور بدلہ لینے کے جسمانی روّیے کی پیشکش کرے گی، (جو کہ آپ کو غصّہ اور بدلہ لینے والے روّیے کی طرف لے جائے گی) یا آپ خُدا کی قُدرت پر اِنحِصار کرتے ہوئے گناہ کی طاقت پر غلبہ پا سکتے ہیں۔ایمان کی کُشتی یہی ہے یعنی اس لڑائی میں آپ نے خُدا کو شامل کرنا ہے۔

ایمان کی کُشتی: "خُداوند میں جانتا ہُوں کہ اُس ترقی (پروموشن) کے قابل میں تھا اس لئے اب مجھ میں غصّے، مسترد ہونے اور بدلہ لینے جیسے احساسات پیدا ہو رہے ہیں۔تاہم، میں یہ احساسات تیرے سُپرد کرتا ہُوں اور میں دُعاکرتاہُوں کہ تُو اپنی قُدرت سے میرے اندر موجود گناہ کی طاقت کو شکست دے اور مجھے یہ جسمانی روّیےاپنے جسم سے ظاہر کرنے کے مقام سے دُور کر دے۔"

مثال نمبر2: آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا ایک دوست آپ کی پیٹھ پیچھے آپ کی بُرائی کرتا ہے۔جس وقت آپ نے یہ بات سُنی تو گناہ کی طاقت نے جسمانی روّیے پیش کئے کہ اُسے چھوڑ دو۔اگر آپ گناہ کی طاقت میں گرگئے تو آپ کو جسمانی وجوہات ملنا شروع ہو جائیں گی تا کہ آپ اس شخص کو چھوڑ دیں۔کچھ اس طرح سے آپ خُدا پر اِنحِصار کرتے ہوئے گناہ کی طاقت پر غلبہ حاصل کر سکتے ہیں:

ایمان کی کُشتی: "خُداوند میں دُعا کرتا ہوں کہ تُو گناہ کی طاقت کو مجھ میں شکست دے تاکہ میں اس میں گر کر اپنے دوست کو چھوڑ نہ دوں۔"

مشق: وہ جسمانی روّیے دیکھیں جن کے ساتھ آپ مسلسل جدوجہد کرتے ہیں۔سوچیں ذرا کہ کیسے وہ روّیے گناہ کی طرف سے آپ کے سامنے پیش کیے جاتے رہے تھے۔

خُدا سے بات چیت کریں: خُدا سے کہیں کہ وہ گناہ کی طاقت کو شکست دے اور یہ آپ کوجسمانی روّیوں کاتجربہ کرنے سے دُور رکھے۔

گناہ کی طاقت پر فتح پاتے ہوئے چلنے کے متعلق حتمی خیالات

1: آپ کے ایمان سے چلنے کے ابتدائی وقت میں آپ گناہ کی طاقت سے کئی بار ناکامی کا سامنا کریں گے۔آپ ایمان کی کُشتی میں خُود کو گناہ کی طاقت سے شکست کھایا ہوا پائیں گے۔
2: اس سے آپ حوصلہ شکنی کا شکار نہ ہوں۔جب آپ گناہ میں گرتے ہیں اپنی پہچان (راستباز) یاد رکھیں اور فضل کو حاصل کرتے ہوئے ایمان سے چلتے جائیں۔
3: خوشخبری یہ ہے کہ جب آپ مسلسل خُدا پر اِنحِصار کرتے رہیں گے کہ خُدا گناہ کی طاقت کو شکست دے، تو گناہ کی طاقت کی آپ پر گرفت کم سے کم تر ہوتی جائے گی اور آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ گناہ کی طاقت میں جلدی نہیں گریں گے یا بالکل ہی نہیں گریں گے۔

گناہ کی طاقت

گناہ کی طاقت آپ کو مسلسل آزماتی رہے گی تاکہ آپ جسمانی روّیوں کا شکار ہو جائیں۔

دُشمن نمبر 3: شیطان/اُس کی بدرُوحیں

"کیوں کہ ہمیں خُون اور گوشت سے کُشتی نہیں کرنا ہے بلکہ حکومت والوں اور اختیار والوں اور اِس دُنیا کی تاریکی کے حاکموں اور شرارت کی اُن رُوحانی فوجوں سے جو آسمانی مقاموں میں ہیں۔" [افسیوں 6:12]

میں آپ کو ایمانداری سے بتاؤں تو میری مسیحی زندگی کے ابتدائی وقت میں میرے چرچ میں شیطان کے بارے میں زیادہ بات نہیں کی جاتی تھی۔ہم بدرُوحوں کے بارے میں بات کرنے کے لئے بہت ہی کم وقت لیتے تھے۔تاہم، ان چند سالوں کے دوران میں نے یہ دریافت کیا کہ شیطان اور اس کی بدرُوحیں بہت حقیقی اور طرح طرح کی حکمتِ عملی استعمال کرتی ہیں جیسے کہ:

آپ کے ایمان کے اقدام کو چُرانا، مارنا اور ہلاک کرنا وغیرہ۔

ہم یوحنا 10:10 کے پہلے حصّہ میں دیکھ سکتے ہیں:

"چور نہیں آتا مگر چُرانے اور مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو۔" [یوحنا 10:10]

ہم شیطان اور بدرُوحوں پر مکمل مطالعہ کرنے نہیں جا رہے لیکن مجھے لگتا ہے کہ یہ ضروری ہے کہ آپ کم از کم سمجھیں کہ یہ دُشمن ہمارے ایمان سے چلنے میں کس طرح رُکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔آئیں اب مسیحیوں کے خلاف شیطان کے تین مقاصد پر نظر ڈالتے ہیں۔وہ چاہتا ہے کہ:

1: آپ کو مسیح کو اپنی زندگی کے طور پر جاننے سے دُور رکھنا۔
2: آپ کو یہ سمجھنے سے روکنا کہ مسیح کے لئے آپ کی زندگی میں اپنی زندگی بسر کرنے کا کیا مطلب ہے۔
3: آپ کو ایمان سے چلنے سے روکنا تاکہ آپ خُدا کو سر چشمہ مانتے ہوئے اپنی زندگی میں تبدیلی کا تجربہ نہ کریں۔

آپ نے دیکھا شیطان واقف ہے کہ خُدا کی سچّائی سے ہی آپ کی اور میری زندگی میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔اس لیے وہ اپنی شیطانی قُوتوں کے ذریعہ ہر ممکن کوشش کرتا ہے تاکہ آپ کو خُدا کی سچّائی جاننے، ماننے اور اس کے وسیلہ سے آزادی کا تجربہ کرنے سے روک سکے۔

شیطان کے لیے سب سے بڑا خطرہ خُدا کی سچّائی ہے!
آپ سے شیطان کو سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ کہیں آپ خُدا کی سچّائی کا یقین کر کے ایمان سے چلنے کا فیصلہ نہ کر لیں۔

تاہم، شیطان اور اس کی بدرُوحوں کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں خُدا کے کلام کی سچّائی پر ایمان سے چلنے سے روکیں۔تاکہ ہم اپنے جُھوٹے عقیدوں، جسمانی روّیوں اور گناہ کی طاقت کی قید میں مسلسل زندگی بسر کرتے رہیں۔شیطان جانتا ہے کہ اگر وہ ہمیں ان جُھوٹے عقیدوں کی قید میں رکھے گا تو ہم حقیقی تبدیلی کا اور خُدا کی طرف سے وعدہ کی گئی کثرت کی زندگی کا کبھی تجربہ حاصل نہیں کر سکیں گے۔اس کی بنیادی حکمتِ عملی یہ ہے کہ وہ یہ کام ہمارے تصّورات /خیالات کے ذریعے کرتا ہے۔

شیطان/بدرُوحوں کی بنیادی حکمتِ عملی یہ ہے کہ وہ مسیحیوں کے ذہن میں جُھوٹ، دھوکے، آزمائش، احساسِ گناہ اور جسمانیت پر مبنی خیالات ڈالیں۔

متی 23-16:21 میں، یسوع اور پطرس کے درمیان جو ہُوا تھا اس سے ہم شیطان اور بدرُوحوں کی طاقت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔پطرس یسوع سے کہہ رہا تھا کہ وہ کبھی صلیب پر نہیں جائے گا۔یسوع کا جواب تھا، "اے شیطان میرے سامنے سے دُور ہو۔" یسوع یہاں براہِ راست شیطان سے بات کر رہا تھا کیوں کہ یسوع جانتا تھا کہ یہ جُھوٹا خیال شیطان نے پطرس کے ذہن میں ڈالا تھا۔تاہم، آئیں دیکھتے ہیں کہ کیسے ہمارا دُشمن جُھوٹے خیالات ہمارے ذہنوں میں ڈالتا ہے تاکہ وہ ہمیں ایمان کے اقدام اُٹھانے سے روک سکے۔

چوتھا دِن

خُدا کی قُدرت پر اِنحِصار کرتے ہوئے شیطان/بدرُوحوں پر فتح کے تجربے کی چند مثالیں۔

مثال نمبر1: فرض کریں کہ آپ مالی طور پر جدوجہد کر رہے ہیں۔آپ کی رُوحانی خواہش ہے کہ آپ خُدا پر بھروسا کریں تاکہ وہ آپ کی ضرورت کے مطابق مہیّا کرے لیکن آپ کے ایمان سے کئی اقدام اُٹھانے کے بعد بھی آپ کی مالی حالت تبدیل نہیں ہوئی۔شیطان اور اس کی بدرُوحیں اس دوران آئیں گی اور کچھ اس طرح کے خیالات آپ کے ذہن میں ڈالیں گی،"میں نے خُدا کو ایک ہفتہ دیا تھا کہ اس مسئلہ کو حل کرے لیکن اس نے اسے حل کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں کیا۔شاید خُدا کو میری پریشانی سے کوئی فرق نہیں پڑتا تو بہتر یہی ہوگا کہ میں خُود (خُدا سے جُدا ہو کر) اپنے طور پر کچھ کروں تاکہ اس پریشانی سے نکل سکوں۔"

یاد رکھیں: جب شیطان اور اس کی بدرُوحیں آپ کے ذہن میں خیالات ڈالتی ہیں تو خیالات ہمیشہ متکلم (First Person) (میں مجھے، میں خُود) وغیرہ کی صورت میں آئیں گےاورآپ کو یہ اپنی سوچ، خیال یا آواز محسوس ہوگی۔

اگر آپ اُن خیالات کو اپنے خیالات سمجھ لیتے ہیں تو پھر اس کا مطلب دُشمن کی حکمتِ عملی کامیاب ہوگئی یعنی جب آپ نے واپس اپنے جسم کو اپنا سرچشمہ مان لیا تو دُشمن اپنے کام میں کامیاب ہوگیا۔تاہم، آپ ایمان کی اچھی کُشتی لڑنے کے لیے خُدا پر اِنحِصار کرنے کا فیصلہ کرکے شیطان اور اس کی بدرُوحوں کوشکست دے سکتے ہیں۔ایک مثال سے سمجھیں گے کہ ایسا کیسے ہو سکتاہے:

ایمان کی کُشتی: "خُداوند، میں جانتا ہُوں کہ دُشمن میری آزمائش کر رہا ہے تاکہ میں تجھ پر اور مسائل کو حل کرنے والی تیری قابلیت پر اِنحِصار کرنا چھوڑدُوں۔میں اس آزمائش میں تجھ پر اور تیری قُدرت پر بھروسا کر رہا ہُوں۔تُو مجھے یاد دلاتا رہ کہ تُو ہی قادرِ مُطلق ہے اور تیرے پاس اس مسئلہ کا حل ہے۔"

مثال نمبر2: آپ کو مسلسل اپنے غصّے سے شکست ہو رہی ہے۔جب آپ اپنے غصّے کا شکار ہوتے ہیں تو شیطان/بدرُوحیں کچھ اس طرح کے خیالات آپ کے ذہن میں ڈالتے ہیں، "میں اپنے غصّے کے سبب سے سزا کے لائق ہُوں۔" "میں خُود کو مسیحی کہتا ہُوں لیکن دیکھومیں تو کتناغصّہ کرتا ہُوں۔" "شاید مجھے شکست قبول کر لینی چاہیے کیوں کہ میں کبھی بھی اپنے غصّے پر فتح حاصل نہیں کرسکتا۔"

خُدا کی سچّائی سے واقف ہونا بہت اہم ہے کیوں کہ رومیوں 8:1 میں لکھا ہے، "پس اب جو مسیح یسوع میں ہیں اُن پر سزا کا حکم نہیں۔"تاہم، اگر خُدا آپ پرسزا کا حکم نہیں دیتا تو آپ نے شیطان اور اس کی بدرُوحوں کوبھی یہ اختیار نہیں دینا کہ وہ آپ کے ذہن میں ایسے خیالات ڈالیں کہ آپ مجُرم ہیں اورسزا کے لائق ہیں۔تاہم، اس مثال کواستعمال کرتے ہُوئے ایمان کی کُشتی کیسے لڑی جاسکتی ہے۔؟

ایمان کی کُشتی: "خُداوند، رومیوں 8:1 کے مطابق سچّائی یہ ہے کہ مجھ پر سزا کا حکم نہیں ہے۔تاہم، میں سزا پر مبنی اِن جُھوٹے خیالات پر فتح کے لیے تیری قُدرت پر بھروسا کررہا ہُوں اور میں چاہتا ہُوں کہ تُو مسلسل مجھے یاد دلاتا رہ کہ میں سچ میں آزاد ہُوں اور مجھ پر سزا کا حکم نہیں ہے۔"

سوالات: کیا آپ کو دوبارہ منفی ، جُھوٹے یا سزا کے خیالات آ رہے ہیں؟ کیا یہ ممکن ہے کہ شیطان/بدرُوحیں آپ کے ذہن میں ایسے خیالات ڈال رہی ہوں؟

خُدا سے بات چیت کریں: خُدا سے کہیں کہ وہ ان خیالات کی حقیقت آپ پر ظاہر کرے۔اس کی قُدرت پر اِنحِصار کریں تاکہ اِنھیں وہ بے نقاب کر کے آپ سے دُور کرے اور آپ کو اپنی سچّائی کے ذریعہ آزادی کا تجربہ دے۔

شیطان/بدرُوحوں کے ساتھ نمٹنے کے لئے ایمان سے چلتے ہوئے یاد رکھنے والی سچّائیاں:

1: شیطان کی سب سے بڑی حکمتِ عملی یہ ہے کہ وہ مکار/دھوکے باز ہے۔جب وہ آپ کے ذہن میں خیالات ڈالتا ہے تو وہ آپ کو دھوکا دیتا ہے کہ آپ یہ یقین کر لیں کہ وہ خیال آپ کے اپنے خیالات ہیں۔
2: آپ کے ایمان سے چلنے کے ابتدائی وقت میں، آپ ان خیالات کو اپنے خیالات سمجھیں گے جو کہ اصل میں شیطان/بدرُوحوں نے آپ کے ذہن میں ڈالے ہیں کیوں کہ آپ کی امتیاز کرنے کی خوبی ابھی اتنی مضبوط نہیں ہے۔
3: تاہم، جب آپ مسلسل ایمان سے چلتے رہیں گے تو آپ میں امتیاز کرنے کی خوبی بڑھتی جائے گی اور آپ کو باآسانی معلوم ہوناشروع ہوجائے گا کہ وہ خیالات کہاں سے یا کس کی طرف سے آ رہے ہیں۔

دُشمن نمبر4: آپ کی خیالات پر مبنی زندگی

"اس لئے کہ جسمانی نیّت خُدا کی دُشمنی ہے کیوں کہ نہ تو خُدا کی شریعت کے تابع ہے نہ ہو سکتی ہے۔" [رومیوں 8:7]

ایمان سے چلنے کے بارے میں آپ کی سب سے بڑی دُشمن آپ کی خیالات پر مبنی زندگی ہے۔جیسا کہ آپ مذکورہ بالا مثالیں دیکھ چکے ہیں۔اس کے علاوہ آپ کا ذہن خُود بھی جُھوٹے، غیر یقینی اور سزا پر مبنی خیالات پیدا کر سکتا ہے۔یہ خیالات مسلسل جاری رہ کر آپ کو اپنی قید میں رکھ سکتے ہیں۔آئیں، آپ کے ذہن میں پیدا ہونے والے خیالات کی چار اقسام دیکھیں جو ایمان کے اقدام اُٹھاتے ہوئے آپ کے لیے رکاوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔

دہشت/خوف کے خیالات:

"خُدا نے ہمیں دہشت کی رُوح نہیں بلکہ قُدرت، محبّت اور تربیت کی رُوح دی ہے۔" [2 تیمتھیس 1:7]

میرے خیال سے ایمان سے چلتے ہوئے پیش آنے والی رکاوٹوں کا بنیادی سبب خوف ہے۔کیوں؟ وہ اس لئے کہ خوف بڑی آسانی سے ہمیں مفلوج کر سکتا ہے اور ہمیں ایمان سے چلنے سے روک سکتا ہے۔تاہم، آئیں چند ایک ایسے خوف پر نظر کرتے ہیں جن کا ہم ایمان کے اقدام اُٹھاتے ہوئے سامنا کرتے ہیں اور یہ بھی کہ خُدا پر اِنحِصار کرتے ہوئے کیسے ان خیالات پر فتح حاصل کی جا سکتی ہے۔

1: نامعلوم چیزوں کا خوف:

اکثر میں نے یہ سوال سُنا ہے کہ "جب ہم ایمان سے قدم اُٹھائیں گے تو کیا ہوگا؟ "یہ ایک جائز خوف ہے کیوں کہ ممکن ہے کہ ہمیں بالکل دُرست معلوم نہ ہو کہ جب ہم ایمان سے قدم اُٹھائیں گے تو کیا ہوگا۔نامعلوم چیزوں کا خوف ہمیں ایمان سے کوئی بھی قدم اُٹھانے سے روک سکتا ہے۔اس خوف کا سرچشمہ اس سے جاری ہوتا ہے کہ جب ہم نہیں جانتے کہ ایمان سے قدم اُٹھانے سے کیا ہوگا یا کیا نہیں ہوگا۔
سچ: سچ یہ ہے کہ جب ہم ایمان کے اقدام اُٹھاتے ہیں تو خُدا جانتا ہے کہ کیا ہونے جارہا ہے۔جب ہم خُدا کے کردار پر بھروسا رکھتے ہیں اور اس کے وعدوں میں آگے بڑھتے ہیں تو ہمارا یہ خوف کہ ایمان سے قدم اُٹھانے کے بعد کیا ہوگا یا کیا نہیں ہوگا، کم ہوتا جائے گا۔اب یہ نکتہ غور طلب ہے کہ جب تک ہم ایمان کے اقدام نہیں اُٹھاتے تب تک ہمارا خُدا کے کردار اور اس کی صلاحیت پر بھروسا بڑھ نہیں سکے گا۔

ایمان کی کُشتی: خُداوند، میں ایمان سے قدم اُٹھانے سے ڈرتا ہُوں کیوں کہ میں نہیں جانتا کہ کیا توقع کروں۔ مجھ پر ظاہر کرکہ ایسا کچھ بھی نہیں جس سے مجھے ڈرنے کی ضرورت ہے۔ کیوں کہ تو میرے دل سے بخوبی واقف ہےاور تُو قادِر ہے۔اس خوف کو مجھ سے نکال دے تاکہ میں رضاکارانہ طور پر ایمان سے چل سکوں۔"

2: ناکامی کا خوف:

ایک اورسوال جو میں اکثر سنتا ہُوں، "اگر میں ایمان سے قدم اُٹھاتاہُوں اور اس سے کچھ بھی نہ ہو تو پھر کیا؟ یا خُدا اس میں آئے ہی نہ تو پھر کیا؟ "ایمان سے چلنے میں [اور زندگی میں] ناکامی کا خوف بہت ہی عام خوف ہے۔

پس ہم اس سبب سے ایمان سے قدم نہیں اُٹھائیں گے کیوں کہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں خُدا ہمیں یا ہم خُدا کو ناکام نہ کردیں۔

سچّائی: سچّائی یہ ہے کہ خُدا آپ کو ناکام نہیں کرے گا اور آپ تب تک ناکام نہیں ہو سکتے جب تک آپ ایمان سے چلتے رہیں گے۔اگر آپ ایمان سے نہ چلنے کا فیصلہ کریں گے تو آپ ناکام ہوں گے۔جی ہاں، آپ اپنی جسمانیت کی طرف کئی بار پھریں گے، لیکن اس کو ناکامی کی نظر سے مت دیکھیں۔صرف یہ سمجھ کر چلیں کہ اپنی جسمانیت کی طرف واپس پھرنا تبدیلی کے عمل کا ایک حصّہ ہے اور اس سے آپ ناکام نہیں ہوتے۔پس یہ آپ پر منحصر نہیں کہ اپنی دل پسند تبدیلی کو آپ خُود پیدا کریں۔اگر آپ ایمان سے چلیں گے تو آپ ناکام نہیں ہوں گے۔

ایمان کی کُشتی: "خُداوند، میں مانتا ہُوں کہ میں واپس اپنی جسمانیت کی طرف پھر گیا تھا۔مجھے یاد دلا کہ نہ تو تُو اسے میری ناکامی کے طور پر دیکھتا ہے اور نہ مجھے اسے ناکامی کے طور پر دیکھنا ہے۔اپنی قُدرت سے میری مرضی کو بدل دے تاکہ میں ایمان سے چلتا رہوں۔"

ایمان کی کُشتی: "خُداوند، میں خوف زدہ ہُوں کہ اگر میں نے ایمان سے کوئی بھی قدم اُٹھایا تو میں ناکام ہو جاؤں گا۔میں اپنا خوف تیرے سُپرد کرتا ہُوں اور دُعا کرتا ہُوں کہ تُو مجھے قائل کرکہ اگر میں ایمان سے چلتا رہوں تو میں ناکام نہیں ہو سکتا۔"

3: دُکھ یا مصیبت کا خوف:

میں نے بعض مسیحیوں کو بہت بار ایمان سے چلنے کے بارے میں یہ کہتے سنا ہے کہ،"میں ایمان سے نہیں چلنا چاہتا کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ مجھے خُدا کی طرف سے دُکھ یا مصیبت کا تجربہ کرنا پڑ جائے۔"

سچّائی: سچّائی یہ ہے کہ ہم ایک ایسی دنیا میں زندگی بسر کر رہے ہیں جو دُکھوں اورمصیبتوں سے بھری پڑی ہے۔شاید آپ ایسے حالات میں سے نہ گزریں‌ہوں لیکن اگرچہ آپ ایمان سے چل رہے یا نہ بھی چل رہے ہوں، آج نہیں تو کل ایسے حالات یعنی دُکھوں اورمصیبتوں سے گزرنا ہی پڑے گا۔یہ سچ ہے کہ آپ ایمان سے قدم اُٹھانے کےسبب سےمصیبتوں میں نہیں پڑتے کیوں کہ خُدا اس کا بانی نہیں ہے۔خُدا تو وعدہ کرتا ہے کہ اگر آپ ایمان سے چلیں گے تو وہ آپ کو مصیبتوں سے چھڑائے گا یا اس مصیبت میں آپ کے روّیے کو تبدیل کرے گا۔

ایمان کی کُشتی: "خُداوند، میں اس بات سے خوف زدہ ہُوں کہ اگر میں نے ایمان سے کوئی بھی قدم اُٹھایا تو بہت سے دُکھ اور بہت سی مصیبتیں مجھ پر آئیں گی۔مجھے قائل کر کہ دُکھ اور مصیبتیں گناہ میں گری اس دنیا کا حصّہ ہیں۔جب میں کسی مصیبت میں سے گزروں، میں تجھ پر بھروسا کرتا ہُوں کہ تُو مجھے اس سے چھڑائےگا یا اس مصیبت کے وقت میری زندگی کو تبدیل کرے گا اور مجھے مصیبت کے ہر اس وقت قائل کرےگاکہ مجھے ہر لمحہ تیری ضرورت ہے۔"

خُدا سے بات چیت کریں: آپ ایمان سے چلتے ہوئے کون کون سے خوف کا سامنا کرتے ہیں؟ ایمان سے قدم اُٹھانا شروع کریں اور خُدا سے کہیں کہ وہ اپنے اطمینان اور اعتقاد کے ساتھ آپ کو ہر خوف پر غلبہ عطا کرے۔

جب آپ اپنے خوف کو مالک تسلیم کر لیتے ہیں تو وہ آپ کے ایمان سے اُٹھائے جانے والے اقدام چُرا لیں گے۔

احساسِ گناہ کے خیالات:

آپ ہماری بات چیت سے جانتے ہیں کہ شیطان/بدرُوحیں ہمارے ذہن میں احساسِ گناہ یا سزا پر مبنی خیالات ڈال سکتے ہیں۔ہم شیطان کے کچھ کئے بغیر بھی خُود سے ہی اپنے ذہنوں میں احساسِ گناہ یا سزا پر مبنی خیالات پیدا کر سکتے ہیں۔کئی سال شاگردیت پر کام کرنے کے بعد، مجھے معلوم ہُوا کہ جب مسیحی گناہ کرتے ہیں تو وہ خُود کو گناہ میں دیکھتے ہوئے خُود کو گنہگار، مجُرم یا سزا کے لائق سمجھنا شروع کر دیتے ہیں اور میں یہ اس لئے اچھے سے جانتا ہُوں کیوں کہ کبھی میری زندگی میں بھی یہی سچ تھا۔

سچّائی: خُود پر الزام یا سزا کے خیالات تب پیدا ہوتے ہیں جب کوئی اس سچّائی سے ناواقف ہو کہ جب مسیح صلیب پر تھا تب اس نے ہمارا ہر الزام، گناہ اور اس کی سزا بھی صلیب پر اُٹھالی تھی۔یسوع نے جو صلیب پر کیا تھا اس کے سبب سے آج ہم پر سزا کا کوئی حکم باقی نہیں رہا۔کیا آپ کو رومیوں 8:1 یاد ہے؟

"پس اب جو مسیح یسوع میں ہیں اُن پر سزا کا حکم نہیں۔"

کیوں کہ مسیح کے وسیلہ سے آپ ہر قسم کی سزا سے چُھڑا لیے گئے ہیں اس لئے آپ کو خُود کو سزا کا حقدار سمجھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

تاہم، یہ کہنا دُرست ہو گا کہ ہماری پُوری پُوری قیمت ادا کر دی گئی ہے۔آئیں دیکھتے ہیں کہ ہمارے اپنے ہی سزا پر مبنی خیالات پر غالب آنے کے لیے کیسے خُدا کی قُدرت پر اِنحِصار کیا جائے۔

مثال: آپ اپنی زندگی کے اس حصّہ میں ناکام رہتے ہیں جہاں آپ اپنے لئے احساسِ گناہ اور سزا کے خیالات کو قبول کر لیتے ہیں۔آپ کو فیصلہ کرنا چاہئے کہ آپ خُدا پر اِنحِصار کریں تاکہ خُدا آپ کے ان خیالات سے نپٹے۔

ایمان کی کُشتی: "خُداوند، میں اُن منفی خیالات کو اپنا مالک بنا رہا تھا۔میں یہ احساسِ گناہ اور سزا پر مبنی خیالات تیرے سپُرد کرتا ہُوں اور میں دُعا کرتا ہُوں کہ ان خیالات کو قید کر کے مجھے ان سے آزاد کر۔"

خُدا سے بات چیت کریں: کیا آپ کی زندگی کا کوئی ایسا حصّہ ہے جس میں آپ احساسِ گناہ یا سزا کے خیالات کے باعث ناکام ہو رہے ہیں؟ خُدا سے کہیں کہ وہ ان خیالات کو قیدی بنائے اور رومیوں 8:1 کے مطابق اپنی سچّائی سے آپ کی عقل کو نیا کرے۔

پانچواں دِن

بے اعتقادی پر مبنی خیالات:

"اُس لڑکے کے باپ نے فی الفور چِلا کر کہا میں اِعتقاد رکھتا ہُوں تُو میری بے اِعتقادی کا علاج کر۔" [مرقس 9:24]

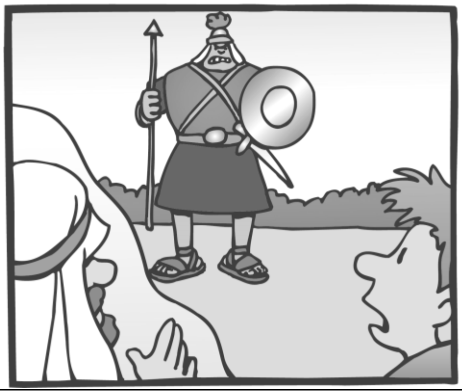

"غرض ہم دیکھتے ہیں کہ وہ بے اِیمانی کے سبب سے داخل نہ ہو سکے۔" [عبرانیوں 3:19]

عبرانیوں میں یہودیوں سے "ایک ملک" کا وعدہ کیا گیا تھا۔تاہم، اپنی بے اعتقادی میں انہوں نے اس ملک میں نہ جانے کا فیصلہ کیا۔وہ ملک [زمین خُدا کی کثرت کی فراوانی سے بھرپور اور محفوظ تھی۔] لیکن انہوں نے کہا، "نہیں"، مسئلہ کیا تھا؟ انہوں نے وہاں جبّار دیکھے اور اُنھیں خُدا کے وعدے کی حقیقت سے زیادہ بڑا سمجھا۔ایک بڑا "جبّار" جو آپ کو ایمان رکھنے اور تبدیلی کا تجربہ کرنے سے روکتا ہے وہ "بے اعتقادی" ہے۔کیوں؟

بے اعتقادی ہمیں ہمارے جُھوٹے عقیدوں میں قید رکھتی ہے اور ہمیں ہمارے جسمانی روّیوں کا غلام بنائے رکھتی ہے۔

میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ہم میں سے بہت سے "بے ایمان، ایمان دار" ہیں۔اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ ہم نے نجات کے لیے مسیح یسوع پر ایمان رکھا ، لیکن خُدا کے متعلق بہت سی چیزیں اور سچّائیاں ہیں جن پر ہم ایمان نہیں رکھتے۔یاد رکھیں کہ سچّائی کو "جاننا" (عقلی علم کے طور پر) اور اُس سچّائی پر "ایمان" (شخصی مکاشفہ جو تبدیلی کی طرف راہنمائی کرتا ہے) دونوں میں فرق ہے۔جب ہم ایمان سے چلنا شروع کرتے ہیں تو کئی معاملات میں بہت بڑی بے اعتقادی رکھتے ہیں لیکن میرا ماننا ہے کہ ہماری بے اعتقادی بنیادی طور پر ان 2 حصّوں میں تقسیم کی جا سکتی ہے:

1: خُدا کے متعلق بے اعتقادی کہ وہ کون ہے۔
2: خُدا کیا کر سکتا ہے یا ہماری زندگیوں میں (کیا کرنا چاہتا ہے) اس کے متعلق بے اعتقادی۔

تاہم، جب بے اعتقادی کے خیالات ذہن میں آئیں، لازم ہے کہ ہم خُدا پر انحصار کریں کہ وہ ان خیالات سے لڑے۔

مثال: فرض کریں کہ آپ اس ایمان کے ساتھ جدوجہد کر رہے ہیں کہ خُدا سچ میں اپنی رضامندی سے آپ کی زندگی میں کام کرے گا۔

ایمان کی کُشتی: "خُداوند، میں بے اعتقادی کے خیالات کے ساتھ جدوجہد کر رہا ہُوں اور یہ جدوجہد اس متعلق ہے کہ تُو سچ میں میری زندگی میں کام کرے گا یا نہیں۔میں دُعا کرتا ہوں کہ تو ان خیالات کو قید کر اور اس سچّائی سے میری عقل کو نیا بنا کہ تُو سچ میں اپنی رضامندی سے بھی بڑھ کر میری زندگی کو تبدیل کرے گا۔"

ایمان کی کُشتی: "خُداوند، میں بہت عرصے سے اس جُھوٹے خیال کی قید میں رہا ہُوں کہ تُو مجھے آزاد نہیں کرے گا۔میں یہ بے اعتقادی کا خیال تیرے سُپرد کرتا ہُوں اور میں دُعا کرتا ہُوں کہ تُو مجھے یقین دلا کہ اگر میں مسلسل ایمان سے چلوں گا تو تُو مجھے آزاد کرے گا۔"

خُدا سے بات چیت کریں: اپنی زندگی کے کسی ایک ایسے حصّے کا چناؤ کریں جہاں آپ بے اعتقاد ہو جاتے ہیں اور خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کو بے اعتقادی سے اعتقادی کی طرف پھیر لائے۔

آپ کی زندگی کے کسی بھی حصّے میں موجود بے اعتقادی آپ کو اُس مقام پر لائی گی جہاں آپ ایمان سے چلنا چھوڑ دیں۔

شک پر مبنی خیالات:

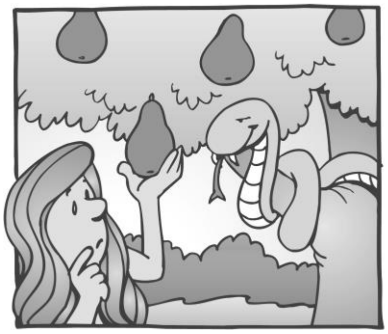

"اور سانپ کل دشتی جانوروں سے جن کو خُداوند خُدا نے بنایا تھا چالاک تھا اور اُس نے عورت سے کہا کیا واقعی خُدا نے کہا ہے کہ باغ کے کسی درخت کا پھل نہ کھانا؟ [پیدائش 3:1]

" مگر ایمان سے مانگے اور کچھ شک نہ کرے کیوں کہ شک کرنے والا سمندر کی لہر کی مانند ہوتا ہے جو ہَوا سے بہتی اور اُچھلتی ہے۔" [یعقوب 1:6]

میرا ماننا ہے کہ ایمان کا نمبر ایک دُشمن شک ہے جو ایمان کا قاتل ہے۔باغِ عدن میں شیطان کی سب سے پہلی تدبیر جو اس نے حوّا پر استعمال کی وہ شک ہی تھا۔وہ جانتا تھا کہ اگر وہ حوّا کو خُدا پر شک کرنے کے لیے قائل کرلے تو وہ اس کی آزمائش کر کے اس سے خُدا کے خلاف گناہ کروا سکتا ہے۔اس کے علاوہ میں نے خدمت کے دوران لوگوں کی اصلاح کرتے ہوئے بھی سمجھا ہے کہ شک ہمیں بہت جلد ایمان کے اقدام اُٹھانے سے روک سکتا ہے۔

میں نے بار بار خُدا کی محبت، اس کی قُدرت اور اس کی مجھے آزاد کرنے کی خواہش پر مبنی خیالات اور پیغامات سنے ہیں۔جب تک مسیحی شک میں زندگی بسر کرتے ہیں وہ ایمان سے نہیں چلتے اور نہ چل سکتے ہیں اور یہ شک، خیالوں کی صورت میں پیدا ہوتا ہے۔تاہم، خُدا سے کیسے اور کیا کہیں کہ وہ ایسے خیالات کو لے اور قیدی بنا دے؟

مثال: فرض کریں کہ آپ زندگی کے کسی حصّے میں ایمان سے چلتے آرہے ہیں لیکن آپ نے ابھی تک کسی تبدیلی کا تجربہ نہیں کیا ہے۔تب شک پر مبنی خیالات آپ کے ذہن میں آنا شروع ہو جاتے ہیں۔

ایمان کی کُشتی: "خُداوند، میں نے شک کرنا شروع کر دیا ہے کہ تو سچ میں میری زندگی میں کام کر رہا ہے یا نہیں۔کیوں کہ میں کسی تبدیلی کا تجربہ نہیں کررہاہُوں۔میں تجھ پر بھروسا کرتا ہُوں اور دُعا کرتا ہوں کہ تُو ان خیالات کو قیدی بنا دے اور میرا صبر بن اور ایمان کا ایک اور قدم اُٹھانے میں میری ہمت بن۔"

خُدا سے بات چیت کریں: اپنی زندگی کے کس حصّہ میں آپ خُدا کی صلاحیت/قابلیت پر شک کر رہے ہیں؟ خُدا سے کہیں کہ وہ اس شک کو اعتقاد میں بدل دے۔اُس سے کہیں کہ آپ کی شک کی حالت میں بھی وہ آپ کی حفاظت کرے۔

شک میں زندگی بسر کرنے پر ایمان کے لئے کوئی جگہ نہیں رہتی۔

ایمان کی کُشتی کے متعلق حتمی سچّائیاں:

جیسے کہ ہم یہ سبق ختم کرنے کو ہیں، تو میں ایمان کے متعلق چند حتمی سچائیاں بانٹتے ہوئے یہ سبق ختم کرنا چاہتا ہُوں۔

1: بعض اوقات ایمان کی کُشتی میں آپ کو مسلسل کُشتی کرنی پڑتی ہے۔

ایمان کی ہر کُشتی کی شدّت ہمیشہ مختلف ہوتی ہے۔کچھ رُکاوٹیں آپ کے خُدا کو کہنے کے ساتھ ہی ختم ہو جائیں گی۔تاہم، کچھ حالات ایسے ہوتے ہیں جن کا سامنا کرتے ہوئے ہمیں مسلسل ایمان کی کُشتی لڑتے رہنا ہوتا ہے۔اس کی وضاحت کے لئے میں آپ کو ایک مثال دیتا ہُوں:

فرض کریں کہ آپ مسلسل حد سے زیادہ کھانے، شراب یا فحاش فلمیں وغیرہ دیکھنے کے نشے میں مبتلا ہیں۔جب آپ ان نشوں سے آزادی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے، تو آپ کئی طرح کی مخالفتوں کا سامنا کریں گے۔آپ کے جسم کی شہوت آپ کو مسلسل ان نشوں کی طرف کھینچے گی۔ شیطان اور اس کی قُوّتیں بھی مسلسل آپ کی آزمائش کریں گی۔لیکن جب آپ آزاد ہونے کے لئے خُدا پر اِنحِصار کرتے ہیں کہ وہ آپ کے لئے لڑے اور آپ کو آزاد کروائے، تو یہ لڑائی طویل، سخت اور مسلسل جاری رہنے والی ہوسکتی ہے۔تاہم، ان رُکاوٹوں کو دُور کرنے کے لئے جو کہ آسانی سے دُور نہیں ہوں گی، آپ کو مسلسل خُدا پر اِنحِصار کرتے رہنا ہے۔

2: آپ کی آزمائش ہوگی تاکہ آپ شکست قبول کریں۔

"اے خُداوند کب تک؟ کیا تُو ہمیشہ مجھے بُھولا رہے گا؟ تُو کب تک اپنا چہرا مجھ سے چھپائے رکھے گا؟ کب تک میں جی ہی جی میں منصوبہ باندھتا رہوں اور سارے دِن اپنے دِل میں غم کیا کروں؟ کب تک میرا دُشمن مجھ پر سربلند رہے گا؟ [زبور 2-13:1]

کیا آپ نے کبھی ایسا محسوس کیا ہے جیسا زبور 13 میں داؤد نے محسوس کیا؟ کیا آپ اُس کے الفاظ میں ایک جدوجہد سُن سکتے ہیں؟ اور یہ سچ ہے کہ بہت دفعہ آپ بھی ایمان کی کُشتی لڑتے ہوئے اس مقام پر آئیں گے جہاں آپ بھی شکست قبول کرنا چاہیں گے، بالخصوص جب آپ ایک ایسی مشکل حالت میں ہوں گے جو ختم ہوتی ہوئی نظر نہیں آئے گی۔تاہم یہی وہ اوقات ہیں جن میں آپ کو خُدا پر اِنحِصار کرنا ہے تاکہ وہ آپ کے لئے لڑے۔

"کیوں کہ جتنی باتیں پہلے لکھی گئیں وہ ہماری تعلیم کے لیے لکھی گئیں تاکہ صبر سے اور کتابِ مقّدس کی تسلّی سے اُمید رکھیں۔اور خُدا صبر اور تسلّی کا چشمہ تم کو یہ توفیق دے کہ مسیح یسوع کے مطابق آپس میں یک دِل رہو۔" [رومیوں 5-15:4]

آپ کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ آپ خُود ثابت قدمی یا صبر میں برقرار نہیں رکھ سکتے۔صرف خُدا یہ کر سکتا ہے! تاہم، خُدا سے کہیں کہ وہ اس کُشتی میں آپ کو صبر دے اور ثابت قدم رکھے۔

"لیکن جس چیز کو نہیں دیکھتے اگر ہم اس کی اُمید کریں تو صبر سے اُس کی راہ دیکھتے ہیں۔" [رومیوں 8:25]

رومیوں 8:25 میں بتایا جا رہا ہے کہ اگر ہمارے پاس "اُمید" ہے۔(جس کا ترجمہ، پُراعتماد توقع" کیا گیا ہے) لیکن پُراعتمادی خُدا کے وعدوں کے تعلق سے کہ وہ جو کہتا ہے کرے گا، تب ہم اپنی ایمان کی کُشتی میں ثابت قدم/صابر رہیں گے۔جیسے جیسے ہم آزادی، فتح اور شفاء وغیرہ کا تجربہ کریں گے تو اس سے ایمان سے چلتے ہوئے مسیح پر یا مسیح جیسا اعتماد ہمارے پاس ہوگا اور ہم ایمان کی کُشتی لڑتے رہیں گے۔

اہم نکتہ

جب آپ ایمان کی کُشتی میں ثابت قدم/صابر رہیں گے پھر آپ خُدا کی طرف سے ایک مافوق اُلفطرت تبدیلی کا تجربہ کریں گے، مسیح پر آپ کا اعتماد بڑھے گا اور اس سے آپ کے اندر ایمان سے ایک اور قدم اُٹھانے کی خواہش پیدا ہو گی۔

3: یاد رکھیں کہ اگر آپ شکست قبول کر لیں گے تو آپ کہاں ہوں گے۔

"اُن پر یہ سچّی مثل صادق آتی ہے کہ کتّا اپنی قے کی طرف رجوُع کرتا ہے اور نہلائی ہُوئی سُورنی دَلدَل میں کوٹنے کی طرف۔" [2پطرس 2:22]

یہ سچ ہے کہ اگر ہم شکست قبول کر لیتے ہیں تو ہم واپس اپنے جسم کو اپنا سر چشمہ ماننے لگتے ہیں۔ہم واپس "مسرف بیٹے" کی طرح خُود پر اِنحِصار کرتے ہیں اور اپنی صلاحیت، اپنی مرضی کی قوت سے اپنی زندگی کو تبدیل کرنے کی، مشکلوں کو حل کرنے کی اور اپنی تمام ضروریات کو پُورا کرنے کی کوشش کریں گے۔اگر ہم واپس اس حالت میں گئے تو نتیجہ بد یا بد ترین ہی ہوگا۔

اہم سچائی:

اگر آپ ایمان کی کُشتی لڑنے کے لیے خُدا پر اِنحِصار نہیں کرتے تو آپ پہلے ہی شکست کھا چکے ہیں۔تاہم، اگر آپ خُدا سے کہیں کہ وہ لڑے، تو آپ ایمان سے چلتے ہوئے تمام رُکاوٹوں پر اس کی فتح کا تجربہ کریں گے۔

خلاصہ:

مجھے یقین ہے کہ آپ اب ایمان کی کُشتی اور ان دُشمنوں کے متعلق جو ہر وقت آپ کے ایمان سے اُٹھائے گئے اقدامات کو برباد کرنا چاہتے ہیں، ایک واضح نظریہ رکھتے ہیں۔خوشخبری یہ ہے کہ یہ کُشتی/جنگ جیتی جاسکتی ہے اور اس کے نتائج آزادی، فتح، شفاء اور تبدیلی ہوگی۔تاہم، میں یہ کہہ کر آپ کی حوصلہ افزائی کرنا چاہوں گا کہ ایمان کی اچھی کُشتی لڑتے رہیں تاکہ آپ پولس کے ساتھ کہہ سکیں:

"میں اچھی کُشتی لڑ چُکا۔ میں نے دَوڑ کو ختم کر لیا۔ میں نے ایمان کو محفوظ رکھا۔"
[2 تیمتھیس 4:7]

جنگ جیتی جاسکتی ہے
قید
شکست
زخم
نہ کوئی تبدیلی
نہ گہرا رشتہ
ایمان
آزادی
فتح
شفا
تبدیلی
گہرا رشتہ

سبق نمبر 6

ایمان سے چلنے کے متعلق توقعات اور حتمی سچائیاں

پہلا دن

سبق نمبر 6 کا عمومی جائزہ

اس آخری سبق میں یہ ضروری ہے کہ ہم کچھ توقعات پر غور کریں جن کا تعلق ہمارے ایمان سے اُٹھائے جانے والے اقدام کے ساتھ ہے۔ ذیل میں دی گئی توقعات پر ہم بات کریں گے۔

ہمارے ایمان سے چلنے کے متعلق توقعات

- مسلسل ایمان سے چلتے رہنا۔
- ناکامی کا تجربہ کرنا۔
- ایمان بمقابلہ احساسات۔
- خُدا کا وقت۔
- درد اور دُکھ۔
- یہ جاننا کہ خُدا کیا کر رہا ہے۔
- ایسے مقام پر آنا جہاں کوئی جدوجہد نہ ہو۔

تعارف

ایمان سے چلتے ہوئے آپ دریافت کریں گے کہ آپ کی توقعات کیسی ہیں۔ ہم حقیقی اور غیر حقیقی توقعات رکھتے ہیں۔ اس سبق میں ہم عموماً پیدا ہونے والی اُن سات غیر حقیقی توقعات کو دیکھیں گے جن کے پیچھے میں بھی بھاگتا رہا تھا۔ میں غیر حقیقی توقعات کا سچّائی کے ساتھ موازنہ کروں گا۔ اس کے مطابق میں ایمان سے چلنے کے بارے میں کچھ سچّائیاں بتاتے ہوئے اس آخری سبق کو ختم کروں گا۔

توقع نمبر 1: آپ مسلسل خُدا پر ایمان رکھتے ہُوئے چلنے کا فیصلہ کریں گے۔

غیر حقیقی توقع: آپ مسلسل خُدا پر ایمان رکھتے ہوئے چلنے کا فیصلہ کریں گے۔

سچّائی [حقیقی توقع]: آپ کے ایمان سے چلنے کے ابتدائی مرحلے میں آپ اپنی مشکلات کے حل، جوابات حاصل کرنے کے لئے اور زندگی کو بہتر کرنے کے لئے واپس اپنے جسم/جسمانیت کی طرف سرچشمہ کے طور پر راغب ہوں گے۔ تاہم، جب ایمان سے چلنا جاری رکھیں گے تو آپ بہت کم جسمانیت کی طرف راغب ہوں گے۔

اس غیر حقیقی توقع کو ختم کرنا انتہائی مشکل ہے۔ اپنے ایمان کے ابتدائیہ وقت میں آپ واپس جسم/جسمانیت کی طرف راغب ہوں گے تاکہ آپ مسائل کے حل تلاش کر سکیں۔ کیوں؟ سب سے پہلے یاد رکھیں کہ آپ کی جسمانیت آپ کی طے شدہ حالت ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جسمانیت کے مطابق زندگی بسر کرنے کے بارے میں آپ پہلے سے واقف ہیں۔ یہ آپ کی فطری رغبت ہے کہ آپ خُدا پر انحصار کیے بغیر، اپنی ذہنی قابلیت سے اور اپنی مرضی کی طاقت سے زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔

اس کے ساتھ جب آپ ایمان سے چلنا شروع کرتے ہیں تو آپ کے پاس وہ ایمان ہوتا ہے، جسے میں "کمزور ایمان" اور یسوع "کم اعتقاد" کہتا ہے۔ آپ کا کمزور ایمان اس بے یقینی کا نتیجہ ہے کہ خُدا کون ہے، کیا کر سکتا ہے اور وہ کیا کرے گا۔ آپ کے کمزور ایمان کے ساتھ آپ کی "مضبوط" جسمانیت ہوتی ہے۔ شروع شروع میں آپ کی جسمانیت آپ پر بہت مضبوطی سے گرفت رکھے گی، لیکن جب آپ ایمان کی مشق جاری رکھیں گے تو یہ ایمان آپ کی جسمانیت سے زیادہ مضبوط ہوتا جائے گا۔

اس کے علاوہ جب آپ خُدا پر ایمان رکھتے ہوئے چلنا سیکھتے ہیں تو آپ اس کی قُدرت اور زندگی کو اپنی زندگی بدلتے اور آپ کی مدد کے بغیر آپ کے مسائل حل کرتے ہوئے تجربہ کریں گے اور آپ اس سچّائی سے واقف ہوں گے کہ زندگی کے مسائل حل کرنے کے لئے آپ میں، آپ کی صلاحیتوں میں اور آپ کی مرضی کی طاقت میں کوئی جواب موجود نہیں ہے۔ جب پاک رُوح آپ پر ظاہر کرے کہ آپ جسمانیت پر مبنی اقدام اُٹھا رہے ہیں تو خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کو اُسی لمحہ واپس اپنی طرف لے آئے۔ جب آپ اپنے ایمان کی مشق/ایمان کو استعمال کریں گے تو آپ جسمانیت کی طرف بہت کم راغب ہوں گے اور راغب ہو بھی گئے تو آپ زیادہ دیر تک اس حالت میں نہیں رہیں گے۔

یاد رکھیں: یہ سچ ہے کہ آپ کئی بار اپنی جسمانیت کو سرچشمہ ماننا شروع کر دیں گے لیکن یہ یاد رکھیں کہ آپ اگلے ہی لمحہ اپنی جسمانیت سے پھر کر واپس خُدا کو سرچشمہ مان کر زندگی بسر کرنا شروع کر سکتے ہیں۔

خُدا سے بات چیت کریں: اگر آپ اپنی زندگی کے کسی حصّے میں تبدیلی کے لئے خُدا سے کہہ رہے ہیں تو کیا آپ نے دریافت کیا ہے کہ خُدا سے پھر کر جسمانیت کی طرف راغب ہونا کتنا آسان ہے؟ اگر ہاں، تو خُدا سے کہیں وہ ایمان سے چلنے کے لئے آپ کی مرضی کو مضبوط کرے۔

توقع نمبر 2: ناکامی حقِ انتخاب نہیں ہے!

غیر حقیقی توقع: مجھے کسی بھی صورت میں ایمان سے چلتے ہوئے ناکام نہیں ہونا ہے۔ اگر میں ناکام ہُوا تو مجھے خُود کو مُجرم مان کر یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ میں ایک ناکام شخص ہُوں۔

سچّائی [حقیقی توقع]: آپ ایمان سے چلتے ہوئے کئی بار ناکام ہوں گے۔ تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ ایک ناکام شخص بن جاتے ہیں یا آپ کو خُود کو مُجرم تسلیم کرنا ہے۔

سچّائی: خُدا جانتا ہے کہ آپ ناکام ہوں گے!

بائبل میں بہت سی ایسی مقدّس اور عظیم شخصیات ہیں جنھوں نے کئی بار ناکامی کا سامنا کیا لیکن خُدا نے انہیں بڑے بڑے کاموں کے لئے استعمال کیا۔ مثال کے طور پر ہمیں داؤد کے علاوہ کسی اور کو دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ جس سے ہم یہ سمجھ سکیں کہ ہم زندگی میں کئی بار ناکام ہو سکتے ہیں اور ہوں گے۔ تاہم، خُدا داؤد کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ وہ خُدا کے دل کے موافق شخص تھا۔ تاہم، توقع رکھیں کہ آپ اکثر ناکام ہوں گے۔ [میں ناکامی کی سادہ سی تعریف یُوں پیش کرتا ہُوں کہ واپس جسمانیت کو اپنا سرچشمہ مان کر اُسکی طرف راغب ہونا]۔ آپ نے دیکھا، خُدا جانتا ہے اور توقع رکھتا ہے کہ آپ ناکام ہوں گے کیوں کہ وہ آپ کی بے یقینی، جسم کی قُوت، گناہ کی طاقت اور آپ کی زندگی میں شیطان کی طاقت سے بخوبی واقف ہے۔

اگر آپ کئی بار ناکام ہوں گے تو اس سے آپ ناکام شخص نہیں بن جاتے اور نہ ہی آپ کو اس سبب سے خُود کو مُجرم یا گنہگار تسلیم کرنا چاہیے۔ کیوں؟ رومیوں 8:37 میں لکھا ہے کہ آپ خُدا کی نظر میں ناکام نہیں ہیں بلکہ آپ مسیح میں "فتح سے بڑھ کر غلبہ" پائے ہوئے ہیں۔ جب آپ ناکام ہوتے ہیں تو آپ اقرار کریں کہ آپ "مسیح میں فتح سے بڑھ کر غلبہ" پائے ہوئے ہیں اور اگلے ہی لمحہ واپس خُدا پر اِنحِصار کرنا، اُسے اپنا سرچشمہ مان کر چلنا شروع کر دیں۔

ایک اور اہم بات جو آپ کو یاد رکھنی چاہیے کہ جسے آپ ناکامی کے طور پر دیکھتے ہیں خُدا اسے ناکامی کے طور پر نہیں دیکھتا۔ وہ آپ کو واپس جسمانیت کی طرف جاتے ہوئے دیکھتا اور آپ کو آپ کے جسم/جسمانیت کی موت دکھانا چاہتا ہے اور یہ دیکھتا ہے کہ آپ کو واپس اُس کی طرف پھرنے کی ضرورت ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ جب آپ ناکام ہوتے ہیں، آپ خُدا کو یوں کہتے ہوئے سنیں گے:

"اے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہُوئے لوگو سب میرے پاس آؤ۔ میں تمھیں آرام دُوں گا۔" [متی 11:28]

یاد رکھنے والی سچّائی:

اہم سچّائی:

اس سے فرق نہیں پڑتا کہ آپ کتنی بار ناکام ہوتے ہیں۔ یہ ہوتا ہے اور ہوگا۔ تاہم، خُدا آپ کی ناکامی کو موقعے کے طور پر استعمال کرے گا تاکہ آپ کو آپ کے جسم/جسمانیت کی موت دکھائے اور یہ بھی کہ آپ کو ہر لمحہ خُدا پر اِنحِصار کرنے کی ضرورت ہے۔

دھیان و گیان/غور و فکر کریں: اس سچّائی پر غور کریں کہ خُدا آپ کی ناکامی کی وجہ سے یعنی واپس جسمانیت کی طرف راغب ہونے کی وجہ سے آپ کو ایک ناکام شخص کے طور پر نہیں دیکھتا۔

خُدا سے بات چیت کریں: اگر آپ ایمان سے چلتے ہوئے ناکامی کے احساسات کے ساتھ جدوجہد کرتے ہیں، خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کو یقین دلائے کہ یہ کوئی ناکامی نہیں ہے بلکہ یہ آپ کی جسمانیت کی موت دیکھنے کا اور واپس خُدا کی طرف پھِرنے کا ایک موقع ہے۔

توقع نمبر 3: آپ تبدیلی کو محسوس یا تجربہ کریں گے۔

"کیوں کہ ہم ایمان پر چلتے ہیں نہ کہ آنکھوں دیکھے پر۔" [2 کرنتھیوں 5:7]

غیر حقیقی توقع: جب آپ ایمان کے اقدامات اُٹھاتے یا ایمان سے چلتے ہیں تو آپ خُدا کو اپنی زندگی میں کام کرتے ہُوئے محسوس یا تجربہ کریں گے۔

سچّائی [حقیقی توقع]: ایمان سے چلتے ہُوئے زیادہ تر آپ تب تک زندگی کو تبدیل کرنے والے خُدا کے عمل کو محسوس یا تجربہ نہیں کریں گے جب تک آپ اس عمل کے نتائج (آزادی، فتح، شفا۔۔۔) کا تجربہ نہ کر لیں۔ آپ کو محسوس یا تجربہ کرنے سے زیادہ ایمان سے چلنا جاری رکھنا ہوگا۔

میں جانتا ہُوں کہ ہم پہلے بھی اس کے متعلق بات کر چکے ہیں۔ اب چوں کہ یہ توقع ہمارے ایمان سے چلنے کے دوران ایک بڑا مسئلہ ہے اس لیے میں اس کے متعلق تھوڑی سی مزید بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ایک رُکاوٹی پتھر ہے کیوں کہ ہم زندگی کے ہر ایک لمحہ کو اپنی انسانی حِسّوں کے ذریعے تجربہ کرتے ہیں۔ تاہم جب ایمان سے زندگی بسر کرنے کی بات ہو تو ہو سکتا ہے کہ ہم خُدا کو ہماری زندگی میں کام کرتے ہوئے محسوس یا تجربہ نہ کریں۔

میں آپ کی زندگی میں خُدا کے کام کا انسانی جسم کی نس سے موازنہ کرتا ہُوں۔ فرض کریں کہ آپ ہسپتال میں ہیں اور آپ کی نس کے ذریعے آپ کو ایک اینٹی-بائیوٹک دی گئی ہے۔ جب آپ بیٹھے ہوئے ہیں تو آپ اس بوتل سے وہ اینٹی-بائیوٹک چھوٹے سے پائپ کے ذریعے آپ کی نس میں قطرہ قطرہ کر کے جاتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ آپ فی الفور اینٹی-بائیوٹک کو کام کرتے ہوئے محسوس نہیں کر سکتے۔

تاہم، آپ کو یقین ہوتا ہے کہ یہ کام کر رہی ہے کیوں کہ آپ اس ڈاکٹر پر ایمان رکھتے ہیں جس نے وعدہ کیا ہے کہ آپ اس سے شفاء پائیں گے۔ آخر کار، جب آپ شفاء پا رہے ہوں گے تب آپ اپنے جسم میں شفاء کے اثرات کو محسوس کریں گے۔

بالکل اس طرح سے جب آپ ایمان سے چلتے ہیں تو خُدا کا کام انسانی جسم کی اندرونی نس کی طرح ہے۔ شاید آپ اسے کام کرتے محسوس نہ کریں لیکن آپ ایمان سے جانتے ہیں کہ وہ کام کر رہا ہے کیوں کہ یہ اس کا وعدہ ہے۔ اگر آپ مسلسل ایمان سے چلتے رہیں گے تو آپ خُدا کے کام اثرات جیسے کہ آزادی، فتح، شفاء، تبدیلی اور خُدا کے ساتھ گہرے رشتے کا تجربہ کریں گے۔ مسلسل خُدا کے وعدوں کا تجربہ کرتے رہنے کی کُنجی یہ ہے۔

انسان ہونے کے ناطے ہم اپنی ساری زندگی کا تجربہ کرتے ہیں۔ تاہم، جب ایمان کی بات ہو تو ممکن ہے کہ ہم خُدا کی تبدیل کرنے والی قُدرت کو کام کرتے ہوئے محسوس یا تجربہ نہ کریں۔

خُدا سے بات چیت کریں: جب آپ ایمان سے چلتے ہوئے شک یا حوصلہ شکنی کا شکار ہوتے ہیں تو خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کو یاد دلائے کہ تبدیلی کا عمل آپ کو محسوس یا تجربہ ہو یا نہ ہو خُدا کا کام کر رہا ہے۔ خُدا سے کہیں کہ آپ کا ایمان مضبوط کرے۔ اگر آپ کو محسوس ہو یا نہ ہو آپ خُدا پر ایمان رکھیں کہ وہ کام کر رہا ہے۔

دُوسرا دِن

توقع نمبر 4: خُدا کا نظامِ وقت بمقابلہ آپ کا نظامِ وقت

غیر حقیقی توقع: میں جب ایمان سے چلنا شروع کروں گا تو خُدا میرے نظامِ وقت کے مطابق مجھے اُس تبدیلی کا تجربہ دے گا جس کا تجربہ میں کرنا چاہتا ہُوں۔

سچّائی [حقیقی توقع]: خُدا آپ کی زندگی میں کچھ کرنے کے متعلق ایک مخصوص وقت رکھتا ہے (اور خُدا آپ کو نہیں بتاتا کہ وہ وقت کون سا ہے)۔

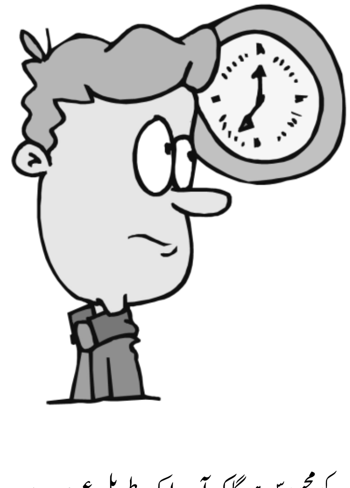

مجھے آپ کا تو نہیں پتا لیکن میں کسی چیز کے لیے زیادہ دیر تک توقع نہیں کرتا۔ جب میں کار میں اُس کی چابی لگا کر گُھماتا ہُوں تو میں توقع کرتا ہُوں کہ کار فوراً اسٹارٹ ہو جائے۔ میں کار چلاتے ہوئے جب بریک لگاتا ہُوں تو میں توقع کرتا ہُوں کہ کار فوراً رُک جائے۔

کیا آپ بھی ایسی ہی توقعات رکھتے ہیں؟ لیکن ہماری زندگی میں خُدا ہمارے ساتھ اس طرح سے کام نہیں کرتا۔ جب آپ ایمان کی راہ پر چلتے ہیں تو آپ کے لئے خُدا کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ وہ آپ کو جلد از جلد آزادی، فتح اور آپ کے زخموں سے شفاء کا تجربہ عطا کرے۔ تاہم، آپ بہت جلد دریافت کریں گے کہ خُدا کا نظامِ وقت اور آپ کا نظامِ وقت ایک جیسا نہیں ہے۔

فرض کریں کہ آپ اپنی زندگی کے کسی حصّے میں تبدیلی کے لیے مسلسل خُدا سے بات کر رہے ہیں لیکن کچھ بھی تبدیل نہ ہو تو آپ کو محسوس ہو گا کہ آپ ایک طویل عرصہ سے ایمان سے چل رہے ہیں لیکن آپ نے کسی تبدیلی کا تجربہ نہیں کیا جس کا تجربہ آپ کرنا چاہتے ہیں۔ جب خُدا آپ کے نظامِ وقت کے مطابق کام نہیں کرتا تو ممکن ہے کہ آپ ایمان سے چلتے ہُوئے آزمائش کا سامنا کریں یا خُدا سے مایوس ہو جائیں لیکن ان میں سے کچھ بھی اُس تبدیلی کو پیدا نہیں کرے گا جس کا آپ تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔ کُنجی یہ ہے کہ آپ جس تبدیلی کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں اُس کے لیے آپ کو مسلسل ایمان کے اقدامات اُٹھاتے رہنا ہے۔ جب آپ خُدا کے نظامِ وقت سے ناخُوش ہوتے ہیں تو آپ کو یہ اہم نکتہ یاد رکھنا ہے:

حتیٰ کہ آپ کو یہ محسوس ہو کہ خُدا تیزی سے کام نہیں کر رہا لیکن یاد رکھیں کہ وہ کام کر رہا ہے۔

"ہر چیز کا ایک موقع اور ہر کام کا جو آسمان کے نیچے ہوتا ہے ایک وقت ہوتا ہے۔" [واعظ 3:1]

ایک سوال جو ہمیں خُدا سے پوچھنا چاہیے کہ مجھے تبدیلی کا تجربہ کرنے میں اِتنی دیر کیوں لگ رہی ہے؟ ہمیں یہ بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہماری زندگی کے کچھ حصّوں میں ہم بہت جلد تبدیلی کا تجربہ کریں گے۔ کیوں؟ چند وجوہات درج ذیل ہیں کہ کیوں ہماری زندگی کے کچھ حصّوں میں بہت جلد تبدیلی آتی ہے اور کیوں کچھ میں طویل عرصہ درکار ہوتا ہے:

- آپ کے جُھوٹے عقیدے بہت مضبوط ہوتے ہیں کیوں کہ آپ کئی سالوں سے اُن پر یقین کرتے رہے ہیں۔
- آپ کے قلعے یا نشے آپ پر بہت مضبوط گرفت رکھتے ہیں کیوں کہ آپ ایک لمبے عرصہ تک اُن کی قید میں رہے ہیں۔
- آپ کے زخم کی گہرائی اور ایک لمبے عرصہ تک اُس کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے سبب سے ممکن ہے کہ آپ میں شفا کا عمل آہستہ سے کام کرے۔
- آپ کے جسم/جسمانیت کے کچھ حصّے بہت مضبوط ہوتے ہیں اور باقی حصّوں کی نسبت یہ حصّے خُدا کے کام میں زیادہ رُکاوٹ کا سبب بننے کی کوشش کرتے ہیں۔
- آپ کا عقیدہ، شک اور خوف آپ کی زندگی میں خُدا کے تبدیلی کے کام کو روکنے کے اسباب ہو سکتے ہیں۔

میں سمجھتا ہُوں کہ جب ایمان کی بات ہو تو اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے:

"کسی تبدیلی کا تجربہ کیے بغیر آپ کو کتنی دیر تک مسلسل خُدا پر بھروسا رکھنا ہے؟"

سوال: اگر خُدا آپ کے نظامِ وقت کے مطابق کام نہیں کر رہا تو آپ کون کون سی آزمائشوں کا شکار ہو سکتے ہیں؟

خُدا سے بات چیت کریں: اگر آپ ایمان سے چلتے ہوئے کسی مشکل کا سامنا کرتے آئے ہیں اور آپ نے کسی تبدیلی کا کوئی بھی تجربہ نہیں کیا تو خُدا سے کہیں کہ وہ تبدیلی کا تجربہ کرنے تک آپ کا صبر اور محافظ ہو۔

یاد رکھیں:

آپ چاہے خُدا کو کام کرتے ہُوئے نہ دیکھ رہے یا آپ کے پاس خُدا کے کام کرنے کا کوئی تجرباتی ثبوت بھی نہ ہو، باوجود اس سب کے آپ یقین کریں کہ خُدا کام کر رہا ہے۔

یہی ایمان ہے۔

توقع نمبر 5: کوئی دُکھ یادَرد نہیں ہوگا۔

"کیوں کہ جس طرح مسیح کے دُکھ ہم کو زیادہ پہنچتے ہیں اُسی طرح ہماری تسلّی بھی مسیح کے وسیلہ سے زیادہ ہوتی ہے۔" [2کرنتھیوں 1:5]

"اے پیارو، جو مُصیبت کی آگ تمھاری آزمائش کے لئے تم میں بھڑکی ہے یہ سمجھ کر اُس سے تعجب نہ کرو کہ ایک انوکھی بات ہم پر واقع ہُوئی ہے۔ بلکہ مسیح کے دُکھوں میں جُوں جُوں شریک ہو خُوشی کرو تاکہ اُس جلال کے ظہُور کے وقت بھی نہایت خُوش و خُرم ہو۔" [1پطرس 13-4:12]

غیر حقیقی توقع: اگر میں ایمان سے چلتے ہوئے اپنا کردار ادا کروں گا تو خُدا میری زندگی سے دَرد، دُکھ اور لڑائی جھگڑوں کو دُور کردے گا۔

سچّائی [حقیقی توقع]: دُکھ، دَرد یا جھگڑے تو ہوں گے لیکن جب ایسے حالات آپ کی زندگی میں سر اُٹھائیں گے تو خُدا آپ کے لئے ضرورت کی تمام چیزیں مہیّا کرے گا اور اپنے نظامِ وقت کے مطابق آپ کے دُکھ میں آپ کے لئے "الٰہی بھلائی" ظاہر کرے گا۔

دُکھ، دَرد یا جھگڑے مجھے پسند نہیں اور نہ ہی کبھی پسند ہوں گے۔ میں جانتا ہُوں کہ آپ کو بھی یہ سب پسند نہیں ہیں۔ تاہم، خُدا نے کبھی یہ وعدہ نہیں کیا کہ جب آپ ایمان سے چلیں گے تو آپ کو کوئی دُکھ، دَرد نہیں ہوگا۔ کیوں؟ کیوں کہ ہم گناہ میں گری ہُوئی دُنیا میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور اس گناہ میں گری ہُوئی دُنیا میں ہمیں بہت سے دُکھ اور دَرد ملیں گے۔

تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں: وہ جو دُکھ سہہ چکے ہیں، وہ جو دُکھ سہہ رہے ہیں اور وہ جو دُکھ سہیں گے۔ جلد ہی یا دیر سے لیکن ہم ان حالتوں سے گزریں گے۔ تاہم، ایک مسیحی جو ایمان سے چلتے ہوئے دُکھ اُٹھاتا ہے خُدا اُس سے اُس کی ہر ضرورت کو پُورا کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔ [فلپیوں 4:19] اور وہ اُس دُکھ سے ایک "الٰہی بھلائی" پیدا کریگا۔ [رومیوں 8:28] اور اُس دُکھ کو استعمال کر کے آپ کو سکھائے گا کہ خُدا پر کیسے اِنحصار کرنا ہے۔ [یوحنا 15:5]

"اور ہم کو معلوم ہے کہ سب چیزیں مل کر خُدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں یعنی اُن کے لئے جو خُدا کے اِرادہ کے موافق بُلائے گئے۔" [رومیوں 8:28]

میں نے ایمان سے چلتے ہوئے اِس سچّائی کو دریافت کیا کہ:

میری زندگی میں بڑی تبدیلیاں اُس وقت پیدا ہُوئیں جس وقت میں دُکھ یادَرد میں مبتلا تھا۔

اب اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں دُکھ اور دَرد کو دعوت دیتا ہُوں۔ تاہم، جب میں اپنی زندگی کے حصّۂ ماضی پر نظریں دوڑاتا ہُوں تو مجھے پتا چلتا ہے کہ میری زندگی میں دُکھ اور دَرد کے نتیجے میں خُدا کی "الٰہی بھلائی" تبدیلیاں پیدا کرتی رہی ہے۔ مزید وضاحت کے لیے میں اپنی شخصی کہانی آپ سے بانٹنا چاہتا ہُوں۔

میری صحت شدید خراب تھی۔ مجھے لگتا تھا کہ اب میں کبھی صحت مند نہیں ہو پاؤں گا۔ ابتدائی مرحلے میں جب میں اس حالت کا تجربہ کر رہا تھا تو میں نے خُدا سے فریاد کی کہ اس "کانٹے" کو مجھ سے دُور کر۔ جب میں نے حقیقی طور پر ایمان سے چلنا شروع کیا تو میں نے سوچا کہ خُدا اس کانٹے کو مجھ سے دُور کردے گا۔ تاہم، اس وقت جب میں یہ لکھ رہا ہُوں، ابھی بھی میں اُسی حالت سے گزر رہا ہُوں۔ لیکن اب فرق یہ ہے کہ میں یہ جان چُکا ہُوں کہ اس کانٹے (حالت کے نتیجے میں) خُدا الٰہی بھلائی پیدا کرتا ہے۔ خُدا میرے دُکھ کو استعمال کر کے مجھے اِنحصار کرنا، رحم کرنا اور محفوظ رہنا سکھاتا ہے۔ اب مزید میں خُدا سے یہ نہیں کہتا کہ وہ اس حالت/کانٹے کو مجھ سے دُور کردے۔ اس کے برعکس، میں اپنی حالت/کانٹے کو گلے لگاتا ہُوں کیوں کہ اس کے ذریعے سے میں خُدا پر اِنحصار کرنے کا تجربہ کر رہا ہُوں اور ایسی تبدیلی کا تجربہ کر رہا ہُوں جس کو پولس یُوں بیان کرتا ہے:
"ہماری درخواست اور خیال سے بہت زیادہ کام کر سکتا ہے۔"

دُکھ کے وقت دُکھ سے بھاگنے کی کوشش کرنا، انکار کرنا یہ نظرانداز کرنا بہت آسان ہے۔ سچّائی یہ ہے کہ آپ خُدا کے سِوا کہیں اَور نہیں بھاگ سکتے کیوں کہ کوئی اور محفوظ جگہ دُنیا میں موجُود ہی نہیں ہے۔ صرف خُدا ہی ہے جو آپ کے دُکھ میں بھی آپ کا اطمینان، صبر اور اُمید بن سکتا ہے۔ کاش! میں آپ سے وعدہ کر سکتا کہ جب آپ ایمان سے چلیں گے تو کوئی دُکھ یا دَرد آپ کو نہیں ستائے گا۔ لیکن میں یہ وعدہ نہیں کر سکتا۔ تاہم، میں مسیح کے اعتقاد سے یہ ضرور کہہ سکتا ہُوں کہ دُکھ اور دَرد کے نتائج میں آپ ہمیشہ خُدا کی "الٰہی بھلائی" کا تجربہ کریں گے۔

"الٰہی بھلائی"

خُدا آپ کے چھوٹے سے چھوٹے دُکھ اور دَرد کو استعمال کر کے آپ کو اِنحصار کرنا سکھائے گا تا کہ آپ کی زندگی تبدیل کر کے یہ ظاہر کرے کہ آپ کے دُکھ کے وقت بھی اُس کا فضل اور رحم کیسا دِکھتا ہے۔

اہم نوٹ: اگر آپ جسم/جسمانیت کے مطابق زندگی بسر کرنے کا فیصلہ کریں گے تو خُدا اُس سے پیدا ہوئے دُکھ کو استعمال کر کے آپ کو سکھائے گا کہ آپ خُدا پر کیسے اِنحصار کر سکتے ہیں۔

خُدا سے بات چیت کریں: آپ اپنی زندگی کے کن حصّوں میں دُکھ یا جھگڑوں کا تجربہ کر رہے ہیں اور آپ کو لگتا ہے کہ یہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا؟ خُدا سے کہیں کہ اِس دُکھ کو استعمال کر کے آپ کو اُس پر اِنحصار کرنا سکھائے۔ اُس سے کہیں کہ وہ اِس دُکھ کے نتیجے میں پیدا ہونے والی "الٰہی بھلائی" آپ پر ظاہر کرے۔ اگر دَرد یا دُکھ نہیں جا رہا تو خُدا سے کہیں کہ وہ اِن کے متعلق آپ کے روّیے کو تبدیل کرے۔

تیسرا دِن

توقع نمبر 6: آپ خُدا کے تبدیلی کے نظام کو جان لیں گے۔

"خُداوند فرماتا ہے کہ میرے خیال تمھارے خیال نہیں اور نہ تمھاری راہیں میری راہیں ہیں۔ کیوں کہ جس قدر آسمان زمین سے بُلند ہے اُسی قدر میری راہیں تمھاری راہوں سے اور میرے خیال تمھارے خیالوں سے بُلند ہیں۔" [یسعیاہ 55:8-9]

"اُس نے ہر ایک چیز کو اُس کے وقت میں خُوب بنایا اور اُس نے ابدیت کو بھی اُن کے دِل میں جاگزین کیا ہے اس لئے کہ انسان اُس کام کو جو خُدا شروع سے آخر تک کرتا ہے دریافت نہیں کر سکتا۔" [واعظ 3:11]

غیر حقیقی توقع: میں جان لوں گا کہ خُدا میری زندگی میں کیا اور کیوں کام کر رہا ہے۔

سچّائی [حقیقی توقع]: آپ اکثر یہ نہیں جان پائیں گے کہ خُدا آپ کی زندگی میں کیا اور کیوں کام کر رہا ہے۔ بالآخر خُدا آپ کی زندگی میں جو بھی کر رہا ہے وہ آپ کی روحانی منزل یعنی آپ کو مسیح کی مانند تبدیل کرنے کے بارے میں ہے۔ خُدا اس کا تعین کرتا ہے کہ آپ کو جاننے کی ضرورت ہے یا نہیں کہ وہ کیا کر رہا ہے، کیوں کر رہا ہے اور کیا نہیں کر رہا ہے۔

[2 کرنتھیوں 4:8] میں پولس کہتا ہے:

"ہم ہر طرف سے مُصیبت توُاُٹھاتے ہیں لیکن لاچار نہیں ہوتے۔ حیران توہوتے ہیں مگر نااُمید نہیں ہوتے۔"

مجھے یقین ہے کہ ہم سب پولس کے ساتھ مطابقت رکھ سکتے ہیں۔ میں جانتاہُوں میں اس بارے میں اُلجھن کا شکار ہو جاتاہُوں کہ کیوں خُدا میری زندگی میں کوئی کام کرتا ہے اور کیوں کوئی کام نہیں کرتا۔ سچّائی یہ ہے کہ بعض دفعہ ہم اپنے ایمان کے سفر میں خُداکے کام کے متعلق اُلجھن کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اُلجھن کا شکار ہونا ہمارے لئے خُداکے منصوبے کا حصّہ ہے کیوں کہ اُلجھن خُدا پراِنحِصار کرنے کی ضرورت کو پیدا کرتی ہے۔ میری اُلجھن کے ذریعے خُدا مجھے سِکھاتا ہے کہ مجھے یہ اندازہ لگانے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ کیا کررہاہے۔ وہ شروع سے آخر تک سب کچھ جانتا ہے اور وہ آپ سے یہ کہتا ہے کہ آپ صرف خُدا پر بھروسا کریں اور یہ اندازہ لگانے کی کوشش چھوڑدیں کہ خُدا کیااور کیوں کررہاہے۔(کیا یہ ممکن ہے کہ ہم "کیا" اور "کیوں" اس لیے جانناچاہتے ہیں کیوں کہ ہم مکمل طور پر قادرِ ہوناچاہتے ہیں؟)

آپ اپنی ذہنی اُلجھن میں بھی آرام کرسکتے ہیں کیوں کہ خُدا بخوبی جانتا ہے کہ وہ کیااور کیوں کررہاہے اور وہ قادرِ مطلق ہے۔

مزید دوسرے سوالات جو ہم سب کرتے ہیں،ان میں سے کچھ یہ ہیں، کیوں؟ یہ کیوں ہورہاہے؟ یہ کیوں نہیں ہورہا؟آپ یہ کرنا چھوڑ کر وہ کیوں نہیں کرتے؟ہم سب کے پاس "کیوں" پر مبنی سوالات ہیں اور ہم ان کے جوابات حاصل کرناچاہتے ہیں۔تاہم، ہمارے "کیوں" پر مبنی کئی سوالات کے جوابات ہمیں نہیں ملتے۔ کیوں کہ ہم ایسے وقت میں بُھول جاتے ہیں کہ خُدا سچ میں خُدا ہے اور اگر خُدا چاہے تو آپ پر ظاہر کر سکتا ہے کہ وہ کیااور کیوں کررہاہے۔ یہ خُداکی مرضی پر مبنی ہے،وہ بتائے یانہ بتائے کہ وہ ہماری زندگی میں کیااور کیوں کررہاہے۔آپ کو جوابات دینے یانہ دینے کے پیچھے خُدا کا ہمیشہ ایک الٰہی منصوبہ ہوتا ہے۔

اگر آپ مصنوعی بے ہوشی کی حالت میں جانے کے لیے دماغی سرجن پر بھروسا کر سکتے ہیں جس کو پتا ہے کہ دماغ کی سرجری میں کیا کرنا ہے تو کیا ہم اپنے "آسمانی سرجن" پر بھروسا نہیں کر سکتے؟جس کو پتا ہے کہ کیا ضرورت ہے اور کیوں ضرورت ہے۔؟جب ہم اس پر بھروسا کرنا سیکھتے ہیں ہم اس حقیقت کے متعلق پُرسکون ہوں گے کہ وہ سچ میں جانتا ہے کہ وہ کیا کر رہاہے اور یہ بھی کہ اس سے ہمیں ہمیشہ کے لئے فائدہ ہو گا۔

میں جانتاہُوں کہ آپ جواب سے پورے طور پر مطمئن نہیں ہوں گے لیکن میں ایک نتیجے پر پہنچاہُوں:

اگر خُداکی مرضی ہو گی کہ آپ کو کیااور کیوں جاننے کی ضرورت ہے تو پھر وہ آپ کو بتائے گا۔وگرنہ آپ کا کام یہ ہے کہ یہ بھروسا کریں کہ خُدا کیااور کیوں جانتا ہے اور باقی سب خُدا پر چھوڑدیں۔ **ایمان=آرام**

خُداسے بات چیت کریں: آپ کی زندگی تب کیسی ہوتی ہے جب آپ یہ نہیں جانتے کہ خُدا کیااور کیوں کررہاہے؟ خُداسے کہیں کہ وہ آپ کو یقین دلائے کہ تب کیااور کیوں جاننے کی ضرورت نہیں ہے جب تک خُدا آپ کو بتانانہ چاہے۔اس سے کہیں کہ وہ آپ کو ان معاملات کے متعلق اطمینان اور آرام کا ردّیہ عطا کرے۔

توقع نمبر 7: ہم اس مقام پر پہنچ جائیں گے جہاں اندرونی جدوجہد ختم ہو جائے گی۔

غیر حقیقی توقع: میں ایمان سے چلتے ہوئے اس مقام پر پہنچ جاؤں گا، جہاں مزید اندرونی جدوجہد نہ رہے گی۔

سچّائی [حقیقی توقع]: آپ کے اندر تب تک اندرونی جدوجہد جاری رہے گی جب تک آپ اور مسیح یسوع رُوبرُو نہیں ملتے۔ تاہم، مسیح آپ کے اندر آپ کی تمام تر اندرونی اور بیرونی جدوجہد پر غالب آچکا ہے۔ جب آپ خُدا پر ایمان رکھتے ہوئے چلتے ہیں تو آپ مزید اندرونی جدوجہد پر فتح، تبدیلی اور آزادی کا تجربہ حاصل کرتے جائیں گے۔

بہت سے مسیحی یہ غلط عقیدہ رکھتے ہیں کہ اگر ہم زیادہ سے زیادہ ایمان سے چلیں گے تو ایک دن ایسے مقام پر آجائیں گے جہاں ہمیں مزید جدوجہد نہیں کرنی پڑے گی۔ اگر یہ سچ ہوتا تو آپ کو یہ بتاتے ہوئے مجھے خُوشی ہوتی لیکن ایسا تب تک نہیں ہو سکتا جب تک ہم آسمان پر نہیں جاتے۔ ہمارے جسم/جسمانیت کے ساتھ جدوجہد، گناہ کی طاقت اور جسمانی روّیے اس زندگی میں ہمیشہ رہیں گے۔

تاہم، اس سے پیشتر کے آپ مایوس ہُوں۔ میں آپ کو اعتماد/یقین دلانا چاہتا ہُوں کہ آپ اپنے جسم/جسمانیت یا جسمانی اُن روّیوں پر جو آپ کو مسلسل شکست دے رہے ہیں، حیران کن فتوحات اور حقیقی آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ اپنے زخموں سے شفاء حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ، اگر آپ ایمان سے چلنا جاری رکھیں گے تو آپ حیران کن تبدیلیوں کا تجربہ کریں گے۔ جس میں خُدا کا آپ کے جسمانی روّیے کو مسیح جیسے روّیے میں بدلنا بھی شامل ہے۔ دراصل آپ ایک ایسے مقام پر آجائیں گے جہاں پہنچ کر پولس نے [افسیوں 3:20] یہ دعویٰ کیا:

"اب جو ایسا قادِر ہے کہ اُس قُدرت کے موافق جو ہم میں تاثیر کرتی ہے ہماری درخواست اور خیال سے بہت زیادہ کام کر سکتا ہے۔"

خُوشخبری یہ ہے کہ اگر آپ ایمان سے چلتے رہیں گے:

خُدا آپ کو ایسے مقامات پر لائے گا جہاں آپ ایسی خُوشی کا تجربہ کریں گے جو بیان سے باہر ہے۔ [پطرس 1:8] اور ایک ایسا اطمینان جو سمجھ سے باہر ہے۔ [فلپیوں 4:7]

خُدا سے بات چیت کریں: خُدا سے کہیں وہ آپ کو یہ اعتقاد دے کہ آپ اس مقام پر آئیں جہاں آپ حقیقی طور پر اس کے آزادی، فتح اور تبدیلی کے وعدوں کا تجربہ کریں۔

خلاصہ

میرے دوستوں، میں نے مذکور اُلذکر اور اُن سے بڑھ کر بہت سی توقعات رکھی تھیں۔ میں نے کئی بار جسم/جسمانیت کے مطابق زندگی بسر کرنا شروع کر دیا تھا۔ تاہم، جب میں مسرف بیٹے کی طرح بھٹک جاتا تو مجھے جلد ہی معلوم ہو جاتا تھا کہ اس سے کچھ بھی بہتر نہیں ہو گا۔ (عموماً اس سے معاملات مزید بدتر ہو جاتے ہیں۔) پھر مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ میرے پاس ایک ہی حقیقی حق انتخاب ہے اور وہ یہ کہ میں واپس خُدا پر اِنحصار کروں اور مسلسل ایمان کے اقدامات اُٹھاتا رہوں۔ میں اب بھی کبھی کبھی لڑکھڑا جاتا ہُوں لیکن میں جلد ہی اپنی جسمانیت کو مردہ دیکھ کر واپس ایمان کے اقدام اُٹھانا شروع کر دیتا ہُوں۔

چوتھادِن

ایمان سے چلنے کے متعلق حتمی سچّائیاں

سچّائی 1: ایمان سے چلنامزید حقیقی بن جائے گا۔

ہم اس حقیقت کے بارے میں پہلے بات کر چکے ہیں کہ ابتدائی مرحلے میں آپ کو رضاکارانہ طور پر ایمان سے چلنا ہے۔ آپ سیکھتے ہیں کہ ایمان سے کیسے زندگی بسر کرنی ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ ایسا ہے جیسے آپ کسی نئے ملک جا رہے ہیں اور آپ کو وہاں کی زبان اور ثقافت سیکھنی ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ اب آپ جانتے ہیں کہ یہ ایک ایسا سفر ہے جو آپ نے پہلے کبھی طے نہیں کیا۔ یہ مشکل ہے۔ اس میں رُکاوٹیں ہوں گی۔ لیکن تبدیل ہوتے رہنے کا انعام انتہائی قیمتی ہے۔ خُوشخبری یہ ہے کہ جتنا زیادہ آپ مسلسل ایمان سے چلتے رہیں گے یہ اتنا زیادہ آسان ہوتا جائے گا۔

اس کی وضاحت کے لیے میں ایک مثال دینا چاہوں گا۔ جب میں اشیاء یا کمپنی وغیرہ کے سامان کو ایک جگہ سے دُوسری جگہ منتقل کرنے والی گاڑی چلانا سیکھ رہا تھا۔ تب پہلی بار میں نے سڑک پر گاڑی چلانا شروع کی تو میں نے کلچ اور کچھ بنیادی چیزوں کے بارے میں سیکھا کہ وہ کیسے کام کرتی ہیں لیکن میں نے پہلے کبھی گاڑی چلانے کی کوشش نہیں کی تھی۔ شروع شروع میں نے دس قدم تک گاڑی چلائی اور مجھ سے انجن بند ہو گیا۔ پھر بیس قدم چلانے کے بعد انجن بند ہو گیا۔ پھر جتنا زیادہ میں گاڑی چلاتا رہا اتنا زیادہ کلچ استعمال کرنے اور گیئر بدلنے میں مجھے آسانی ہوتی گئی۔ خاص مسیحی زندگی بسر کرنا بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ ابتدائی مرحلے میں آپ کو رضاکارانہ طور پر، سوچ سمجھ کر ایمان کے اقدامات اُٹھانے ہوتے ہیں۔ تاہم، ایک وقت آتا ہے جب ایمان سے چلنا سانس لینے کی مانند ہو جاتا ہے۔ یہ مزید فطری/ حقیقی بن جاتا ہے۔ آپ:

- جسم/جسمانیت کی طرف بہت راغب ہوں گے۔
- مسرف بیٹے کی طرح، جسمانیت کی طرف راغب ہونے کے بعد آپ وہاں بہت کم وقت گزاریں گے۔
- بہت جلد جسمانیت کی موت کو پہچان کر واپس خُدا کی طرف رجوع کریں گے۔
- آپ رضاکارانہ طور پر زیادہ سے زیادہ ایمان سے چلیں گے۔

خُدا سے بات چیت کریں: جب آپ ایمان سے چلتے ہوئے خُود کو افسردہ پائیں تو خُدا سے صبر اور استقامت کے لئے کہیں اور یوں آپ دوبارہ حقیقی طور پر ایمان سے چلتے رہیں گے۔

سچّائی 2: آپ کا بدلتے رہنا زندگی بھر کا جسمانی آپریشن ہے۔

"کیوں کہ ہم جیتے جی یسوع کی خاطر ہمیشہ موت کے حوالہ کئے جاتے ہیں تاکہ یسوع کی زندگی بھی ہمارے فانی جسم میں ظاہر ہو۔" (2کرنتھیوں 4:11)

جس لمحہ آپ مسیح پر بھروسا کرتے ہیں، خُدا آپ کی زندگی میں زندگی بھر کا جسمانی آپریشن (تبدیلی کا عمل) شروع کر دیتا ہے جو کہ آپ کو جسم/جسمانیت، جُھوٹے عقیدوں اور جُھوٹے روّیوں سے دُور کرنے کا عمل ہے اور اس عمل کے ساتھ درد کا فقدان نہیں ہوتا۔ اس سرجری کے مختلف مقامات پر آپ سرجیکل میز سے اُٹھ کر جسمانیت کی طرف جانا چاہیں گے۔ تاہم، خُدا آپ سے اتنی محبت کرتا ہے کہ وہ آپ کو مسلسل واپس اپنی طرف بلاتا رہے گا تاکہ اس سرجری کا عمل جاری رہے۔

رُوح القدّس آپ کی سرجری کے دُرست طریقے سے واقف ہے اور وہ الٰہی سرجن ہے تو وہ جانتا ہے کہ آپ کے تبدیلی کے عمل میں کون سی چیزیں درکار ہوں گی۔ جب آپ ایمان سے چلنا جاری رکھیں گے تو آپ خُود کو زیادہ سے زیادہ اُس سرجیکل میز پر موجود پائیں گے کیوں کہ آپ اُس کے وعدوں یعنی آزادی، فتح اور شفاء کا تجربہ کر رہے ہیں اور آپ اس بارے میں پُریقین ہوتے جائیں گے کہ خُدا جانتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے اور جو بھی وہ کر رہا ہے اُس کی وجہ خُدا کی آپ کے لیے محبت ہے۔

خُدا کی الٰہی سرجری اکثر آپ کو بے حِس /بے ہوش کیے بغیر ہوتی ہے۔ تاہم، سرجیکل میز پر رہیں اور خُدا کو کام کرنے دیں۔

خُدا سے بات چیت کریں: آپ آج کون سی سرجری سے گزر رہے ہیں جس کی وجہ سے آپ سرجیکل میز سے اُٹھنے کی کوشش کر رہے ہیں یا کریں گے؟ خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کی شخصی مرضی کو اس میز پر رہنے کے لئے مضبوط کرے تا کہ وہ اس حصّہ کی سرجری مکمل کر سکے۔

سچّائی نمبر 3: آپ کی رغبت ترقی کی پیمائش کی طرف ہو گی، ایسا مت کریں۔

میں فکر مند ہُوں کہ ہم جانتے ہی نہیں کہ ہم سب اپنے "کام/اعمال" پر مبنی کتنی پختہ ذہنیت رکھتے ہیں۔ اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ ہم ہماری زندگی کے مختلف حصّوں کا کسی دُوسرے شخص یا چیز کے معیار کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں۔ آپ ایمان سے چلتے ہُوئے آزمائے جا سکتے ہیں کہ آپ اپنی ترقی کا کسی دُوسرے شخص کی رُوحانیت کے ساتھ مقابلہ کریں۔ برائے مہربانی ایسا ہر گز مت کریں۔ اس کی دو وجوہات ہیں:

1: آپ اپنی رُوحانی ترقی کی پیمائش نہیں کر سکتے۔ صرف خُدا کر سکتا ہے۔
2: ہر شخص کا سفر مختلف ہوتا ہے۔ تاہم، آپ کے پاس اپنے سفر کا کسی دُوسرے کے سفر سے مقابلہ کرنے کی کوئی بنیاد ہی نہیں ہے۔

یہ افسوس کی بات ہے کہ ایمان سے چلنے کے ابتدائی مرحلے میں آپ اس آزمائش میں گریں گے اور خود کے سفر کا دوسروں کے سفر سے مقابلہ کریں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اگر آپ اپنے نظامِ وقت کے مطابق ترقی نہیں کر رہے تو شخصی احساسِ گناہ کا شکار ہوں گے اور اگر ترقی کر رہے ہیں تو آپ خود پر فخر کریں گے۔ آپ کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ خُود کا دُوسروں سے مقابلہ کرنا آپ کو واپس احساسِ گناہ، فخر یعنی جسمانیت کی طرف لے کر جاتا ہے۔ تاہم، آپ اپنی رُوحانیت کی پیمائش کرنے والے آلہ کو نیچے رکھیں اور سفر سے لُطف اندوز ہوں۔

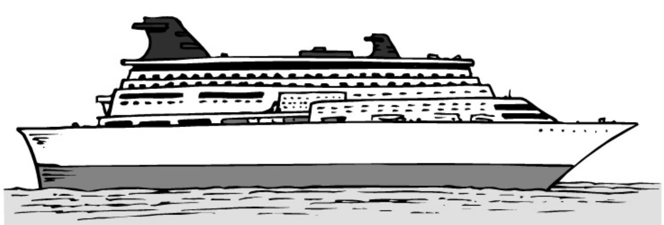

اگرچہ آپ اپنی ترقی کی پیمائش نہیں کر سکتے پھر بھی اپنے رُوحانی سفر کے بارے میں ایک بڑے بحری جہاز کی مانند سوچیں۔ اگر آپ ایک بحری جہاز پر ہیں جو بندر گاہ سے دُور جا رہا ہے اور آپ اس کے آگے کی جانب ہیں۔ لیکن آپ یہ نہیں بتا سکتے کہ آپ نے کتنا لمبا سفر طے کر لیا ہے لیکن آپ واضح دیکھ سکتے ہیں کہ آپ بندر گاہ سے کتنی دُور آ گئے ہیں۔ تاہم، جب آپ ایمان سے چلتے ہیں تو وہاں دیکھیں جہاں سے آپ نے ابتداء کی تھی اور آپ دیکھنا شروع کریں گے کہ آپ تبدیلی کی راہ پر کتنا دُور نکل آئے ہیں۔ آپ حیران ہوں گے کہ کتنی جلدی خُدا آپ کو بندر گاہ سے دُور لے آیا ہے۔

نوٹ: بعض اوقات آپ کو پیچھے مڑ کے دیکھنا ہو گا تا کہ آپ یہ دیکھ سکیں کہ خُدا آپ کو کتنی دُور لے آیا ہے۔

خُدا سے بات چیت کریں: کیا رُوحانی ترقی کی پیمائش کرنے کے سبب سے آپ کی آزمائش ہُوئی ہے؟ اگر ہاں، تو خُدا سے کہیں کہ آپ کو یقین دلائے کہ آپ کبھی بھی اس کی پیمائش نہیں کر سکیں گے۔ جب آپ ایمان سے چلتے ہیں اپنی کشتی کی پچھلی جانب جائیں اور تب آپ دیکھ سکیں گے کہ تبدیلی کے اس سفر میں آپ کتنی دُور آ چکے ہیں۔

سچائی نمبر 4: جب آپ ایمان سے مسلسل چلتے رہیں گے تو آپ اپنی رُوحانی آنکھوں سے دیکھیں گے کہ خُدا آپ کی زندگی میں کچھ کر رہا ہے۔

"جس حال میں کہ ہم دیکھی ہُوئی چیزوں پر نہیں بلکہ اَن دیکھی چیزوں پر نظر کرتے ہیں کیوں کہ دیکھی ہُوئی چیزیں چند روزہ ہیں مگر اندیکھی چیزیں ابدی ہیں۔"
[2کرنتھیوں 4:18]

اندھے شخص نے کہا، "میں اندھا تھا اب بینا ہُوں۔" (یوحنا 9:25) جب ہم ایمان سے چلنا شروع کریں گے، ہم بینے شخص کی مانند ہوں گے۔ ہم صرف وہی دیکھ سکیں گے جو ہماری پانچ حسّیں ہمیں بتاتی ہیں تاہم، دُور بین ہمیں واضح رویا دیتی ہے، جب ہم ایمان سے چلتے ہیں تو خُدا ہمیں رُوحانی دُور بین دیتا ہے تاکہ اس سے ہم اپنی زندگی کو دیکھیں۔

کونسی ایسی چند چیزیں ہیں جو ہم اس رُوحانی دُور بین سے دیکھنا شروع کر سکتے ہیں؟ ہم "الٰہی بھلائی" دیکھنا شروع کر سکتے ہیں جو کہ ہمارے دُکھ اور دَرد کی حالت میں بھی جاری رہتی ہے۔ ہم خُدا کے مقاصد اور یہ بھی کہ وہ کیسے ہماری روحانی منزل کو پُورا کر رہا ہے یہ دونوں واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں۔ جب ہم خُدا کی قُدرت میں چلتے ہیں تو ہم اپنے دُشمنوں کو ان کی اصل حالت یعنی شِکستہ حالت میں دیکھتے ہیں۔ ہم اپنے لیے خُدا کی محبت کو بھی دیکھتے ہیں، ایسی محبت جو حالات کے ہمارے مخالف ہونے پر بھی بدلتی نہیں ہے۔

ایک اور تمثیل جو میں استعمال کرتا ہُوں کہ آپ اپنی زندگی کو 30 ہزار فٹ کی بُلندی سے دیکھیں۔ آپ کے ایمان سے چلنے کے ابتدائی مرحلے میں یہ ایسا ہوتا ہے جیسے آپ زمین پر ہیں۔ تاہم، جب آپ ایمان میں بڑھتے اور ترقی کرتے ہیں، آپ کا روّیہ بدل جاتا ہے اور آپ زیادہ سے زیادہ دیکھ سکتے ہیں کہ خُدا کیا کام کر رہا ہے اور کیوں کر رہا ہے۔ آپ کی زندگی میں جو بھی ہو رہا ہے 30 ہزار فٹ کی بُلندی سے واضح نظر آئے گا۔

خُدا آپ کو روحانی آنکھیں (سمجھ) عطا کرے گا تاکہ آپ وہ دیکھ سکیں جو ایک جسمانی شخص نہیں دیکھ سکتا۔

مشق: آپ ایسی کون سی مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں جنھیں آپ کو 30 ہزار فٹ کی بُلندی سے دیکھنے کی ضرورت ہے؟ خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کی مشکل کی حقیقت کے متعلق تمام سچّائیاں آپ پر ظاہر کرے۔

سچّائی نمبر 5: آپ ایمان کا قدم اُٹھانے کے بعد اگلے ہی دِن تبدیلی کا تجربہ کرنے کی توقع نہیں کر سکتے۔

ایک اور اہم نکتہ جو ہمیں سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم ایمان کا قدم اُٹھانے کے بعد اگلے ہی دن تبدیلی کا تجربہ کرنے کی توقع نہیں کر سکتے۔ یہ ایک جدوجہد ہے کیوں کہ ہم رُوحانی ماحول سے جُڑے رہنا چاہتے ہیں اور یہ بھی اندازہ لگانا چاہتے ہیں کہ ہماری زندگی میں سب کچھ کیا اور کیسے ہو رہا ہے۔ سچ یہ ہے کہ خُدا جانتا ہے اور ہمارا کام ہے کہ ہم اس حقیقت میں آرام کریں۔ یہ ایمان کے سفر کا حصّہ ہے ہم سیکھیں کہ کیسے ہمیں اس حقیقت میں آرام کرنا ہے۔ ہم سے جُڑی ہر چیز سے خُدا واقف ہے اور وہ جانتا ہے کہ وہ کیا اور کیسے کر رہا ہے اور یہ ہمیں جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔

پانچواں دِن

سچّائی نمبر6: آپ کا مسلسل ایمان سے چلنا آپ کے اندر مسیح جیسا اعتقاد پیدا کرتا ہے۔

"ہم مسیح کی معرفت خُدا پر ایسا ہی بھروسا رکھتے ہیں۔"[2کرنتھیوں 3:4]

جیسا کہ میں پیشتر بتا چکا ہُوں، میں نے بہت سے مسیحیوں کو "مسیح جیسا اعتقاد" رکھتے ہُوئے نہیں پایا،اس کی وجہ یہ ہے کہ خُدا کی مافوق اُلفطرت قُدرت سے ذہنی تبدیلی اور سچّائی کے وسیلہ سے آزادی کا تجربہ کرنے کے لیے زیادہ تر مسیحی مسلسل ایمان سے نہیں چلتے۔

تاہم،جب آپ ایمان سے چلنا جاری رکھتے ہیں تو آپ کا ایمان سے چلنا ڈھلوان سے نیچے آتے ہوئے برف کے گولے کی مانند بڑا ہوتا جائے گا۔ جیسے جیسے آپ کا اعتقاد مسیح جیسا ہوتا جائے گا تو آپ رُوحانی طور پر متحرک رہیں گے کیوں کہ آپ کی خواہش اور شخصی مرضی خُدا کی تبدیلی کے تجربے میں زیادہ سے زیادہ ترقی کرتی جائے ہے۔

چیلنج:
مافوق اُلفطرت تبدیلیوں کا تجربہ کرنے کے لئے،خُدا کی صلاحیت پر مسیح جیسا اعتقاد قائم رکھنے کے لئے اور آپ کی زندگی کو تبدیل کرنے والی خُدا کی قُدرت کو تجربہ کرنے کے لئے آپ کو مسلسل ایمان کے اقدام اُٹھاتے رہنے ہیں۔

سچّائی نمبر7: تبدیلی آہستہ آہستہ رُونما ہو گی۔

پس جب تبدیلی آہستہ آہستہ رُونما ہو گی تو مجھے کیسے علم ہو گا تبدیلی ہو رہی ہے؟رومیوں 15:8 میں پولس ہمیں بتاتا ہے کہ خُدا ہم سے کئے گئے وعدوں کو پُورا کرے گا:

"میں کہتا ہُوں کہ مسیح خُدا کی سچّائی ثابت کرنے کے لئے مختُونوں کا خادِم بنا تا کہ اُن وعدوں کو پُورا کرے جو باپ دادا سے کئے گئے تھے۔"

ہم ایمان سے جانتے ہیں کہ خُدا ہماری زندگیوں میں کام کر رہا ہے۔تاہم،خُدا آپ کی سوچوں،فیصلوں،روّیوں اور احساسات میں تبدیلی کے وعدے کو پُورا کرنا چاہتا ہے۔اس لیے میں نے کچھ طریقے ذیل میں موجود فہرست میں درج کیے ہیں،جنھیں ممکنہ طور پر خُدا آپ کی زندگی میں کام کرنے کے لئے استعمال کر سکتا ہے:

1: آپ کا ذہن آپ کے جُھوٹے عقیدوں کی بجائے خُدا کی سچّائی کو سوچنا اور اُس پر یقین کرنا شروع کر دیتا ہے۔

2: آپ کی شخصی مرضی مسیح کی سچّائی،جسے آپ اب سوچ اور محسوس کر رہے ہیں،کی بنیاد پر انتخاب کرنا شروع کر دیتی ہے۔اس سے آپ کی شخصی مرضی مضبوط ہو گی کہ آپ خُدا پر انحِصار کریں تا کہ وہ اپنی سچّائی سے مزید آپ کی عقل کو نیا بنائے۔

3: آپ اپنے روّیوں،رَدِّ عمل میں مافوق اُلفطرت تبدیلی کو تجربہ کرنا شروع کریں گے۔

4: آپ اپنے زخموں سے شفاء کا تجربہ کرنا شروع کریں گے۔

5: آپ زندگی کے جن حصّوں میں پہلے شکست اور قید کا تجربہ کرتے آئے ہیں وہاں آپ فتح اور آزادی کا تجربہ کریں گے۔

6: خُدا پر ایمان رکھتے ہوئے چلنے کی خواہش آپ میں بڑھے گی اور جسمانیت کی طرف رجوع کرنے کی خواہش کم ہوتی جائے گی۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ خُدا کے لئے آپ کی محبت اور چاہت بڑھتی جائے گی۔

آپ یہ جان کر کہ خُدا کون ہے اور اس نے آپ کی زندگی میں کیا کیا ہے، حیران ہوں گے اور آپ کے دِل شکر گزاری سے بھرتے جائیں گے۔

جب یہ چیزیں آپ کی زندگی میں رُونما ہوتی جائیں گی تو آپ کا خُدا پر اعتقاد/ بھروسا بھی بڑھتا جائے گا اور آپ مسلسل ایمان سے چلنے کی خواہش رکھیں گے۔

سچّائی نمبر 8: ہر لمحہ آپ کے انتخابات کے باعث آپ کے رُوحانی سفر میں اُتار چڑھاؤ آتے ہیں۔

آپ کی زندگی کے ہر ایک لمحہ میں آپ کو فیصلہ لینا یا انتخاب کرنا ہوتا ہے کہ آپ خُود پر ایمان رکھیں گے یا خُدا پر ایمان رکھیں گے۔

خُدا پر ایمان رکھنا کہ وہ آپ کا سر چشمہ ہے۔

=

زندگی، قوت، تبدیلی

خُود پر ایمان رکھنا کہ آپ خُدا کی مدد کے ساتھ اپنا سر چشمہ ہیں۔

=

نہ زندگی، نہ قوت، نہ زندگی میں تبدیلی

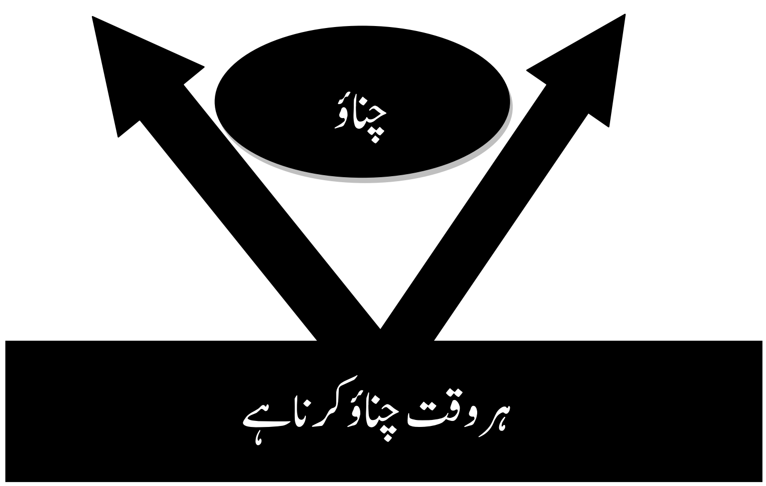

آپ کس کا چناؤ کریں گے؟

خُود پر ایمان رکھنے کے نتائج یہ ہوں گے :

- نہ فتح۔
- نہ آزادی۔
- نہ شفاء۔
- نہ تبدیلی۔
- نہ خُوشی۔
- نہ گہرا رشتہ۔

خُدا پر ایمان رکھنے کے نتائج یہ ہوں گے :

- فتح۔
- آزادی۔
- شفاء۔
- تبدیلی۔
- خُوشی۔
- گہرا رشتہ۔

یاد رکھیں کہ آپ کے اس سفر میں ایسا وقت بھی آئے گا جہاں آپ :

- آپ کی زندگی تبدیل کرنے والی خُدا کی صلاحیت اور چاہت پر شک کریں گے۔
- خُدا سے مایوس اور ناراض ہوں گے۔
- خُود کو مُجرم ٹھہرائیں گے۔
- شکست قبول کرنا چاہیں گے۔

انتہائی دُکھ کی بات ہے کہ میں نے بہت سے مسیحیوں کو ایمان سے چلنے کے متعلق شکست قبول کرتے دیکھا ہے۔ مجھے اس سے شدید دُکھ پہنچتا ہے کیوں کہ جب وہ ایسا کرتے ہیں تو وہ اس ایک شخص سے پھر رہے ہوتے ہیں جو شخص اُن کی زندگیوں کو تبدیل کر سکتا ہے۔ جب ہم خُدا سے پھرتے ہیں تو زندگی صرف نام کی زندگی رہ جاتی ہے۔ پس جب آپ کی آزمائش ہو کہ آپ شکست قبول کریں:

ایمان سے ایک اور قدم اُٹھائیں۔

جب آپ کے اندر موجود سب کچھ کہے "خُدا سے پھر جاؤ، مڑ جاؤ" تو آپ ایمان سے ایک اور قدم اُٹھائیں۔ آپ خُدا سے جوابات کا تقاضا کریں گے اور اگر آپ کو جوابات نہ ملیں تو ایمان سے ایک اور قدم اُٹھائیں۔ جب آپ کسی ایسی تکلیف میں ہوں جو برداشت سے باہر ہے تو ایمان سے ایک اور قدم اُٹھائیں۔ جب آپ پریشان، ابتری کا شکار ہوں یا گھبرا جائیں تو ایمان سے ایک اور قدم اُٹھائیں۔

اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ وہ سب جس کا خُدا نے وعدہ کیا ہے بلکہ اُس سے بڑھ کر تجربہ کریں گے۔ اُس سے "بڑھ کر" یہ حصّہ رومیوں 5:17 میں مرقوم ہے:

"تو جو لوگ فضل اور راستبازی کی بخشش اِفراط سے حاصل کرتے ہیں وہ ایک شخص یعنی یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیشہ کی زندگی میں ضرور ہی بادشاہی کریں گے۔"

زندگی میں بادشاہی کرنا اس سے مراد مسیح کے وسیلہ سے، مسیح پر اِنحصار کر کے اور مسیح جو ہماری زندگی ہے ہمیں اُس کے وسیلہ سے تبدیل ہوتے جانا ہے۔

آپ یُوحنا 6:66 کے مسیحی بنیں گے یا یُوحنا 6:68 کے مسیحی بنیں گے؟

میں یُوحنا 6:66 کے مسیحی اور یوحنا 6:68 کے مسیحی کا موازنہ کرتے ہوئے اس مطالعہ کو ختم کروں گا۔ آئیں پہلے یُوحنا 6:66-68 کو دیکھتے ہیں۔

"اِس پر اُس کے شاگردوں میں سے بہتیرے اُلٹے پھر گئے اور اِس کے بعد اُس کے ساتھ نہ رہے۔ پس یسوع نے اُن بارہ سے کہا کیا تم بھی چلا جانا چاہتے ہو؟ شمعون پطرس نے اُسے جواب دِیا اَے خُداوند۔ ہم کس کے پاس جائیں؟ ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تیرے ہی پاس ہیں۔

یُوحنا 6:66 میں کون سا مسیحی ہے؟

اِس پر اُس کے شاگردوں میں سے بہتیرے اُلٹے پھر گئے اور اِس کے بعد اُس کے ساتھ نہ رہے۔ [یسوع]

افسوس! بہت سے مسیحی مسیح سے پھر کر خُود کو سرچشمہ مانتے ہیں۔ میں انہیں یُوحنا 6:66 کے مسیحی کہتا ہُوں۔ کس سبب سے کوئی مسیحی یُوحنا 6:66 کا مسیحی بنتا ہے؟

- وہ اس سچّائی سے واقف نہیں ہوتے کہ مسیح اپنی زندگی اُن میں بسر کر رہا ہے، پس وہ مسیح کے وسیلہ سے زندگی بسر کرنے کی بجائے اپنے جسم سے زندگی بسر کرنا جاری رکھتے ہیں۔
- وہ نہیں جانتے کہ سچ میں مسیح پر ایمان رکھتے ہوئے کیسے چلنا ہے، پس وہ خُدا کی مدد کے ساتھ اپنی صلاحیتوں پر ایمان رکھتے ہوئے چلنا جاری رکھتے ہیں۔
- وہ ایمان سے تو چلتے ہیں لیکن تبدیلی کا تجربہ کرنے کے لیے زیادہ دیر تک ایمان سے نہیں چلتے اور شکست قبول کر کے اپنے جسم کو سرچشمہ مان کر زندگی بسر کرنے کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

یُوحنا 6:66 کا مسیحی آخرکار اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ ایمان سے چلنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور وہ ایمان سے چلنا چھوڑ کر اپنے جسم کو سرچشمہ ماننے کی طرف رجوع کرے گا۔

یُوحنا 6:68 میں کون سا مسیحی ہے؟

"شمعون پطرس نے اُسے جواب دِیا اَے خُداوند۔ ہم کس کے پاس جائیں؟ ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تیرے ہی پاس ہیں۔"

پطرس اور باقی شاگردوں نے کیا نتیجہ اخذ کیا:

یسوع خاص مسیحی زندگی بسر کرنے کا واحد راستہ ہے۔ "میں راہ ہُوں۔" [یُوحنا 14:6]

شاگرد یہ سمجھ چکے تھے کہ کوئی اور راہ نہیں ماسوائے اس کے کہ مسیح پر اِنحصار کیا جائے۔ اُنہوں نے مسیح پر ایمان رکھتے ہوئے ایمان کے کئی اقدامات اُٹھائے۔ اس لیے اُنہیں یقین تھا کہ زندگی بسر کرنے کا واحد سرچشمہ صرف مسیح ہے اور ہمیں صرف اُسی پر اِنحصار کرنا ہے۔

پس، میں یُوحنا 6:68 کے مسیحی کی تعریف یُوں بیان کرتا ہُوں کہ وہ:

- اس سچّائی سے واقف ہے کہ خاص مسیحی زندگی مسیح کا اپنی زندگی ہم میں بسر کرنا ہے۔
- مسیح پر ایمان رکھتے ہُوئے چلتا ہے۔
- مسلسل رُوحانی تبدیلیوں کا تجربہ کرتا ہے۔
- یہ سمجھتا ہے کہ خاص مسیحی زندگی بسر کرنے کے لئے ہمیں مسیح کو ہم میں اُسکی زندگی بسر کرنے دینا ہے کیوں کہ اس کے علاوہ کوئی اور راہ نہیں ہے۔

یُوحنا6:68 کا مسیحی ایک ایسا مسیحی ہے جو بہت سے تبدیلیوں کا تجربہ کرنے کے لئے صرف مسیح کی چاہت رکھتا ہے۔اوراِس مقام پر مسیح اُن کا سب کچھ ہو جاتا ہے۔

آخری نُکتہ ایک کُنجی ہے کیوں کہ آپ کی زندگی کے سفر میں ایسا وقت آئے گا جب آپ سمجھ جائیں گے کہ حقیقی طور پر خاص مسیحی زندگی بسر کرنے کے لئے واحد راستہ مسیح کا ہمارے ذریعے اپنی زندگی بسر کرنا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں آکر پولس فلپیوں 3:8 میں یُوں کہتا ہے:

"بلکہ میں اپنے خُداوند مسیح یسوع کی پہچان کی بڑی خُوبی کے سبب سے سب چیزوں کو نُقصان سمجھتا ہُوں۔ جس کی خاطر میں نے سب چیزوں کا نُقصان اُٹھایا اور اُن کو کُوڑا سمجھتا ہُوں تاکہ مسیح کو حاصل کروں۔"

مجھے یقین ہے کہ اِس نُکتہ کے ذریعہ آپ یُوحنا 6:66 اور یُوحنا 6:68 کے مسیحی کے درمیان ایک واضح فرق سمجھ چکے ہیں۔ میں دُعا کرتا ہُوں کہ خُدا آپ کو پطرس اور پولس کی طرح کے نتیجہ پر لائے، کیوں کہ اُن کو یقین ہو گیا تھا کہ "راستہ" جو کہ "مسیح" ہے اور اُس کے سِوا دُوسرا کوئی راستہ نہیں ہے۔

حوصلہ افزائی کے الفاظ:

میں تمام اسباق کے مطالعہ میں آپ کے ساتھ کے لئے شکر گذار ہُوں۔ میرا ایمان ہے کہ رُوح القدس یہ سچّائیاں آپ پر ظاہر کرتے ہُوئے آپ کی زندگی تبدیل کر رہا ہے۔ آپ کے لئے میری دُعا اور خواہش وہ دو الفاظ ہیں جو پولس نے فلپیوں 3:14 میں استعمال کیے:

"دَوڑتے رہو"

آپ کے لئے میری دُعا ہے کہ آپ ایک اور ایمان کا قدم اُٹھانے کے لیے دَوڑتے رہیں۔ دَوڑتے رہیں اور شکست قبول کر کے جسم/جسمانیت کی طرف رجوع مت کریں۔ دَوڑتے رہیں اور اُس محبت کرنے والے اور پُر جلال خُدا کی مافوق اُلفطرت قُدرت کا تجربہ کریں جو آپ کے اندر بسا ہُوا ہے۔ دَوڑتے رہیں جب تک آپ اُس مقام پر نہیں آجاتے جہاں پولس کہتا ہے:

"جینا میرے لئے مسیح ہے۔" [فلپیوں 1:21]

مُصَنِّف کا تعارف

میرا نام بِل ہے۔ میری پیدائش اور پرورش ٹیکساس، امریکہ میں ہُوئی۔ مَیں نے امریکہ کے ایک کالج سے تعلیم پائی اور بیچلرز۔ اِن۔ بزنس کی ڈگری حاصل کی۔ میں عِمارات کی تعمیر کے کاروبار میں داخل ہونے سے قبل مختصر مُدّت کے لیے امریکی فوج میں چلا گیا۔ 18 سال کی عمر میں نجات پانے کے باوجود مَیں اپنی زندگی میں خُدا کے وعدوں کی بجائے احساسِ کمتری، خوف اور مایوسی کا تجربہ کر رہا تھا۔ مَیں نے (4۔ اکتوبر۔ 1998) میں زندگی کو ہمیشہ کے لیے بدل کے رکھ دینے والے الفاظ سُنے۔

یہ وہ الفاظ ہیں جو مَیں نے (ٹارچ بیریئرز کے بانی آئن تھامس) کے منہ سے سُنے تھے:

''خُدا کا کبھی یہ اِرادہ نہیں تھا کہ آپ وہ زندگی بسر کریں جو صرف مسیح ہی آپ میں اور آپ کے ذریعے بسر کر سکتا ہے۔''

جب مَیں نے پہلی بار یہ الفاظ سُنے تو مَیں دَنگ رہ گیا۔ کیوں کہ نجات حاصل کرنے کے بعد میں یہ ایمان رکھتا تھا کہ مجھے خُدا کی مدد کے ساتھ ساتھ اپنی کوشش کے ذریعے مسیحی زندگی بسر کرنی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مَیں خُدا کے لیے اِس لیے کام کرتا تھا تا کہ مَیں اِس قابل ہو جاؤں کہ اُس کی محبت کما سکوں اور اُس کا مقبولِ نظر ٹھہر سکوں۔ یہ زندگی ایسی تھی جیسے مَیں مذہب کے ذریعے اُچھلتے ہُوئے خُدا کے میعار کے مطابق مسیحی زندگی بسر کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ یسوع نے یوحنا 10:10 میں جس زندگی کی بات کی ہے اُس زندگی کا تجربہ کرنا میرے لیے غیر حقیقی اور ناممکن ہو گیا تھا۔ لیکن اُس وقت خُدا نے مجھ پر یہ سچائی ظاہر کی کہ مسیحی زندگی میرے بارے میں نہیں ہے کہ مجھے خُدا کے لیے کام کرنا ہے اور اپنی مسیحی زندگی کا سرچشمہ بننا ہے۔ سچائی یہ ہے کہ مسیحی زندگی مسیح کے بارے میں ہے اور وہ اپنی زندگی میرے ذریعے بسر کرتا ہے۔ مَیں نے 48 سال کی عمر میں مکمل طور پر خُدا پر اِنحصار کرنا شروع کر دیا تا کہ رُوح اُلقدّس مجھے احساسِ کمتری، خوف اور مایوسی سے آزاد کرے۔ یُوں مَیں نے خُدا کی محبت کا اور اُس کے تبدیلی کے وعدوں کا تجربہ کرنا شروع کیا۔ پھر مَیں نے اپنے عِمارات کی تعمیر کے کاروبار کو بند کر دیا اور زندگی کو بدل کے رکھ دینے والی یہ سچائیاں دُوسروں سے بانٹنے کے لیے خدمت کا آغاز کیا۔ مَیں نے 2003 میں کرائسٹ۔ اِز۔ لائف منسٹری کا اس سوچ کے ساتھ آغاز کیا کہ مختلف کلیسیاؤں کے ساتھ مل کر سیکھاؤں گا، نصاب تیار کروں گا اور مسیحی زندگی بسر کرنے کے لیے لوگوں کو شاگرد بناؤں گا۔

نیا سرچشمہ ، نئی زندگی